U32917. P-26-KC

Title - FAREB AMAL.

Creator - John. Golswardi; mutarjuma ~~Fal~~ J
Mohan Lal Rawaan.

Publisher - Hindustani Academy (Allahabad)

Date - 1930

~~Subjects~~ Pages - 293.

Subjects - Angrezi Adab - Drama; Angre

یعنی

جان گالزوردی کے انگریزی ڈرامہ
"Skin-Game" کا اُردو ترجمہ

از

منشی جگت موہن لال رواں
ایم - اے٠ ایل ایل بی

الہ آباد
ہندوستانی ایکاڈیمی٠ یو - پی
۱۹۳۰

Publi
The Hindustani A... U. ...
Allahabad.

First Edition
Price, Rs. 2

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

فریب عمل

عرض

هندوستاني ایکاڈیمي نے اهتمام کیا هے کہ یورپ کے سربرآوردہ ڈرامہ نویسوں کے ڈراموں کا ترجمہ ملک کے سامنے پیش کرے تاکہ اهل ملک کو ڈرامہ سے لطف اُٹھانے کا موقع حاصل هو - اس میں شک نهیں کہ هندي اور اردو میں ناٹکوں کي کمي نهیں، لیکن همارے ناٹکوں میں خیالوں کي ترتیب واقعوں کي سلسلہ‌بندي اور جذبوں کے بیان کي کمي ضرور هے - اس کا همیں افسوس هے - هندوستان کو یونان کي طرح اس بات کا فخر هے کہ اس نے ڈرامہ کو پیدا کیا اور ترقي دي - پهلے دور کے بعد صدیوں تک یورپ اور هندوستان میں ناٹک کا فن مردہ حالت میں رها، لیکن یورپ میں نئے جنم (Renascence) نے اس میں روح پهونکي جس کا نتیجہ یہ هوا کہ یورپ کے هر ملک میں بڑے پایہ کے ڈرامہ نویس پیدا هوئے اور

انھوں نے ایسے ڈرامے رچے جن کو ساری دنیا نے پسند کیا - شیکسپیر کے زمانے کے بعد ڈرامے کی بستی سونی سی ہو گئی لیکن اُنیسویں صدی میں اس میں پھر بہار آئی - ناروے کا مشہور ڈرامہ نویس ھنرک ابسن (Henrik Ibsen) اس نئے دور کا رھنما ھوا، اور برنارڈ شا، گالزوردی اور دوسرے لکھنے والوں نے اس کی انگلستان میں پیروی کی - فرانس اور جرمنی اور یورپ کے اور ملکوں کے ڈرامہ نویسوں نے اسی کے قدموں پر چل کر شہرت حاصل کی -

اُنیسویں صدی میں یورپ کی قوموں میں ایک عجیب تبدیلی واقع ھوئی جس کا گہرا اثر ان کی سماج، رھنے سہنے کے طرز، تجارت، اور صنعت کے طریقہ اور ملکی انتظام پر پڑا - انسان کی زندگی کا کوئی پہلو اس اثر سے نہ بچا - آزادی، برابری اور وطن کی محبت کے جذبوں نے لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو بدل دیا - اور سچ تو یہ ھے کہ تاریخ میں شاید ھی ایسے بہت کم زمانہ گذرے ھیں جن میں انسان اور سوسائٹی کی زندگی میں ایسا تلاطم برپا ھوا ھو -

ہر ایک تحریک میں نئے اور پرانے گذرے ہوئے اور آنےوالے زمانے کي جد و جہد پائي جاتي ہے - ہوتا یہ ہے کہ جب انقلاب کي چال تیز ہوتي ہے اور جد و جہد کي کیفیت میں گرمي آتي ہے تو انسان کے جذبوں میں اضطراب ہوتا ہے اور وہ عمل کي راہ تلاش کرتے ہیں - نہ دبنےوالے احساسات بھڑک اُٹھتے ہیں، لکھنےوالے کا دل تھیس کھاتا ہے، اور اسے مجبور کرتا ہے کہ اس روحاني کشمکش کو ڈرامے کي شکل میں ظاہر کرے - اس لئے ڈرامہ انسان کي زندگي کا آئینہ ہے جس میں اس کي جد و جہد کي صورتیں نظر آتي ہیں - اُنیسویں صدي میں انسان کي غیرت گوارا نہیں کرتي کہ اُس کے پیر پراني بیڑیوں سے بندھے رہیں، اس کو اپنے وقار کا نیا احساس مساوات اور آزادي کي نئي راہوں پر چلاتا ہے اور اس کے دل میں نئي رسموں، نئے رواجوں، زندگي کے نئے طریقوں کي خواہش پیدا ہوتي ہے - اس کا پرتو اس کے ڈرامے میں دکھائي دیتا ہے -

ہندوستان میں بھی آج کچھ ایسے ہي خیال

اور جذبے موجزن ہیں - ہماری زندگی میں بھی
ایک عجیب ہلچل ہے جو یورپ کے اُنیسویں
صدی کے انقلاب سے بھی زیادہ اہم ہے - یہاں
بھی نئے اور پرانے دور کی کشمکش نے بھیانک
صورت اختیار کر لی ہے - اس کشمکش کا اثر
رسم و رواج پر، مذہب پر، سوسائٹی پر، غرض
قوم کی زندگی کے ہر پہلو پر نظر آتا ہے - یہ
ممکن نہیں کہ اس سے دلوں میں جنبش نہ ہو،
خون جوش میں نہ آئے، اس عالمگیر لڑائی کے
اثر سے جذبوں میں بےچینی اور خیالوں میں
حرکت پیدا نہ ہو، اور تڑپتے دل بیتابی کے
اظہار کے لئے ڈرامہ کو روحانی تسکین کا ذریعہ
نہ بنائیں -

ہماری خواہش ہے کہ ہمارے اہل قلم ان
ڈراموں کی طرف توجہ کریں اور اہل وطن ان
میں دلچسپی لیں - یہ تو سب مانیںگے کہ انسان،
یورپ کے ہوں یا ایشیا کے، انسان ہیں - رسم و رواج
کے باریک پردہ ان میں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ
نمودار کریں، وہی جذبہ وہی خیال سب جگہ
حاوی ہیں - اگر یورپ کے ڈرامے ہندوستانی زبان

ہیں پیش کئے جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ ان کو دیکھ کر ہمارے ملک میں برنارڈ شا، گالزوردی اور میز فیلڈ کے سے ڈرامہ نگار پیدا ہو جائیں -

ہمارا یہ دعوی نہیں ہے کہ یہ ترجمے محاورہ اور زبان کے اعتبار سے کامل ہیں - ان میں نقص ہونا ضروری ہے - وجہ یہ ہے کہ ابھی ہماری زبان ڈرامہ سے نا واقف سی ہے اور اس میں اصلاح کی کافی گنجایش ہے - ہمیں اُمید ہے کہ یہ ترجمے اس کمی کے پورا کرنے میں مدد دینگے -

مارچ سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند
سکریٹری

مضامین

صفحہ

ڈرامہ کے اشخاص

ھل کرایسٹ	ایک زمیندار
آمی	اس کی بیوی
جل	اس کی لڑکی
ڈاکر	اس کا مختار
ھارن بلوڈر	ایک شخص جو ابھی دولتمند ہوا ہے
چارلس	اُس کا بڑا لڑکا
کلو	چارلس کی بیوی
رولف	ھارن بلوڈر کا چھوٹا لڑکا
فیلوز	ھل کرایسٹ کا خانساماں
آنا	کلو کی خادمہ
جیکمون	میاں بیوی

ایک نیلام کنندہ

ایک مختار عام

دو اجنبی

پہلا ایکٹ

پہلا سین

ہل کرایست کا دفتر — نہایت خوشنما کمرہ — الماریوں میں نفیس کتابیں چنی ہوئی — دیواروں پر تصویریں لگی ہیں جن سے واضح ہے کہ اس خاندان کے لوگ دور دور کا سفر کر چکے ہیں — تاج محل کی ایک بڑی تصویر ایک جانب — امریکہ کے پہاڑوں کا منظر — مصر کے مناروں کا سماں سب جدا جدا تصویروں سے نمایاں - داھنے کو ایک خانہ‌دار منبر ہے جس پر ریاست کے کاغذات جمع ہیں — دو لومڑیوں کی پوری کھالیں لگی ہوئی ہیں — گلدانوں میں پھول — کشادہ آرام کرسیاں — پشت پر ایک بڑی کھڑکی جس میں خوبصورت شیشے جڑے ہوئے — سامنے حد نظر تک دلکش منظر — اگست کی صاف دھوپ میں کسی قدر بلند سطح پر ہرے کھیتوں کی بہار - بائیں کو پتھر کا خوبصورت خوش قطع آتشدان — بغل میں دروازہ جوابی دروازہ — داھنی جانب تمام کمرہ کا رنگ ایسا پختہ جیسے پورا کمرہ پتھر کا بنا ہوا ہے — ہلکا لاھی رنگ بیل بوٹوں سے رنگ کی خوبصورتی دوبالا —

[هل کرایست ایک گھومتي کرسي پر بیٹھا هے اور ریاست کے کاغذات دیکھنے میں مصروف هے — اس کو گٹھیاباٸي کي شکایت هے اور اس کے بائیں پاؤں میں پٹي بندھي هے — دبلا پتلا آدمي جسم میں هڈي چمڑے کے سوا گوشت کا نام نهیں — عمر کوئي پچپن سال — صورت سے تهذیب نیک مزاجي اور کسی قدر سنک کے آثار نمایاں — پاس هي اس کي سرو قامت ۱۹ ساله لڑکي جِل کهڑي هے — گندھے هوئے بال کسي قدر مردانه مگر خوبصورت چهره -]

جِل — ابّا اج کل تو بڑے گل کهل رهے هیں یهاں -

هل کرایست — هاں ، شهدے تو شهدے -

جِل — ابّا ، شهدا کسے کهتے هیں ؟

هل کرایست — شهدا اسے کهتے هیں جو اپني هي کهے دوسروں کي نه سنے - خود غرض ، خود بیں -

جِل — اس هارن بلوئر کو لے لیجئے - دور کیوں جائیے -

هل کرایست — میں هارن بلوئر کا ذکر بهي سننا نهیں چاهتا -

جل — آپ ذکر نہیں سننا چاہتے! میں کہتی ہوں
وہ یہاں دفن کیا ہے آکے - دیکھئے چارلی —
چیرلی — چارلی کیوں کہوں، خاص نام نہ
لوں، وہ اور ہی بات ہے -

ھل کرایست — ارے توبہ! تم ان کے خاص نام بھی
جانتی ہو -

جل — ابّا جان کچھ خبر بھی ہے؟ ان کو یہاں
رہتے سات سال ہو گئے -

ھل کرایست — اگلے وقتوں میں تو ہم کو خاص
ناموں کا پتہ صرف سنگ مزار سے ملتا تھا -

جل — چارلی ھارن بلوئر! یہ نام تو پھر اور ناموں
کو دیکھتے ہوئے اچھا ہے - خرابی سے دور -

ھل کرایست — کسی قدر زد میں تو ہے - میرے ذہن
میں اکثر شکار کے استعارات آتے ہیں -

جل —
[بڈھے کے بالوں کو ھاتھ سے جنبش دیتے ہوئے]

اچھا اب ان کي بیوی کلّو کي بابت کیا
راے ھے ؟

ھل کرایست — خدا کي پناہ ! تمھاري ماں کو
غش آ جائیگا اگر تم کو کلّو کہتے ہوئے سن
لینگی -

جِل — بڑا چٹ پٹا نام ھے -

ھل کرایست — کلو ، ھونھہ ! میرے ایک کتے کا بھي
یہي نام تھا -

جِل — ابّا ! آپ بڑے تنگ نظر ھیں - ذرا دنیا کو
آنکھیں کھول کے دیکھئے - ایسے کام نہیں
چلیگا - کلونے دنیا دیکھي ھے - اور تو خیر
کیا ، مگر کلو ھے بڑے مزے کا نام - آپ
فکر نہ کریں - امّي جان کمرے میں نہیں
ھیں -

ھل کرایست — لے تم نے تو جِل اب —

جِل — حد کر دی ! اچھا ، رولف کو آپ کیا کہتے
ھیں ؟

ھل کرایست — آیں ، یہ رولف کیا ؟ کیا کسی دوسرے کتے کا نام ہے ؟ بڑے میاں تو بڑے چھوٹے میاں سبحان اللہ !

جل — خوب ، رولف ھارن بلوئر ! چوتھی کا شخص ہے - حقیقت میں رولف ھارن بلوئر ہے بڑی خوبیوں کا آدمی -

ھل کرایست —

[کسی قدر تیز نگاہ ڈالتے ھوئے]

اچھا ، ھارن بلوئر بڑی خوبیوں کا آدمی ہے !

جل — جی ھاں - بڑی خوبیوں کا آدمی ہے - آپ جانتے ھیں ابّا جان ! بڑی خوبیوں کا آدمی کس کو کہتے ھیں ؟

ھل کرایست — اگلے زمانے میں تو میں جانتا تھا لیکن اب نہیں جانتا ھوں خوبیوں کا آدمی کون ھوتا ہے -

جل — مجھ سے سنئے میں بتاؤں - پہلی خوبی تو یہ ہے کہ وہ شوقین مزاج نہیں ہے -

ھل کرایست — کیا ؟ خیر ' یہ تو اطمینان کے قابل
بات ھے -

جل — لیکن یوں بات چیت میں خندہ پیشانی '
بامذاق ' دلچسپ آدمی ھے -

ھل کرایست — کس کے لئے دلچسپ آدمی ھے ؟

جل — سب کے لئے - میرے لئے خود -

ھل کرایست — یہ کہاں ؟

جل — سب جگہ - کیا آپ سمجھتے ھیں کہ میں
گھر کے احاطہ ھي میں قید رھتي ھوں ؟
آپ تو خوب واقف ھیں میرے پاؤں ایک
جگہ نہیں تھمتے -

ھل کرایست — تم نے کبھي کہا نہیں ایسا ؟

جل — دوسري خوبي اس میں یہ ھے کے وہ زیادہ
ادب قاعدے کي پابندي کا قایل نہیں -

ھل کرایست — یا خدا ! اور اس کي یہ تعریف !

جل — تیسري خوبي یہ ہے کے وہ اپنے باپ کو خاطر میں نہیں لاتا -

هل کرایست — اچھا ' تو اچھي لڑکیوں میں بھي یہ خوبي ضروري معلوم هوتي ہے !

جل —

[بڈھے کے بالوں کو کسي قدر اُلجھا کے]

آپ رهنے دیجئے ! چوتھے یہ کہ اس کے خیالات بہت هي پاکیزہ هیں -

هل کرایست — یہ تو ظاهر ہے -

جل — مثلاً میرا جیسا اس کا بھي خیال ہے کہ —

هل کرایست — پھر کیا کہنا ! هاں ' هاں -

جل —

[پیار سے بڈھے کے بالوں کو کھینچتے هوے]

اس کا خیال ہے کہ یہ بڈھے لوگ فضول بات کا بتنگڑ بنایا کرتے هیں حد سے زیادہ - ان کو ایسا نہیں کرنا چاهئے - ذرا سا کسي نے کچھ کہ دیا اور ان کي تیوري

چڑھ گئی ، بس چھوٹی موٹی بالکل!
ابّا جان ، کیا آپ بھی چھوٹی موٹی ہیں ؟

ہل کرایست — البتہ ، ہوں تو میں - لیکن اب
چھوٹی موٹی کی بابت کیا کہوں ؟

جل — رولف کا خیال ہے کہ جب تک ایک بڈھا
بھی دنیا میں رہیگا تو جوانوں کی زندگی
وبال ہی رہیگی - ان کو کل کو کسی اونچے
درخت پر چڑھا دینا چاہئے اور پکے آموں
کی طرح ایک ہی جھونکے میں گرا دینا
چاہئے -

ہل کرایست —

[خشک انداز سے]

اچھا ، یہ نمونہ ہے پاکیزہ خیالات کا !

جل — ورنہ جس طرح یہ پرانے چنڈول ایک
دوسرے کی حق تلفی کی فکر میں رہتے
ہیں ، ان کے مارے تو نو جوانوں کی زندگی
ہی عذاب ہو جائیگی -

ھل کرایست ــــ ان کے باپ جان کا کیا خیال ھے ؟
وہ بھي بیٹے کي رائے سے اتفاق کرتے ھیں ؟

جل ــــ باپ سے تو رولف بات بھي کرنا پسند نہیں
کرتا - ان کا منھہ ھے کہ پھاڑ - ابا جان '
آپ نے کبھي دیکھا ھے کہ نہیں ؟

ھل کرایست ــــ ھاں ' ھاں - دیکھا کیوں نہیں ؟

جل ــــ کیا بڑا بھاري منھہ ھے !

[بالوں میں انگلیوں سے کنگھي کرتے ھوے]

ابّا جان ! ایک آپ کا منھہ ھے - کیسا ننھا
سا ! جیسے بات بھي نہیں کرنا جانتے -

ھل کرایست ــــ ذرا دیر میں بدل جائیگا - میري
گتھیا کي تکلیف کا بھي کچھہ خیال ھے
کہ نہیں ؟

جل ــــ چہ ' چہ ! ابا جان ' یہاں آپ کو رھتے
کتنا زمانہ ھوا ؟

ھل کرایست ــــ کم سے کم ملکہ الزبتھہ کے زمانہ سے
تو مستقل طور سے یہاں رھتے ھیں -

جل — [پہاڑں کی طرف دیکھتے ہوے]
ابا جان ! بہت دن تک ایک ہی جگہ رہنا بھی اچھا نہیں ہوتا ! کیوں ابا جان ، آپ کا کیا خیال ہے ہارن بلوئر کے باپ تھا کہ نہ تھا ؟ مجھے تو بالکل خود رو معلوم ہوتا ہے - ہاں خوب یاد آئی ، آخر ہارن بلوئر کے خاندان کے ساتھ آپ لوگوں کا یہ برتاؤ کیوں رہتا ہے ؟
[جل منہہ بناکے ایسا اشارہ کرتی ہے جیسے کوئی کسی کو چلے جانے کے لئے اشارہ کرتا ہے]

ہل کرایسٹ — اس لئے کہ وہ بڑے چلتے پرزے ہیں -

جل — آپ بھی امّی جان کی سی باتیں کرتے ہیں ! ہم لوگ یہاں کے باشندے ہیں ، ان کو جمعہ جمعہ آٹھہ دن ہوئے ہیں آئے یہاں - اب ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ وہ بھی ہماری طرح یہاں کے باشندے ہو جائیں ؟

ہل کرایسٹ — یہ ناممکن ہے -

جل — یہ کیوں ؟

ہل کرایسٹ — اس کے لئے زمانہ چاہئے - ایک
پشت میں انسانیت تو کیا رواداري بھی
نہیں آتی - ایسے لوگوں کا تو یہ حال ہے
کہ انگلي پکڑتے پھونچا پکڑتے ہیں - ایک
اِنچ زمین پا جائیں تو دنیا آباد کرنے کے
لئے ہاتھ پیر مارنے لگیں !

جل — لیکن اگر پھونچا پا جائیں تو اُنگلی کي
طرف ہاتھ نہ بڑھائیں - آخر اس نوچ
کھسوٹ سے کیا حاصل ؟ ہر شخص کو
نفسي نفسي پڑی ہے !

ہل کرایسٹ — "نفسي نفسي" ! جل - یہ زبان تم
نے کہاں سیکھي ہے ؟

جل — آپ تو ٹالنے لگے -

ہل کرایسٹ — زندگي نام ہي اسي نوچ کھسوٹ کا

ھے - کوئي بڑا کوئي چھوٹا ، کوئی مہذب، کوئي انیلا ، کسي کا اثر کم کسي کا زیادہ ، کوئي دولتمند ، کوئي محتاج ، سب میں جدھر دیکھو وھي نوچ کھسوٹ - اسي کو جنگ حیات کہتے ھیں - اب کہو گزر کس طرح ھو؟ سو اس کے سوا اور چارہ کار نہیں کہ اس کشاکش کے قاعدے معین کر لئے جائیں اور انہیں کو آپس میں برتا جائے - تم ھي دیکھو کہ ھارن بلوئر وغیرہ کے جیسے لوگوں کو تو یہ ابتدائي قاعدے بھي معلوم نہیں ، ان کا تو ایک ھي اصول ھے - جو کچھ ملے سمیٹ سمیٹ -

جِل — ابا جان ، آپ کي بھي کیا باتیں ھیں ! جیسے اور بھلے مانس ھوتے ھیں وہ بھي ھیں اور یوں تو جس پر چاھئے پاني پھیر دیجئے -

ھل کرایست — جب میں نے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ ان کے ھاتھ بیع کیا تھا جب ان میں

اتنی خود غرضی نہ تھی - لیکن اب تو
انسانیت باقی ھی نہیں رھی -

[کسی قدر جوش میں آ کے]

ڈیپ واٹر میں اس کا رنگ اب بہت خراب
ھے - اس کاسہ گری نے تو بستی ھی تباہ
کر دی - میں کیا کہوں یہاں کی تو جیسے
اس کمبخت نے فضا ھی تبدیل کر دی ھے -
خداوندا ! کون سے منحوس وقت اس
نا معقول نے یہاں کی مٹی برتنوں کے
لئے پسند کی تھی ! پہلے یہ لوگ یہ گل
کٹ طریقہ جانتے ھی نہ تھے ، یہ سب
بیل اسی کے بوئے ھیں - شرافت کا نام
نہیں ھے -

جل — " گل کٹ " طریقے کیا معنی ؟ کیا ھمارا
گلا کاٹ لینا چاھتے ھیں ؟ ابا ، آخر آپ
شریف کسے کہتے ھیں ؟

ھل کرایست — شریف کسے کہتے ھیں ؟ شریف کی
تعریف الفاظ میں یہاں مشکل سے ھو

سکتی ہے - قرینہ رویہ سے خود شریف رذیل
سے ممتاز ہو جاتا ہے -

جل — پھر بھی -

ھل کرایسٹ — شریف ! شریف کی تعریف ! بس
یہ سمجھ لو کہ کسی حال میں بھی
أصول کی پابندی اور وضعداری کو ہاتھ
سے نہ دے -

جل — اوو جو اس کے اصول ہی نیچے درجے کے
ہوں تو ؟

ھل کرایسٹ —

[کسی قدر متانت سے]

بہر حال اتنا تو مسلم ہے کہ شریف آدمی
میں ایمانداری ، مروت ، غریب نوازی ، ایثار
نفس ہونا چاہئے - غرض کا بندہ نہ ہونا
چاہئے -

جل — غرض کا بندہ ! ابّا ، سچ کہئیگا - ہم سب

غرض کے بندے ھیں - کم سے کم میں تو
ھوں -

ھل کرایست —

[ھنستے ھوئے]

تم !

جل —

[حقارت کے انداز سے]

ھاں میں ' کل کی چھوکری !

ھل کرایست — اس میں کچھہ راے نہیں قایم کی
جا سکتی - جب تک آگ میں نہ پڑے
سونے اور پیتل میں فرق ذرا دشوار ھے -
کوئی کچھہ نہیں کہ سکتا -

جل — سواے آمّی جان کے -

ھل کرایست — اس کے کیا معنی ؟ سواے آمّی
جان کے !

جل — آمّی جان ! ھاں آمّی جان ھی جیسی
عورتوں سے تو انگلینڈ کا نام زندہ ھے - ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ غلطی کا امکان ہی نہیں
ہے — جو یہ کہہ دیں وہی درست!

ہل کرایسٹ — تمہاری ماں کا کیا کہنا! مکمل،
بے عیب!

جل — یہی تو میں بھی کہہ رہی تھی لیکن آپ!
— آپ کو تو کوئی مکمل نہیں کہہ سکتا۔
سب سے بڑا عیب تو یہ ہے کہ آپ کو گنٹھیا
بائی کا مرض ہے۔

ہل کرایسٹ — البتہ، ہاں ذرا فیلوز کو تو بلا لینا۔
گھنٹی بجا دو۔

جل —

[گھنٹی تک جاتے ہوئے]

میں بتاؤں میں کس کو شریف کہتی ہوں؟
— جو ہارن بلوئر کے ساتھ کوتاہی نہ کرے۔

[گھنٹی بجاتی ہے]

میری رائے تو یہ ہے کہ آپ کو ہارن بلوئر
کے یہاں رسمی ملاقات کے لئے ضرور جانا

چاھئے - رولف کہتے تھے کے ھارن بلوئر کو
اس کا بڑا رنج ھے - تین سال ایک جگہ
رھتے ھوئے اور کبھي امّي جان ان کي
بھو سے دعا سلام کی بھي روادار نہیں
ھوئیں -

ھل کرایست —— میں تمہاري امي کے ایسے کاموں
میں دخل نہیں دینا چاھتا - وہ اگر شیطان
سے بھي ملنے جائیں تو اپني جگہ پر
مجھے اعتراض نہیں ھے -

جل —— یہ تو میں جانتی ھوں کہ آپ کے اور
امي کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق
ھے -

ھل کرایست —— ھاں ، البتہ - یہ بات حفظ مراتب
کي ھے -

جل —— ابّا ، آپ کا غصہ تو کبھي ظاھر نہیں ھوتا -
لیکن ان کي بھوں تو بات بات پر تنتي
ھے اور درگزر اور معافي کا تو انھوں نے

سبق ہي نہيں سيکھا - کوئي گل
ليئے جائے تو ان کے ہاں سے داغ لیکے
آئے -

ہل کرایست — جل ، تمہاري زبان کیا ہے ، بس —

جل — ابا جان ، اب بات ٹالئے نہيں - میں یہ کہ
رہي تھي کہ امی جان کو اب ہارن بلوئر
سے ملنا چاہئے -

[کوئي جواب نہيں]

ہل کرایست — اصل بات یہ ہے کہ میں کسي سے
الجھتا نہيں - جو جس کي خوشی ہو
وہي مناسب — ارے رے ، آج تو پاؤں کا
درد مارے ڈالتا ہے !

[بائیں جانب سے فیلوز ملازم داخل ہوتا ہے]

فیلوز ، ذرا کسي کو بازار بھیج کے اس دوا
کي ایک بوتل اور منگوا لو -

جل — ابّا جان ، میں خود جاتی ہوں -

[باپ کا بوسہ لیتي ہے اور کھڑکي تک جاتي ہے]

ھل کرایست — باورچی سے کہ دینا کے آج یخنی
کے سوا اور کچھ نہ کھاؤنگا - آج خالی
یخنی پکیگی - آج بہت تکلیف ہے
پاؤں میں -

فیلوز —

[ہمدردی سے]

بڑی تکلیف ہے حضور کو !

ھل کرایست — اب کے تیسرا دورہ ہے -

فیلوز — واقعی طبیعت کیسے نہ پریشان ہو !

ھل کرایست — اب اس کی نہ پوچھو - بھلا کبھی
تم کو بھی کوئی شکایت ہوئی ہے ؟

فیلوز — جی ہاں، مجھے موچ آ گئی ہے -

ھل کرایست —

[خوش ہوکے]

کہاں، کہاں موچ آ گئی ہے ؟

فیلوز — میری کاگ کلائی میں -

ھل کرایست — تمہارے کہاں ؟ کیا کہتے ھو ؟

فیلوز — یعنی اس کلائی میں جس سے میں
بوتلوں کی کاگ کھولتا ھوں -

ھل کرایست —

[زور سے قہقہہ لگا کر]

والد صاحب کے وقت میں تم ھوتے تو
کلائی ٹوٹ ھی جاتی -

فیلوز — معاف کیجئیگا ! لیکن جو شراب آپ پیتے
ھیں اس سے زیادہ سخت کاگ تو دنیا
میں کسی بوتل میں نہ لگتی ھوگی -

ھل کرایست — فیلوز ' وہ زمانے ھی نہیں رھے - تم
دیکھتے ھو کہیں ان باتوں کا پتہ بھی ھے !

فیلوز — اب تو حضور ' رنگ ھی بدلتا جاتا ھے -

ھل کرایست —

[محسوس کرتے ھوئے]

سچ ھے ' سچ ھے - ڈاکر آے کم نہیں ؟

فیلوز — ابھی تو نہیں آے ہیں - جیکمین صاحب اور ان کی بیگم آپ سے ملنا چاہتے ہیں -

ھل کرایست — کیوں، کیسے آے ہیں ؟

فیلوز — حضور، مجھے تو معلوم نہیں -

ھل کرایست — اچھا، بلا لو -

فیلوز —

[باہر جاتے ہوے]

بہت خوب، حضور -

[ھل کرایسٹ کرسی گھما لیتا ہے - جیکمین اندر آتے ہیں - دراز قامت کوئی ۵۰ سال کا سن معمولی مزدوروں کی پوشاک - آنکھیں زبان سے زیادہ عرض حال کی کوشاں - جیکمین کی بیوی پستہ قد بڑھاپے کے آثار نمایاں اور زبان آنکھوں کے مقابلے کی]

ھل کرایست — آداب عرض ! آج بہت روز کے بعد ملاقات ہوئی - کیا ارشاد ہے ؟

[اپنا پاؤں سرد آہ بھرتے ہوے سمیٹتا ہے]

جیکمین —

[افسردہ انداز سے]

ہم کو تو مکان خالی کر دینے کے لئے
نوٹس دے دیا گیا!

ہل کرایست — کیا؟

[بہت زور دے کے]

جیکمین — اسی ہفتہ میں مکان خالی کر دینا
پڑیگا -

بیگم جیکمین — جی ہاں! اب یہ نوبت ہے -

ہل کرایست — یہ کیسے؟ لیکن جب ہم نے لانگ
میڈو اور شاگرد پیشہ بیچا ہے تو خاص
طور سے یہ بات طے ہوئی تھی کہ جو
لوگ رہتے ہیں بدستور رہینگے -

بیگم جیکمین — یہ سچ - لیکن اب تو کوئی صورت
نظر نہیں آتی - ہم لوگ سب مکان خالی
کر دینگے - بیگم آروی اور ڈروز ہم سب
اسی مصیبت میں ہیں - اور یہاں تمام

بستي میں کوئي دوسري عمارت خالی
نہیں ھے - کوئي مکان اور نہیں ملتا -

ھل کرایست — یہ میں جانتا ھوں - مجھے خود
چرواھے کے لئے ضرورت ھے وھي جو گائے چراتا
ھے - یہ تو کچھ اچھی بات نہیں ھے -
خیر ، اور یہ پتہ کیسے ملا ؟

جیکھین — خود ھارن بلوٹر صاحب سے - ابھي تو
تشریف لائے تھے - ابھي ایک گھنٹہ بھي
نہ ھوا ھوگا - خود آئے اور کہا کہ ھم کو
بہت افسوس ھے لیکن آپ لوگ مکان خالی
کر دیجئے -

بیگم جیکھین —

[ترشروئي سے]

شرافت تو چھو ھي نہیں گئي اس کو !
آئے اور نہایت بے مروتي سے کہا آپ
لوگ مکان خالي کر دیجئے - آپ خیال
کریں ۳۰ سال ھو گئے اس مکان میں رھتے ،
اور اب حکم ھوتا ھے کہ دوسرا دروازہ

دیکھو - کیا کریں ' میرے مولا ! ایسی
مصیبت نہ ہوتی تو آپ کو بھلا تکلیف
دینے کیوں آتے ! میں خیال کرتی ہوں کہ
میرا قصور قابل معافی ہے -

ہل کرایست —— یہ کیا فرماتی ہیں ؟ ہونہہ !

[کھڑے ہوکے لکڑی کے سہارے آتشدان تک لنگڑا تے
لنگڑا تے جاتا ہے]

یہ بے مروتی ! یہ تو سراسر بے ایمانی ہے !
میں اُن کو لکھونگا - توبہ ! اگر مجھے پہلے
سے معلوم ہوتا تو کون مردود اس کے ہاتھ
ایک بسوہ زمین بھی بیچتا -

بیگم جیکھین —— وہ تو معلوم ہو گیا - یہ سب
انہیں برتنوں کے کارخانہ کا نتیجہ ہے -
اب اس میں کاریگر لوگ رہینگے -

ہل کرایست ——

[غصہ سے]

ہاں ہاں ' یہ سب صحیح ' لیکن پھر

مجھے کیوں یقین دلایا کہ کرایہ‌دار بدستور رہینگے -

جیکمین —

[بھاري آواز سے]

خبر تو یہ هے کہ انھوں نے سنتري خرید لي هے اور وهاں نئي چمني لگائینگے اور اسي سلسلہ میں یہ مکانات بھي خالي کرائے جا رهے هیں -

هل کرایسٹ — کیا ؟ کیا ؟ سنتري ! یہ کیسے هو سکتا هے ؟

بیگم جیکمین — جي حضور اور کیا ' کیسي عمدہ جگہ هے ! یہاں سے منظر تو جیسے بہشت کا نظر آتا هے -

[کھڑکي سے باهر دیکھ کر]

یہاں تو کوئي ایسي جگہ هي نہیں - میں تو همیشہ کہتي هوں کہ بس سنتري ساري بستي کي جان هے ' اور یہ تو آپ کي موروثي جائداد هے - حضور کے دادا جان

کے وقت سے ہے حضور کے پاس - کہا
کہیں کس بری ساعت اس کا بیعنامہ ہوا،
حضور معاف کریں!

ہل کرایست — سنتری!

[گھنٹی بجاتا ہے]

بیگم جیکمین —

[ذرا خوش ہوکے]

خدا کا شکر ہے! اب حضور کی بدولت
مصیبت سے بچ جائینگے، نہیں ہم کو تو
کسی کام کا نہ رکھا تھا! ہم کر ہی کیا
سکتے ہیں؟ کس کی چوکھٹ پر سر
پٹکتے جاکے؟ میں نے تو کہ دیا تھا کہ
ہمارے حضور کبھی یہ گوارا نہ کرینگے کہ
ہم لوگ مارے مارے پھریں، لیکن وہ تو
ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے - کہنے لگے
ہل کرایست کوئی چیز نہیں ....
حضور معاف کریں گستاخی! مروت تو وہ
خدا کا بندہ جانتا ہی نہیں کس کو

کہتے ہیں ؟ کہنے لگے اس میں اگر مگر
کی گنجائش نہیں ہے ! بس اپنا تنگ
توبڑا اُٹھائیے یہاں سے ! ہم لوگ کے ناموں
سے بھی واقفیت نہیں لیکن باتیں سنئے
تو توبہ ہی بھلی ! میں نے ایسا آدمی
ہی نہیں دیکھا ' شکل دیکھئے تو معلوم
ہوتا ہے کوئی اجگر چلا آ رہا ہے —

[کسی قدر مروت آمیز حقارت سے]

سنا اُتّر کے رہنے والے ہیں ' جب ہی
تو ! —

[بائیں جانب سے فیلوز آتا ہے]

جیکمین — ہارن بلوڈر صاحب خود ہی حضور
سے ملنے آنے والے ہیں ' جب ہی تو ہم
نے کہا کہ پیش قدمی کر کے پہنچ جانا
چاہئے —

ھل کرایسٹ — بہت اچھا کیا !

بیگم جیکمین — میں نے تو صاحب سے پہلے

هي کہا تھا کہ حضور سے هم لوگوں کي
ذلت دیکھی نہ جائیگی - حضور سو پشت
کے رئیس هیں ' اور اس کو تو نہ همسائے
کا خیال نہ کسي کا ' جیسے آدمیوں میں
رهنا هي نہیں ! روپیہ ' روپیہ ' بس روپیہ
کے سامنے سب کچھہ هیچ ! بس تھسک
سے اور روپیہ سے کام ! میں نے پہلے هي کہہ
دیا تھا کہ شریف لوگ شرافت پر جان
دیتے هیں -- ان کے یہاں اس طرح دولت
چھپر پھاڑ کے نہیں آتي اور نہ اتني جلدي
دولت کا نشہ آتا هے - یہ تو نو بڑھیا میں
ان سے اور کیا هوتا ! کوئي شریف هوتا
تو ایسي حرکتیں کبھي نہ کرتا -

هل کرایست —

[خیالات میں محو]

سچ هے ! سچ هے !

[اپنے آپ]

سنٹري ! یہ تو نہ هوگا !

[بیگم هل کرایست تشریف لاتي هیں - صاف ستھرا لباس - وضعداري کا نمونہ - چہرے سے مستقل مزاجي هویدا - نک سک سے درست -]

کچھ سنا آپ نے ؟ جیکمین اور بیگم جیکمین اپنے مکان سے نکال دئے گئے اور مسٹر آروي اور ڈروز بھي - جب کہ هارن بلوئر کے هاتھ بیعنامہ کیا گیا تھا تو صاف لفظوں میں اقرار کر لیا گیا تھا کہ ان کو بدستور رهنے دیا جائیگا —

بیگم جیکمین — بس سنیچر تک اور میعاد هے - ایک هفتہ کا وقت کُل ملا هے - اب کہاں جائینگے میرے الله ! حضور دیکھیں تو کیسي مشکل هے - جیکمین صاحب کا کارخانہ سے زیادہ دور رهنا نہیں هو سکتا — نہیں تو کام کیسے چلیگا ؟

هل کرایست —

[فیصلہ کن انداز سے]

خیر ، اب تم اس کي فکر نہ کرو - اچھا

آداب عرض! آداب عرض! میں قابل معافی ہوں - گٹھیا کی وجہ سے اُٹھ کے آپ لوگوں کو رخصت بھی نہیں کر سکتا -

بیگم جیکمن — ہم لوگوں کو آپ کو اس طرح بیمار دیکھ کر بڑا صدمہ ہوتا ہے - آپ نے حضور بڑی مہربانی کی -

[باہر جاتے ہیں]

ہل کرایست — غضب خدا کا! ۳۰ سال کے کرایہ دار نکالے جائیں! میرے جیتے جی تو یہ نہ ہونے پائیگا - یہ تو سراسر بے ایمانی ہے -

بیگم ہل کرایست — کیا خوب! گویا هارن بلوئر آپ کی پروا کرتا ہے! وہ اپنے سامنے کسی کو سمجھتا کب ہے -

ہل کرایست — اس کو سمجھنا پڑیگا - اگر ذرا بھی شرافت ہے تو مانیگا اور پھر مانیگا -

بیگم ہل کرایست — شرافت اسے چھو بھی نہیں گئی -

ھل کرایست —

[جلدي سے]

جیکمین تو کہتے تھے کہ ھارن بلوئر نے
سنتري خرید لي ھے اور وھاں نئي
چمنیاں بنتے جا رھي ھیں -

بیگم ھل کرایست — خیر ، یہ تو نہیں ھو سکتا -
خدا نہ کرے !

[کھڑکي سے باھر دیکھتے ھوئے]

سارے منظر پر اوس پڑ جائیگي اور ھم
لوگوں کا ڈیوک خاندان سے باھر کوئي واسطہ
نہ رھیگا - یہ ناممکن بات ھے - مس ملنز
کبھي بغیر ھم سے پوچھے سنتري بیچ نہیں
سکتیں -

ھل کرایست — خیر ، اس کي بابت آیندہ دیکھا
جائیگا - اُس شاگرد پیشہ کا معاملہ پہلے طے
ھونا چاھئے -

بیگم ھل کرایست —

[زیر لب جس میں بنانے کا انداز پایا جاتا ھے]

تو پہلے ھي آپ کو دیکھ بھال لینا چاھئے تھا - آپ کا کیا خیال ھے ' ساري دنیا آپ جیسي ایماندار بستي ھے ! ڈاکر سے کہا ھوتا کہ اقرارنامہ لکھا لے - ھمیشہ ایسی باتیں لکھا لینی چاھئے اور ڈاکر کے سپرد کرنی چاھئے -

ھل کرایست — اب اس کی تو بات ھی دوسری ھے ' نہیں تو جب ھم نے صاف صاف کہ دیا کہ آپ کو ان کرایہ داروں کو نکالنے کا اختیار نہ ھوگا اور ھارن‌بلوئر نے منظور کر لیا تو اور کیا چاھئے ؟ اگر یہ بھی قابل اعتبار نہیں تو ستم ھے !

بیگم ھل کرایست — آدمی آدمی میں فرق ھوتا ھے - ایسے آدمی بس اپنے مطلب کے ھوتے ھیں اور کسی بات کی پروا نہیں کرتے -

[باھر دیکھتے ھوئے]

اگر سنتری بک گئی اور چمنیاں یہاں لگ
گئیں جب تو پھر تھہرنا ہی دشوار ہو
جائیگا -

ہل کرایست — والد صاحب کی روح قبر میں
بیچین ہو جائیگی -

بیگم ہل کرایست — اِس سے تو بہتر تھا کہ وہ سنتری
فروخت کر دیتے اور باقی ریاست محفوظ
رہتی - ہارن بلوئر — ہارن بلوئر ہم لوگوں
کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے - وہ سمجھتا
ہے کہ ہم لوگ اس کو ذلیل سمجھتے
ہیں اور اس کو قریب نہیں آنے دیتے -

ہل کرایست — خیر، یہ تو تھیک ہی ہے -

بیگم ہل کرایست — دنیا میں کون ایسا ہے جو ان
کو ذلیل نہ سمجھیگا - کہیں اِن کے باپ
دادا کا پتہ تھکانا بھی ہے! بالکل قلمی
معلوم ہوتے ہیں، بس کسی بات سے مطلب
ہی نہیں ہے - روپیہ ہی روپیہ کی دھن
ہے -

ھل کرایسٹ — خدا نہ خواستہ ! کمبخت نے ہم لوگوں کی بات نہ مانی تو بیچارے جیکمین کو بڑی دشواری ہوگی -

بیگم ھل کرایسٹ — وہ دو کمرے جن میں بہور رہا کرتا تھا — اصطبل کے دو منزلہ پر وہ خالی ہیں - وہی دے دینگے -

[فیلوز آتا ہے]

فیلوز — حضور ! ڈاکٹر صاحب آئے ہیں -

[ڈاکٹر پستہ قد - لمبائی چوڑائی برابر - جھلا سا آدمی ہے - چہرہ سرخ سفید شلہ سوار بنے ہوئے ، گینئس لگائے ہوئے -]

ھل کرایسٹ — ڈاکٹر ، ہم کو تو پھر وہی گنٹھیا کی شکایت ہو گئی -

ڈاکٹر — خدا جلد صحت دے ! بڑی تکلیف ہو جاتی ہے حضور کو - بیگم صاحب ، آپ کا مزاج تو اچھا ہے ؟

ھل کرایسٹ — جیکمین سے ملاقات ہوئی تھی -

ڈاکر — جي -

[ڈاکٹر صاحب کبھي پوري بات نہیں کہتے - ایک لفظ ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا لفظ لے اڑتے ہیں]

ڈاکر — یہ ھارن بلوئر بڑا چلتا ہوا آدمي ھے - ہوا کے گھوڑے پر سوار رھتا ھے ھر وقت -

ھل کرایست — چلتا ہوا ؟

ڈاکر — اب اپنے پڑوسیوں کي شان میں اور کیا کہا جائے -

بیگم ھل کرایست — شہدہ ھے ، پورا شہدہ !

ڈاکر — بیگم صاحب ، آپ نے صحیح کہا - ذرا خیال تو کیجئے - اُسے جب سوجھتي ھے اپنے فائدے کی -

ھل کرایست — سنتري کا حال کل معلوم ہوا -

ڈاکر — ھاں سنا کہ ھارن بلوئر خریدنے کي فکر میں ھیں ، بہت دن سے دانت لگائے ھیں -

ھل کرایست — میرا تو خیال ھے کہ مس ملنز
بیچینگی نہیں - تمہارا کیا خیال ھے ؟

ڈاکر — نہیں حضور، بیچنا تو چاھتی ھیں -

ھل کرایست — غضب ھو گیا ! سنتری بیچ ڈالینگی -

ڈاکر — بات یہ ھے کہ داموں کا ھارن بلوئر کے
یہاں کوئی سوال ھی نہیں ھے -

بیگم ھل کرایست — بھلا کتنے کی بکیگی سنتری ؟

ڈاکر — اب یہ تو اس امر پر منحصر ھے کہ
کس ضرورت سے خریدی جائیگی -

بیگم ھل کرایست — اس کو بدلہ لینے کی ضرورت
ھے، ھم کو اپنی بات رکھنے کی ضرورت
ھے -

ڈاکر — قیمت کی کوئی بات نہیں - جتنے کی آپ
چاھینگی مل جائیگی لیکن ھارن بلوئر
مالدار ھے -

بیگم ھل کرایست — خدا کی مار !

ڈاکر —

[هل کرایست سے]

حضور ' اپنا عندیه دےدیں - میں کوشش کرونگا کہ هارن بلوئر سے پہلے هي میں بڑي بي سے بات چیت کر کے سودا چکا لوں -

هل کرایست —

[غور کرتے هوئے]

میں خریدنا نہیں چاهتا ' لیکن جب کوئي اور صورت نه هوگي تو مجبوری هے - بهر حال روپیه جایداد مکفول کرکے لینا هوگا اور جایداد میں گنجائش هي کتني هے ! ایسي حیوانیت کي تو امید نہیں رکھ سکتا - اس مکان کے سامنے ۳۰۰ گز کے اندر اندر ! مجھے تو خیال هي سے وحشت هوتي هے -

بیگم هل کرایست — میرے خیال میں تو آپ پہلے ڈاکر سے کہئے - معامله کر لیں ' اس کے بعد دیکھا جائیگا -

ھل کرایست —

[بے چینی سے]

جیکمین کہتے تھے کہ ھارن بلوئر مجھ سے
ملنا چاھتا ھے ، آئیگا تو میں اُس سے بھی
پوچھونگا ، دیکھوں کیا جواب دیتا ھے –

ڈاکر — خواہ مخواہ اس کی آگ اور بھڑکاتا ھے -
پہلے معاملہ کی فکر کرنا چاھئے –

ھل کرایست — جیسے کو تیسا ، ارے توبہ ! اس درد
کے مارے تو جان عذاب میں ھو گئی –

[بمشکل اپنی کرسی پر واپس آتا ھے]

سنا ڈاکر ! میں نے تو تم کو پھاٹک کے
معاملہ میں کچھ بات چیت کرنے کے لئے
بلایا تھا –

فیلوز —

[اندر داخل ھوتا ھے]

ھارن بلوئر صاحب آئے ھیں !

[ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے]

[اوسط قد خوب چوڑا سینہ تنا ہوا جیسے مارے غرور کے جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے – کالے کالے موٹے بھدے گھنے بال حال ہی کے ترشے ہوئے – موٹی بھویں – بڑا سا منھ – بہت ہی معمولی پوشاک جیسے کسی نے بہت سمجھ بوجھ کے بنوائی ہو – کوٹ میں چھوٹا سا گلاب کا پھول لگا ہوا – ٹوپی ہاتھ میں لئے ہوئے جیسے سر پر چھوٹی ہوگی -]

ہارن بلوئر — آداب عرض ہے! سلام ہے ڈاکٹر صاحب! کہئے کیسے مزاج ہیں؟ آج کیا خوب موسم ہے، کیسی سہاونی صبح ہے!

[اس کی آواز میں عجب پھنانا ہے نہ شمالی نہ اسکاٹلینڈ کی آواز معلوم ہوتی ہے]

ہل کرایست صاحب، آپ سے تو بہت عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی ہے –

ہل کرایست —

[کھڑے ہوکے]

جی ہاں، جب سے لانگ میڈو اور شاگرد پیشہ کا بیعنامہ ہوا بس اس کے بعد سے

ملنے کا اتفاق آج ہوا ہے -

ہارن بلوئر — خوب ! خوب !! اور اسی ضرورت
سے میں آج حاضر بھی ہوا ہوں -

ہل کرایست —

[پھر کرسی میں بیٹھتے ہوئے]

معاف کیجئیگا ' تشریف رکھئے -

ہارن بلوئر —

[کھڑے کھڑے]

کیا آپ کو گٹھیا بائی کی شکایت ہے ؟
بڑا خراب مرض ہے مجھے کبھی ایسی کوئی
شکایت نہیں ہوئی ' مجھے ایسے مرض
کسی سے میراث تو ملے نہیں ' یہاں تو
یہ جھنجھٹ ہی نہیں ہے - بس -
" ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی "
والا مقولہ ہے -

ہل کرایست — آپ بڑے خوش نصیب ہیں -

ھارن بلوئر — آپ کی بیگم صاحبہ کا تو ایسا خیال
نہیں ھے - کیوں جناب بیگم صاحبہ آپ
کی کیا رائے ھے ؟ یہاں ماضی کا تو سوال
ھی نہیں ، مستقبل ھی ھے جو کچھ ھے -
آپ مجھے اپنا مستقبل درست کرنے کے
متعلق خوش قسمت سمجھینگے یا بد
قسمت ؟

بیگم ھل کرایست — آپ کو یہ کیونکر یقین ھو گیا کہ
آپ کا مستقبل بن رھا ھے ؟

ھارن بلوئر —

[قہقہہ لگاکر]

آخر آپ نے کتار کا ایک ھاتھ لگا ھی
دیا ! بس آپ لوگوں کے اس رسمی اخلاق
کی تہ میں چھریاں بھری ھوتی ھیں -
آپ لوگوں کی نرم اور ریشمی آستیں میں
ھمیشہ خنجر ھی ملتا ھے - خیر بیگم
صاحبہ ، آپ اطمینان رکھیں میرا مستقبل
میرے قابو میں ھے اور بن رھا ھے -

ہل کرایسٹ — ہارن بلوئر صاحب ' جیکمین صاحب
میرے پاس سے ہوکے گئے ہیں -
[معنی‌خیز انداز سے]

ہارن بلوئر — یہ کون جیکمین ؟ وہ تو نہیں جن
کی گنتی سی بیوی ہے - زبان قینچی سی
چلتی ہے - بس بزم میں شعلہ‌نوائی سے
اجالا کر دیتی ہے -

ہل کرایسٹ — وہ بہت معقول لوگ ہیں - اور
اس مکان میں پورے ۳۰ سال سے نہایت
سلامت‌روئی سے رہتے ہیں -

ہارن بلوئر —
[اپنی کلمہ کی انگلی ہلاتے ہوے جو اس کا
مخصوص انداز تقریر ہے]
اچھا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ذرا آپ
لوگوں کو ذرا رنگ پر لاؤں - لانگ میڈو کے
لوگوں کو ذرا ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے -
اور حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں جہاں میں
پہنچا لوگوں کو ٹھیک کرکے چھوڑا — جلد ہی

لوگ رنگ پر آ گئے - آپ دل میں کہ رہے
هونگے کہ هارن بلوئر رنگ پر تو کیا لائینگے
رنگ میں بھنگ کر دینگے -

[هنستا هے]

بیگم هل کرایست — بہر حال ' یہ تو هم لوگ هر
شریف آدمي سے توقع رکھتے هیں کہ وہ
بات کا دهني هوگا -

هل کرایست — کیوں جی ؟

بیگم هل کرایست — نہیں ' کوئي بات نہیں - کچھ
میں کہتي تھوڑا هي هوں - میں ایسي
ایسي باتوں سے ناخوش نہیں هوتي -

[بیگم هل کرایست ڈاکر کو اشارہ کرتي هے اور وہ
دبے پاؤں کھسک جاتا هے -]

هل کرایست — آپ کو یاد هے کہ آپ نے وعدہ اور
پکا وعدہ کیا تھا کہ آپ کرایہ‌داروں کی
سکونت میں مخل نہیں هونگے -

هارن بلوئر — هاں ' یهي تو میں کہنے آیا هوں

کہ یاد ہے ، لیکن ضرورت کا بھی تو خیال کیجئے - جب وہ بیعنامہ ہوا تھا تو ضرورت ہی کیا تھی ؟ اُس وقت میرا خیال تھا کے ڈیبوک صاحب نرم گرم معاملہ کر لینگے ، لیکن نرم کی کون کہے وہ گرم معاملہ بھی آسانی سے نہیں کرتے - اور اب تو ہمارے مزدوروں کے لئے اشد ضرورت ہے - آپ جانتے ہیں کہ ہمارے کیسے کیسے غیر معمولی کام چھڑے ہوئے ہیں -

ہل کرایست ---

[کسی قدر برہم ہو کے]

جیکمین بھی معمولی لوگ نہیں ہیں - وہ بھی انہیں مکانوں پر مدت سے لو لگائے ہوئے ہیں -

ہارن بلوئر --- کیا خوب ! کسی کا ہاتھی مرا کسی کی ہانڈی پھوٹی - میرے کام سے تو ہزاروں بندگان خدا کا پیٹ پلتا ہے اور میں اُن

پر لو لگائے ہوں - اور اُسي پر کیا ہے '
میرے لئے تو اکسیر' کیمیا جو کچھ کہئے
وهي لوگ ہیں - کچھ میں پست ہمت
کم حوصلہ تو ہوں نہیں' میں تو جس
کام میں هاتھ لگاتا ہوں اُسے ختم کرنے کے
لئے پوتے تیک دیتا ہوں - اب ایسي ذرا
ذرا سي باتوں کا خیال کروں تو ہر پھر
کے دائرے هی میں قدم رہ جاے -

هل کرایست — هاں' لیکن ایسا طریقہ تو کوئي
بھي روا نہیں رکھتا -

هارن بلوئر — کیوں ؟ آپ روا نہ رکھتے ہونگے اور
ضرورت هي آپ کو کیا ہے ؟ آپ لوگ تو
یہاں اطمینان سے باپ دادا کي میراث لئے
بیٹھے ہیں' اسي دائرے میں ساري دنیا
ہے ! اُس کي کہئے جو ترقي کي شاہ راہ
پر ہے - آپ کے باپ دادا کا دل جانتا
ہوگا کہ کیسے کیسے ایک ایک بسوہ زمین
ملتی ہے -

ہل کرایست — بدعہدي سے تو ہرگز حاصل نہ ہوئي ہوگي اور چاہے جو کچھ بھی ہوا ہو !

ہارن بلوئر —

[اُنگلي کے بل بات کرکے]

کہنے کي باتیں ہیں ! ضرور وعدہ خلافي بد عہدي تو ان کا شعار ہي رہا ہے - ایسے ایسے کتنے ہی جیکمین کو وہ دم زدن میں فنا کر دیتے ! "سن تو سہي جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا" -

بیگم ہل کرایست — ہارن بلوئر صاحب ، ایسی اہانت آمیز باتیں کرنا آپ کو لازم نہیں ہے -

ہارن بلوئر — اسے اہانت کہتے ہیں یا جواب باصواب کہتے ہیں - ایسے ہي آپ کو جیکمین عزیز ہیں تو ان کے لئے آپ دوسرا مکان بنوا دیجئے - خدا کے فضل سے آپ کو جگہ کي کوئي کمي نہیں ہے -

ھل کرایست — یہ دوسری بات ھے، آپ نے ھم سے
وعدہ کیا تھا اور ھمارے آپ کے معاملے میں
یہ خاص شرط تھی جب میں نے بیعنامہ
کیا تھا -

ھارن بلوٹر — ھاں، تو یہ بھی شرط تھی کہ ھم
کو ڈیوک سے اور زمین مل جائیگی -

ھل کرایست — ھم کو اس قصہ قضیہ سے کوئی
واسطہ نہیں ھے - ڈیوک کا معاملہ ڈیوک
سے چکائیے -

ھارن بلوٹر — غرض کیسے نہیں ھے؟ اب غرض
معلوم ھو جائیگی - ذرا مکانات میرے قبضہ
میں آ جانے دیجئے، اور اب آتے ھی ھیں -
آئینگے کیسے نہیں!

ھل کرایست — میری نظر میں تو یہ........
[اپنے غصہ کو روک لیتا ھے]

ھارن بلوٹر — واضح رھے کہ شاید آپ کو مجھ
جیسے آدمیوں سے ابھی واسطہ نہیں پڑا

ہے - خدا نے مجھے حوصلہ دیا ہے ' زمین
دی ہے - میں خزانہ پر کا سانپ نہیں
ہوں کہ دولت کی حفاظت کرتا رہوں !
میں نے ترقی کی راہیں سیکھی ہیں -
میں اپنی قوت پر بھروسہ کرتا ہوں -
ایسی ایسی بے تکی باتوں کی ذرا بھی
پروا نہیں کرتا - جیکمین کے خاندان کے ۴۰
آدمیوں کی میری نظر میں ذرہ برابر وقعت
نہیں ہے - آپ یہ جذبات محبت لئے
بیٹھے رہئے - میں کاروباری آدمی ! میرے پاس
ان فروعات کی گنجائش نہیں ہے -

ہل کرایسٹ —

[ناراض ہوکر]

باتیں مارنا ' شیخی کی اُڑانا ' یہ میں
خوب سمجھتا ہوں -

ہارن بلوئر — جی نہیں ' میں صاف آدمی ہوں '
جو دل میں آتا ہے وہی زبان سے نکلتا
ہے - میں چاہتا نہیں کہ مقامی انتظامات

دقیانوسي کینڈے پر رهیں - میں تجدید
کرنا چاهتا هوں - آپ خوب سمجھ لیجئے
کہ همارا آپ کا گزر ایک جگہ ذرا مشکل
هے -

هل کرایست --- اچھا تو یہ کہئے ' آپ کب تشریف
لے جائیگا ؟

هارن بلوئر --- اس دهوکے میں نہ رهئیگا ! میں
"تشریف" نہ لے جاؤنگا -

هل کرایست --- کیا کہوں میں اس درد کے هاتھوں
شرمندہ هوتا هوں - آخر آپ کا مطلب کیا
هے ؟ ذرا میں بھي سنوں -

هارن بلوئر --- مطلب ؟ واہ واہ واہ ! اجی جناب
میں هوں شمال کا رهنے والا -

[معني خیز هنسی هنستے هوئے]

هل کرایست --- خیر نہ بتائیے ! مجھے سب خبر
مل چکی هے ' آپ سنتري خرید کے یہاں
نئي چمنیاں لگانے والے هیں اور ---

[کھڑکي کے باھر اشارہ کرتے ھوئے]

اس کا خیال نہیں کہ ھم جس مکان
میں سو پشت سے رھتے ھیں وہ غارت
ھوگا کہ رھیگا - ھمارا آرام ' ھماري خوشي '
چولھے بھاڑ میں گئي - کیوں ؟

ھارن بلوئر — آپ کي باتیں بھی خوب ھوتي ھیں!
آپ کا خیال ھے کہ آپ کے بزرگوں نے آپ
کے لئے پر فضا مکان بنا دیا تو پوري فضا
کي فضا آپ کي میراث ھو گئي - کیوں ؟
اور مکان کی اگر کہئے تو اس میں صرف
پڑے پڑے آپ کو روٹی کھانا ھے — کھایا
کیجئے — کام کاج تو کچھہ آپ کو ھے نہیں!
یہ تو ظاھر ھے کہ کچھہ کام کاج ھوتا تو ایسي
ایسي نہ سوجھتي - واہ ري بیکاري! کیسے
کیسے نفع ھیں -

ھل کرایست — بس اور سب کچھہ کیجئے ' میرے
سر کاھلي اور بیکاري کا الزام نہ رکھئے -
ڈاکر! کہاں گیا ڈاکر؟ اگر میری طرح

ریاست کے کاغذات کي چکي پیسنا پڑے تو
آنکھیں کھل جائیں ! تو کیا سنٹري خریداری
کي خبر سچ ھے ؟

ھارن بلوئر — صحیح ! آیت وحی کي طرح صحیح !
آپ جاننا ھي چاھتے ھیں تو سن لیجئے -
اسي وقت میرا لڑکا چارلي خرید رھا ھوگا -

ھل کرایست —

[دوسري طرف گھوم کے]

کیا ؟ کیا ؟

ھارن بلوئر — جي ' اس وقت بڑی بی سے بات
چیت ھو رھی ھوگي - منھ مانگے دام
جیسے تیسے بھي نہیں !

بیگم ھل کرایست —

[بہت بگڑکر]

اس کو نوچ کھسوٹ نہیں کہئے تو اور
کیا ؟

ھارن بلوئر — فقرے بھي آپ کو خوب یاد ھیں -
"نوچ کھسوٹ" ! ھاں کیا گالي دینے سے
ھڈی ٹوٹتي جاتي ھیں ؟ کسي کے جسم
پر اُچھل تھوڑا ھي آتي ھے ! لیکن گالی
دل کو پتھر کر دیتی ھے - بیگم صاحبہ
نہ ھوتیں یہاں تو آپ بھي جانتے کہ گالي
کا جواب گالي ھے -

بیگم ھل کرایست — میري وجہ سے آپ اپنے پر جبر
نہ کیجئے -

ھارن بلوئر — ھاں بےشک مجھے جبر نہ کرنا
چاھئے - آپ ھي ھماري سد راہ ھیں اور
میری راہ روکنا آسان کام نہیں ھے - یا تو
میرا راستہ چھوڑ دینا ھوگا یا پھر وھي
ھوگا جو میں چاھتا ھوں ، اور میری مرضي
آپ کو معلوم ھے - سنتری اور سنتري میں
چمنیاں - آپ کچھ خدا تو ھیں نہیں کہ
آپ کا چاھا ھمیشہ ھوا کرے -

ھل کرایست — سچ ھے ، سچ ھے ! اور اسي کا نام

همسایه نوازی هے !

هارن بلوئر — جي هاں ! اور آپ نے هي تو همارے
ساتھ بڑی همسایه پروری کي هے - مانا کہ
میرے بیوی نہیں هے بهو تو هے ' آج تک
کبھي بیگم صاحبه آپ نے بھي قدم رنجه
فرمایا ؟ میں تو یہاں چار دن سے رهتا
هوں اور آپ لوگوں کو مدتیں هو گئیں آپ
هم سے نفرت کرتے هیں - هماري ترقی دیکھ
کے جلتے هیں - هم گرجا جاتے هیں وہ
بھي آپ کي آنکھوں میں کھٹکتا هے - هم
چیزیں بناتے هیں فروخت کرتے هیں '
یه بھي آپ کو پسند نہیں آتا - هم زمین
خریدتے هیں وہ بھي آپ کو ناگوار هوتا هے-
اغل بغل سے منظر خراب هوا جاتا هے !
اب هوا جاتا هے تو هو جائے - همیں آپ
دشمن کي نگاہ سے دیکھتے هیں تو هم بھي
آپ کو دوست نہیں سمجھتے ! بہت دن
آپ کي نبھي اب خدا حافظ هے ایندہ -

ھل کرایست — مطلب یہ ھوا کہ آپ وہ مکانات
خالي ھیں کرا لینگے !

ھارن بلوئر — جي ھاں ! جي ھاں ! ھم مکانات
خالی کرا لینگے - ھم کو مکانات کي ضرورت
ھے ' بغیر مکانوں کے ھمارا کام نہیں چلتا -
نئے نئے کام چھڑنے والے ھیں -

ھل کرایست —تو گویا آپ نے لڑائي چھیڑ دي !

ھارن بلوئر — سچ ' بالکل سچ ! میں نے چھیڑ دي
یا آپ نے لیکن خیر میں ھوں تو میں
ھی سہي - میں خورشید صبح آپ ھیں
آفتاب شام بقول کسي شاعر -

ھل کرایست —

[گھنٹي میں ھاتھ لگاکے]

میں دیکھونگا کہ یہ سختي آپ کی کتنے
دن چلتی ھے ! ابھي تک تو ھر بات
وضعداري سے کي جاتی تھي لیکن اب
آپ ان باتوں پر اترائے ھیں تو ھم بھي

جو کچھ بن پڑیگا اُٹھا نہ رکھینگے -

[فیلوز سے جو دروازہ پر کھڑا ھے]

جیکسین ابھی یہیں ھیں ؟ ھوں تو ذرا
بلا لو -

ھارن بلوئر —

[کسی قدر پریشان ھوکے]

میں ان لوگوں سے مل چکا ھوں - مجھے
اب ان سے کچھ نہیں کہنا ھے - میں نے
ان سے پہلے بھی کہ دیا ھے کہ پانچ پونڈ
نقل مکان کے لئے ان کو دئے جائینگے -

ھل کرایست — آپ کو یہ نہیں سوجھتا کہ چھوٹا
آدمی ھو خواہ بڑا آدمی ھو وہ کوئی بھی
دوسروں کا محتاج ھونا نہیں پسند کرتا -
آزادی انسان کی فطرت ھے -

ھارن بلوئر — کل تک میں خود آزاد نہ تھا - اور
میں کیا کوئی نہیں ھو سکتا - قسمت فقط
ھمت کا نام ھے باقی مکاری ، فریب ، اور

کچھ نہیں - آپ لوگ جنگلی دیہاتی
ہیں سب کے سب مکار ہوتے ہیں - تکلف،
تہذیب، بس یہی آپ کا معیار حیات ہے -
جب قابو حاصل ہوتا ہے تب یہ باتیں
خوب کرتے بنتی ہیں - لفافہ ہی لفافہ ہوتا
ہے! ڈھول کے اندر سوا پول کے اور ہے ہی
کیا؟ سچ پوچھئے تو آپ مجھ سے کہیں
زیادہ سنگ دل ہیں -

بیگم ہل کرایست —

[جو خاموش کھڑی یہ سب باتیں سن رہی تھی]

یہ محض آپ کا حسن ظن ہے!

ہارن بلوئر — اس میں حسن‌ظن کا سوال نہیں ہے -
جہاں تک آپ دیکھیںگی ہر مذہب اسی
بات پر متفق ہے کہ خدا بھی اُسی کی
مدد کرتا ہے جو ہمت رکھتا ہے - میں
ہمت رکھتا ہوں لہذا خدا میری مدد
کرنا چاہتا ہے -

بیگم هل کرایست — واقعي آپ کا تبحّر علمي قابل داد هے !

هل کرایست — هم لوگ حق بجانب هیں اور خدا ....

هارن بلوئر — کاش آپ یهي سمجهتے تو پهر کیا تها ! لیکن آپ میں یه سمجهنے کي قدرت هی نهیں !

بیگم هل کرایست — نه اتنا غرور هے !

هارن بلوئر —

[ایک اُنگلي اُتها کے بات کرتا هے]

اپنی طاقت پر بهروسه کرنے کو غرور نهیں کهتے - هاں ' شرط یه هے کے کافي اسباب هوں -

[جیکمین داخل هوتے هیں]

هل کرایست — بیگم جیکمین صاحبه ' مجهے سخت افسوس هے ' لیکن آپ خود دیکهه سکتي هیں کہ میں نے کوئي دقیقه کهنے سنے

میں اُٹھا نہیں رکھا -

بیگم جیکھین — جی ہاں -

[مشکوک انداز سے]

لیکن میں سمجھتی تھی کہ ان پر آپ
کے کہنے کا بھی کوئی اثر نہ ہوگا طوطاچشم
ہیں بالکل !

ھارن بلوئر — کیوں ؟ گھر تو گھر - جیسے یہ گھر
ویسے دوسرا گھر - رہا نقل مکان کا صرفہ
سو میں نے پانچ پونڈ دینے کو کہہ ہی
دیا - اب اس میں بات ہی کیا رہی !

جیکھین —

[آہستہ سے]

پانچ پونڈ کی خوب کہی ! پچاس پونڈ
دیں جب بھی ہم مکان نہ چھوڑینگے - تین
بچے ہمارے اسی مکان میں پالے پوسے گئے
ہیں اور دو بچوں کو اسی مکان سے ہم
دفن کر آے ہیں - یہ گھر چھوڑا تھوڑا ہی

جاتا ہے ہم سے!

بیگم جیکھین — ہم کو اس مکان سے محبت ہو گئی ہے - اس پر ہماری لو لگی ہے!

ھل کرایست — اور جو کوئی آپ کو آپ کے مکان سے نکالے تو کیا ہو؟

ھارن بلوئر — یہ کون سی بات ہے؟ لیکن بڑی ضرورتوں کے آگے چھوٹی ضرورتیں رد کرنی پڑتی ہیں - خیر، اب ہم دس پونڈ دے دینگے اور ایک گاڑی بھی اسباب لے جانے کے لئے بھیج دینگے - اب تو کوئی شکایت کا موقع نہیں رہا - چلئے جھگڑا مٹا لیکن اب آیندہ کچھ گنجایش نہیں ہے -

[جیکھین اور ان کی بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں - ان کے چہرے سے سخت غصہ ظاہر ہوتا ہے - گویا یہ سوال ہے کہ پہلے کون جواب دے]

بیگم جیکھین — میت پڑے ایسے دس پونڈ پر!

[اپنے خاوند سے]

آپ کیا کہتے ہیں؟

جیکمین — نام نہ لو! کچھ آج سے ہم لوگ اس
مکان میں رہتے ہیں؟ میں اس مکان
میں آیا جب شادي بھي نہ ہوئي تھی!

ہارن بلوئر — تم لوگ بڑے ناعاقبت‌اندیش ہو -

ہل کرایست — آپ ان کو لکچر نہ دیجئے! ان
باتوں میں وہ آپ سے کوسوں آگے ہیں!

ہارن بلوئر —

[غصہ سے]

یوں تو میں ایک ہفتہ کي مہلت دے
دیتا لیکن اب اگر ایسي ہي بات ہے
تو اگلے سنیچر تک مکان خالي ہو جانا
چاہئے - اگر ایک منٹ کي بھي دیر ہوئي
تو سامان نکلوا کے پھکوا دونگا چاہے پاني
ہي کیوں نہ برستا ہو -

بیگم ہل کرایست —

[بیگم جیکمین سے]

خیر، میں آپ کا سامان اپنے یہاں منگوا

لونگیی - جب تک آپ ھمارے یہاں چلئے
رھئے - خدا کی خدائي میں کیا وھی ایک
مکان ھے !

[بیگم جیکمین شکریہ ادا کرتي ھے — آنکھوں سے
جیسے شعلے نکل رھے ھیں -]

جیکمین —

[گھونسہ دکھاتے ھوئے]

تم کو شریف کون کہتا ھے ؟ بس اب زیادہ
غصہ نہ دلاؤ -

ھل کرایست —

[آھستہ سے]

جیکمین !

ھارن بلوئر —

[مغرور انداز سے]

آپ سن رھے ھیں ؟ یہ آپ کے پروردہ صاحب
ھیں ! لیکن ان کو سمجھا دیجئے کہ
میرے منھ نہ لگیں ، تو نہیں میں ان کو

تھیک هي کر دونگا - میں اِن کو پولیس
کے حوالہ کر دونگا ' درست هو جائینگے -
یہ دھمکي دینا بھول جائینگے ! کوئي
دل‌لگي نہیں ' هم سے بگڑینگے تو بن
جائینگے -

هل کرایست --- جیکمین صاحب ' میرے خیال میں
آپ جائیے - اب یہاں تھہرنا بیکار ہے -

[جیکمین دروازہ کي طرف سے چلے جاتے هیں]

جیکمین--- خیر خدا چاهیگا تو اس کا نتیجہ آپ
بھي دیکھ لینگے -

[باهر جاتے هیں - بیگم هل‌کرایست بھي ساتھ ساتھ
دروازہ تک جاتي هے]

هارن بلوئر --- خوب ! میں کہتا هوں کیسے بےعقل لوگ
هیں - اپنے فائدہ نقصان کا جیسے احساس
هي غائب هے - میں نے تو ایسے لوگ
دیکھے هي نہیں -

هل کرایست --- میں نے آپ جیسے متمرّد نہیں
دیکھے -

ھارن بلوئر --- یا خدا! یہ متمرّد کون بلا ھے - جو کچھ کہنا ھو صاف کہئیے - یہ بڑے بڑے الفاظ کی آڑ کیوں لیتے ھیں؟ اب تو وہ بیگم صاحبہ جو شرافت کی دیوی تھیں وہ بھی گئیں -

ھل کرایست --- میں آپ سے تو تو میں میں نہیں کرنا چاھتا، لیکن یہ طریقہ آپ کا بہت نفرت انگیز ھے -

ھارن بلوئر --- ادھر دیکھئیے - خیر، آپ کو تو میں قابل اعتراض نہیں سمجھتا - آپ اپنی شان شوکت اور گٹھیا بائی لئے بیٹھے رھئیے، لیکن یہیں تک آپ کی حد ھے؛ اِس سے آگے بڑھے تو خیریت نہیں - آپ کو معلوم ھے کہ نہیں کہ یہاں میں اپنے دم سے نئی روح پھونکنا چاھتا ھوں؟ میرے حوصلے بلند، میری ھمت عالی، میں پارلیمنٹ کے لئے امیدوار ھوں - میں چاھتا ھوں کہ اِس بستی میں ھن برسے -

اگر آپ مجھ سے اچھي طرح مليںگے تو
ميں بھي بھلا آدمي ھوں - آپ نے مجھے
محض پڑوسي کہ کے چھوڑ دیا ھے - میں
آپ کي خاطر نئي چمنیوں سے کرنا چاھتا
ھوں - ھاتھ لانا یار ' کیوں کیسي کہي !

[ھاتھ بڑھاتا ھے]

ھل کرایست —

[نظر انداز کرتے ھوئے]

آپ کا یہي مطلب ھے - جب غرض ھوئي
وعدہ کر لیا اور جب موقع ملا وعدہ خلافي
کي !

ھارن بلوئر — آپ تو اپني ھي دُھن میں ھیں '
آپ ھم سے مليںگے تو ھم سا دوست کوئی
نہیں اور ھم سے عداوت رکھیںگے تو ھم سا
دشمن بھی کوئی نہ ھوگا - کھڑکی سے چمنی
بہت خراب معلوم پڑیگی - کیوں ؟

ھل کرایست —

[بہت غصہ سے]

ھارن بلوئر صاحب ، اگر آپ یہ سمجھتے ہوں کہ جیکمین کے اس معاملے کے بعد بھی میں آپ سے کوئی واسطہ رکھونگا تو یہ آپ کی غلطي ھے - آپ چاھتے ھیں کہ آپ ان پر ستم ڈھائیں اور میں مروت کروں - یہ غیر ممکن ھے - خیریت اسي میں ھے کہ آپ جیکمین وغیرہ کو بدستور رھنے دیجئے ورنہ کم سے کم ھمارا آپ کو ھمیشہ کے لئے سلام -

ھارن بلوئر — خیر ، اس کي تو پروا نہیں ھے - اس میں میرا کیا بگڑیگا - لیکن آپ اپني جگہ پر ذرا پھر سوچ لیجئے - آپ کو ھے گٹھیا اور اسي سے آپ ھر بات میں جلدي کرتے ھیں - میں ایک بار پھر کہونگا کہ ھم سے دشمني آپ کے حق میں اچھي نہیں ھے ، یا آپ ھم سے میل کیجئے یا آپ اپنے مکان کي خوبصورتي سے ھاتھہ دھو ڈالئے -

[موٹر کي آواز سنائي دیتي ھے]

اچھا ہمارا موٹر آ گیا! میں نے چارلي
اور بہو کو بھیجا تھا کہ سنڈري کا معاملہ
آج طے ہو جائے - یقین ہے کہ بیعنامہ جیب
میں لائے ہونگے - پھر نہ کھٹیگا ' آج سے
معاملہ ختم ہوتا ہے - میں ذاتي طور سے
آپ کو برا آدمي نہیں سمجھتا - میں تو
جانتا ہوں کہ پرانے چندولوں میں آپ سے
بہتر کوئي نہیں ہے - ہاں سوسائٹي میں
البتہ آپ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں -
لے بس آؤ -

[ہاتھ بڑھاتا ہے]

ہل کرایست — یوں تو خیر کیا ' اگر آپ دس مرتبہ
بھي سنڈری خرید لیں جب بھي ہمارا
آپ کا میل نہیں ہو سکتا - آپ کے ہمارے
طریقے جدا ' انداز قرینے مختلف!

ہارن بلوئر —

[بہت غصہ میں]

اچھا تو یہ کہئے! خیر معلوم ہوا - اب

میں آپ کو سکھا ہی دوں اور جلدی ہی سکھا دوں - ہوش کی دوا کیجئے آپ گھرے ہوئے ہیں، بالکل گھرے ہوئے -

[ہاتھ سے آہستہ آہستہ ہوا میں جیسے دایرہ کھینچتا ہے]

آپ ہل میں نے خرید ہی لیا ہے، یہاں سب کام پھیلا ہوا ہے - لانگ میڈو کی کوئی بات ہی نہیں - سنتری ابھی ابھی مول ہی لے لی ہے - آپ کو صرف کھیتوں سے معلوم ہوا کریگا کہ ہم بھی دنیا میں ہیں - سو آپ کے مکان اور کھیتوں کے درمیان بھی عام سڑک ہے - شمال کی طرف میں سڑک تک قابض ہو گیا ہوں، اور پچھم طرف گھر تک میں بڑھتا چلا آتا ہوں - جب نیا کارخانہ کھلیگا تو خواہ مخواہ تھیلوں کے آنے جانے کے لئے راہ بنانی پڑیگی کیونکہ ادھر ہی سے سب سال مسالا جائیگا، جب حال معلوم ہوگا!

ابھی بیٹھے بیٹھے مزہ کیا کرتے ھو - کیوں جناب ؟

[مارے غصہ کے ھل کرایسٹ جامہ سے باھر ھے یہاں تک کہ مارے غصہ کے منھہ سے آواز نہیں نکلتی - کھڑکی تک بغیر لٹھیا لئے ھوے چلا جاتا ھے - ھ'رن بلونڈر کی طرف پیٹھہ کئے کھڑا ھے - اتنے میں دروازہ یکبارگی کھلتا ھے اور آگے جل داخل ھوتی ھے اس کے پیچھے چارلس اور اس کی بیوی کلو اور رولف داخل ھوتے ھیں -

[چارلس خوبصورت سا آدمی - مونچھیں ایسی جیسے اس کی وجاھت میں قرار واقعی ترقی ھو رھی ھے - عمر کوئی ۲۸ سال وسٹکوٹ کے کالر میں سفید حاشیہ --

[چارلس کلو کے بغل میں اس طرح ھاتھہ دئے چلا آ رھا ھے جیسے پلٹ پڑنے سے روکنے کا ارادہ ھو -- کلو حسین نو جوان عورت -- سبزہ چشم - ھونٹ بالکل سرخ جیسے پوڈر لگا ھو -- اور لباس مقامی حالتوں کو دیکھتے ھوے کسی قدر کم حیثیت --

[رولف جو سب سے پیچھے آ رھا ھے -- ایک بیس سالہ نو جوان ھے -- کشادہ چہرہ اور بھورے بھورے

سخت بال - جل اپنے باپ کے پاس سیدھي دوڑي چلي
جاتي ھے - باپ اب تک کھڑکي میں کھڑا ھے - جل کے
ھاتھ میں ایک بوتل ھے -]

جل —

[خاص آواز سے]

ابّا جان، میں ٹھیک وھي دوا لائي -
خاص وھي دوا جو بہت فائدہ کرتي ھے -
... وھی چیز ابّا جان کم نہیں ؟ آئیں یہ
معاملہ کیا ھے ؟

[یہ بات کچھ اس انداز سے کہي گئي جیسے کمرہ کي
حالت سے اُس نے تاڑ لیا ھو کہ کچھ جھگڑا ھو رھا ھے -
ھل کرایسٹ اپني جگہ یعني کھڑکي کے پاس سے جہاں
کھڑا ھے جنبش نہیں کرتا اور وھیں کھڑے کھڑے اِشارے
سے جواب دیتا ھے - جل اسي کے پاس کھڑي ھو جاتي
ھے - کبھي اپنے والد کي طرف گھور کے دیکھتي ھے
کبھي ھارن بلوئر کي طرف - اس کے بعد جیسے دونوں کے
درمیان میں کھڑي ھو کے باپ سے مخاطب ھوتي ھے -
چارلس اپنے باپ کے پاس کھڑا ھو جاتا ھے جو کینہ
سے اب تک جوں کا توں کھڑا ھے جہاں سے اُس نے

آخری تقریر کی تھی - کلو اور رولف پس و پیش کے
عالم میں آتشدان اور دروازہ کے درمیان کھڑے ہیں -]

ہارن بلوئر — چارلی کہو - بیٹے ، کیا ہوا ؟

چارلس — معاملہ طے نہیں ہو سکا ؟

ہارن بلوئر — نہیں ہو سکا ، کیا معنی ؟

چارلس — بس وہ کہ ہی رہی تھی کہ دو تین ہزار پانسو پر طے ؟ کہ اتنے میں ڈاکر پہنچ گیا -

ہارن بلوئر — یہ ڈاکر کہاں سے پھاند پڑا بیچ میں ! کُتا کہیں کا ! ابھی ابھی تو یہاں تھا - اچھا اب میں سمجھا -

چارلس — بس سرپٹ پہنچا اور بڑی بی کو علیحدہ لے جا کے کچھ بات چیت کی - اب کیا بات چیت ہوئی یہ مجھے معلوم نہ ہو سکا - لیکن پلٹنے کے وقت بالکل اُلّو کی شکل تھی اور الو سے بھی زیادہ ہوشیار معلوم

هوتا تها - بڑي بي نے پہلے تو فرمایا کہ
میں ذرا سوچ لوں پهر سوچنے سے یہ
معلوم هوا کہ اور باتوں پر بهي غور کرنا
هے -

هارن بلوٹر — تم نے کہا تها کہ دام چاهو اسي وقت
لے لو ؟

چارلس — جي هاں ! قریب قریب انهیں لفظوں
میں کہا تها -

هارن بلوٹر — پهر کیا کہا ؟

چارلس — کہا کہ زیادہ مناسب یہي معلوم هوتا
هے کہ نیلام کر دیا جائے تاکہ کسی کو شکایت
نہ هو اور یہي باتیں دریافت هوئیں - وہ
تو بالکل حرص کي تصویر هے -

هارن بلوٹر — نیلام ! خیر ، اگر ابهی تک بولي
ختم نہیں هوئي جب تو هم لے بهي
لینگے - یہ سب اسي مردود ڈاکر کي

کارستانی ہے - ہل کرایسٹ سے تو ہم سے
ٹھن گئی -

چارلس — میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا -

[وہ ہل کرایسٹ کی طرف مخاطب ہونے کو مڑتا ہے
کہ جل آگے بڑھ کے آ جاتی ہے -]

جل —

[چہرہ تمتمایا ہوا - انداز رعب دار بنا کے]

ہارن بلوئر صاحب، یہ کون سی شرافت
ہے ؟

[اس کے الفاظ سن کے روالف بھی آگے بڑھ جاتا ہے]

ہارن بلوئر — مس صاحب، آپ دونوں فریق کو
سن لیجئے جب کچھ کہئے - یہ یک طرفہ
فیصلہ ٹھیک نہیں -

جل — اس میں سننا کیا ہے ؟ جب آپ نے وعدہ
کر لیا تھا تو اب اس کے خلاف جیکمین
کو نکالنا بہت بیہودہ بات ہے - اس کا

اور مطلب هي کیا هو سکتا هے ؟

هارن بلوئر — مطلب کیا هو سکتا هے ، بڑے غضب
کي بات هے ! میں تو اس دهن میں هوں
کہ اس بستي کي حالت کچھ سنبھل
جائے اور یہاں ذرا ذرا سي باتوں پر
میرے انتظام کو ملیا میٹ کر دینے کی
فکر هو رهي هے !

جل — اب تک تو میں آپ کی طرف هوکے ابّا
جان سے لڑائي لڑتي تهي اب میں باز
آئي -

هارن بلوئر — توبہ ، توبہ ! آخر میري بات بهي
کوئي سنیگا -

جل — خیر ، اور حالات تو میں نہ جانتي هوں ، نہ
جاننا چاهتي هوں لیکن اتنا ضرور کهونگي
کہ غریبوں کو گهر سے خارج کرنا بڑي شرم
کي بات هے -

ہارن بلوئر — خدا کی پناہ ہے !

رولف — کیوں ابّا جان ، کیا یہ باتیں سچ ہیں ؟

چارلس — چپ رہو ، رولف ! تم بیچ میں کیوں دخل دیتے ہو ؟

ہارن بلوئر —

[رولف پر ٹوٹ پڑتا ہے]

اچھا ! یہ چھوکروں کی جماعت ہے - ذرا آپ چھوٹے منھہ بڑی بات کرنے کو رہنے دیجئے - بڑوں کو معاملہ طے کرنے دیجئے - آپ لوگ اس کو جانیں کیا جو بیچ میں کترنے لگے -

[ڈانٹ پڑنے سے رولف اپنے ہونٹھہ چباتا کھڑا رہ جاتا ہے بعد کو سر اُٹھاتا ہے -]

رولف — مجھے اس سے نفرت ہے کہ ایسے برتاؤ —

ھارن بلوئر —

[گویا زھر اُگل رھا ھے]

کیا ؟ اگر تجکو نفرت ھے تو نکل ھمارے گھر سے !

جل — یہ تو صاف کہنے کي سزا ھوئي ! ھارن بلوئر صاحب ، اس میں جامہ سے باھر ھونے کي کیا بات ھے ؟

ھارن بلوئر — مس صاحب ، آپ نے واجب بات کہي - آپ کي خاطر سے کہئے مکان میں رھنے دیا جائے لیکن آیندہ سے اس کو تمیز سے بات کرنا چاھئے - چلو چارلي چلیں -

جل —

[بہت نرمي سے]

ھارن بلوئر صاحب ، ذرا......

ھل کرایست —

[کھڑکي کے پاس سے]

جل !

جل — آخر اس سے حاصل ؟ تھوڑي سي تو زندگي
ھے اس میں ھنسنا کھیلنا چاھئے کہ یہ
دنیا بھر کے بکھیڑے مول لینا چاھئے !

رولف — آفریں ! آفریں !

ھارن بلوئر —

[جس کے انداز سے معلوم ھوتا ھے کہ کچھہ سوچنے
کے بعد اس کے ارادوں میں پستي آچلي ھے]

دیکھو ' ذرا خیال کرو ' میں اپنے گھر میں
شورش نہیں برداشت کر سکتا - تم کو سمجھنا
چاھئے کہ جس شخص نے اتني ترقي
کي ھے ' جس نے دنیا دیکھي ھے ' جس
نے جان توڑ کے محنت کي ھے ' اُسے
نیک بد سمجھنے کي بھي تمیز ھے -
اگر نہیں ھے تو ، خدا کے یہاں اس کا
انصاف ھوگا ' لیکن میں لونڈے لپاڑیوں سے
انصاف نہیں چاھتا —

ل — " خدا " واہ رے " خدا " !

ھارن بلوئر —

[جس کو اس سے سخت صدمہ پہنچا ھے]

ھت تیرے کافر شباب کي !

[رولف سے]

آپ بھي تو اسي مرض میں مبتلا ھیں '
کیوں نہ ھو !

ھل کرایست —

[جو قریب آگیا ھے]

جل ' خدا کے لئے تم اپني قینچي سي
زبان بند کرو -

جل — میں کیا کروں ؟

چارلس —

[ھارن بلوئر کے ھاتھوں میں ھاتھ دے کر]

چلئے ' دیکھا جائیگا - ھاتھ کنگن کو آرسي
کیا ؟ زبان سے کہنے سے کیا حاصل ؟
عمل سے ثابت کرینگے جو کچھ کہنا ھے -

ھارن بلوئر — اور نہیں کیا ؟

[ڈاکٹر اور بیگم ھل کرایسٹ کھڑکی سے داخل ھوئے]

بیگم ھل کرایسٹ — سب ٹھیک ھو گیا ! خدا نے
خیر کی -

[سب لوگ آنے والوں کو دیکھنے لگتے ھیں]

ھارن بلوئر — اچھا ، تو یہ کہئے آپ نے اپنا
کُتا للکار دیا ؟

[ڈاکٹر کی طرف اُنگلی کا اشارہ کرتا ھے]

بڑا تیز ھے ، واہ شاباش !

بیگم ھل کرایسٹ —

[کلو کی طرف اشارہ کرکے جو سخت پیچ و تاب کے عالم
میں کھڑی ھے]

آپ کی تعریف ؟

[کلو متعجب ھوکے پلٹ پڑتی ھے اور اس کا پاؤں کپڑوں
پر سے کھسک جاتا ھے -]

ھارن بلوئر — دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ھے ،
آپ خوب جانتی ھیں -

جل — امّی جان ، ان کو میں اپنے ساتھ لائی تھی -

[کلو کي جانب کھسک کے اس کے پاس کھڑي هو
جاتي هے]

بیگم هل کرایست — کیا ان کو پھر تم اپنے ساتھ لاؤگي ؟

هل کرایست — سنا جي، تم کو یاد رکھنا چاهئے کہ —

بیگم هل کرایست — کہ جہاں تک عورتوں کا تعلق هے اس گھر میں میرا فیصلہ قطعي هوگا –

جل — امّي جان !

[متحیر هوکر کلو کي طرف دیکھتي هے - کلو خود کچھہ کہنا چاهتي هے لیکن زبان ساتھہ نہیں دیتی اور ایک عجیب انداز سے ڈري ڈري سي کبھي بیگم هل کرایست کي طرف دیکھتي هے کبھي ڈاکو کي طرف –]

[کلو سے]

مجھے سخت رنج هے لیکن خیر دیکھا جائیگا - آؤ چلیں !

[بائیں جانب سے دونوں چلے جاتے هیں – رولف جلدي جلدي ان کے پیچھے آتا هے]

چارلس — آپ لوگوں نے ہمارے گھر کے لوگوں کي توهین کي - کیوں ؟ اس کا اور کیا مطلب هے ؟

[بیگم هل کرایسٹ صرف مسکرا کے رہ جاتي هے]

هل کرایست — میں معافي چاهتا هوں ! واقعي یه قابل افسوس هے ' اور مجھے سخت رنج هے - همارے تمہارے جھگڑوں میں عورتوں کو پڑنے کي ضرورت نہیں هے - اگر هماري تمہاری لڑائي بھي هو جب بھي شرافت کو هاتھ سے نه دینا چاهئے -

هارن بلوئر — باتیں بنانے سے کیا فائدہ ؟ اب هماري تمہاري نوچ کھسوٹ هي هوگي ' دستانے اُتار کے کھلے پنجوں اور ناخنوں سے نوچ کھسوٹ هوگي ایسي ویسي بھي نہیں ! اس کے بعد جس کو خدا دے وہ لے - میں تو کوئي کسر اُتھا نه رکھونگا - آگے خدا مالک هے - کیوں بے ڈاکر ! اپنے کو بہت هوشیار سمجھتا هے ؟ کُتا کہیں کا ! تو روک سکتا

ھے - سنتری خریدی ھو اور پھو خریدی ھو
جب تو سند! چارلی، آو چلو -

[فریب سے دونوں گزرتے ھیں اور جل دو بارہ کمرہ میں داخل ھو رھی ھے - دروازہ میں آمنا سامنا ھو جاتا ھے -]

ھل کرایست — کہو ڈاکر، کیا حال ھے ؟

ڈاکر — سر دیست تو ھوا موافق ھے - بڑی بی نے اب نیلام کی ٹھانی ھے - آگے ٹس سے مس نہیں ھوتی - کہتی ھے میں دونوں کو ھمسایہ دونوں کو عزیز جانتی ھوں، کسی سے بھی مروت نہیں توڑ سکتی - لیکن اگر سچ پوچھئے تو اس کی نظر روپیہ پر ھے - باقی خیر صلاح !

جل —

[آگے بڑھتے ھوے]

امّی جان ! اب ؟

بیگم هل کرایست — اب کیا ؟

جل — آپ نے اس خاتون کي توهين کیوں کي ؟

بیگم هل کرایست — میں نے صرف یہ کہا تھا کہ
هوا کھانے ساتھ چلي جانا - یہ کب کہا
تھا کہ یہاں لے کے چلي آنا ؟

جل — چاھے کسي رئیس کي بیٹي شریف زادي
ھي کیوں نہ ھو ؟

بیگم هل کرایست — بیٹي جل ! اب اس معاملہ
میں دخل نہ دو - ھمیں کو طے کرنے دو کہ
کس سے ھم سے میل رھے اور کس سے
بگاڑ رھے -

[ڈاکر کي طرف دیکھتي ھے]

بیگم هل کرایست — بوکھلا گئي یا بالکل بدحواس
ھو گئي !

جل — امّي جان ، آپ تو پہیلیاں بُجھاتی ھیں -

اگر آپ کوئي خاص بات جانتي هیں تو
کہتي کیوں نہیں ؟

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ! کیا اب کہ هي دوں ؟

هل کرایست — ڈاکٹر صاحب ، ذرا آپ معاف کیجئیگا !

[ڈاکٹر سر تعظیم خم کر کے کھڑکي سے باهر نکل جاتا هے]

جل ، تم کو بڑوں کے سر نہ چڑھنا چاهئے - یہ بات چیت تمہارے منھہ سے اچھي نہیں معلوم هوتي -

جل — ابّا جان ، میں اس کي قایل نہیں - میرا تو همیشہ کے لئے سر نیچا هو گیا - یہ بھي کوئي بات هے کہ کسي بیچارے نے زبان نہیں کھولي اور آپ توهین پر توهین کئے چلے جا رهے هیں - اگر هارن بلوئر کو

آپ شہدہ کہتے ہیں تو اس برتاؤ کو آپ کیا کہتے ہیں ؟

بیگم ہل کرایست — چھوکری ' کچھ سمجھتي بوجھتي بھي ہے یا قینچي سي زبان ہي چلتي ہے ؟

ہل کرایست — آخر ماجرا کیا ہے ؟ ہارن بلوئر صاحب کي بہو کا کیا قصہ ہے ؟

بیگم ہل کرایست — میں اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتي وہ کچھ ہی قصہ کیوں نہ ہو !

[جل کي جانب سخت نگاہ سے دیکھتي ہے اور کھڑکي سے باہر چلي جاتي ہے -]

ہل کرایست — جل ' تم نے اپني والدہ کو بہت پریشان کیا ہے !

جل — جي نہیں ! ڈاکر نے کچھ ماں سے لگائي بجھائي کی ہے - اسي نے کوئي قصہ گھڑا ہے - میں تو جب ہي سمجھ گئي تھي

جب چپکے چپکے کانا پھوسی ہو رہی
تھی - میں تو اس ڈاکر کو دیکھے خار
کھاتی ہوں! لفنگا ہے لفنگا اچھا خاصہ!

ھل کرایست — اب تمھاری طرح ساری دنیا تہذیب
کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نہیں ہو سکتی -
بڑے کام کا آدمی ہے ڈاکر - جل کو
اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہئے -

جل —

[اپنے بندھے ہوئے بالوں کو جنبش دے کے]
ابا جان، یہ بات نہیں ہے - ایک ذرا سا
بھی آدمی اگر ان کے چکمہ میں آ جائے تو
نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچا دیں - امی
جان تو جب اپنی بات پر آ جاتی ہیں
تو بالکل زہر کی پڑیا ہو جاتی ہیں -
جانا کہ ھارن بلوئر لچّا ہے، شہدہ ہے،
سب کچھ ہے، لیکن اس کا مطلب یہ
تو نہ ہوا کہ ہم سب بھی اسی کے ساتھ
ساتھ لچے بن جائیں -

ھل کرایست — تو گویا ھم لوگ بھي شھدپن کرنے کي صلاحیت رکھتے ھیں ! چلو یہ سند خوب ملي !

جل — نہیں ابّا جان ، یہ بات نہیں - میں نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ آپ جو چاھے آپ برتاؤ ھارن بلوٹر کے ساتھہ کیجئے ، امّي جان اس کو اچھا ھي کہے جائینگي - ان کا خود اور ڈاکر کا تو کہنا ھي کیا ھے !

ھل کرایست — اخّاہ ، آج تو تم نے سنجیدگي اور متانت کي حد کر دي !

جل — نہیں ، حقیقت یہ —

[اس کي آواز گلو گیر ھو جاتي ھے]

اب تو ذرا میرے ھنسنے کھیلنے کے دن آئے تو یہ دنیا بھر کي آفتیں آ گئیں - امّي جان کے غصے کي اگر یہي حالت رھي تو زندگي زھر ھو جائیگي - اوروں کے ساتھہ پڑکے ابّا جان آپ کو یہ طریقے نہ سیکھنے

چاھئے - آپ کا درد اب کیسا ھے ؟

ھل کرایست -- اچھا ھے - اب تو بہت افاقہ ھے -

جل — دیکھا ! اس سے تو معلوم ھوتا ھے کہ آپ
کے لئے چاھے دلچسپي کا سامان ھو لیکن
ھماري خدا ھي خیر کرے !

ھل کرایست — معلوم ھوتا ھے تم سے اور اس کا کیا
نام ھے -- رولف سے -- کچھ ساز باز ھو
چلا - کیوں ؟

جل -- نہیں ، مگر اب اس سے کیا ؟ وہ گھروندا
بن کے بگڑ گیا !

[اپنے ھونٹھ دانت کے نیچے دباتي ھے -]

ھل کرایست -- مجھے تو اس کا ذرا بھي افسوس
نہیں -

جل — میں کچھ شباب اور عاشقي کے خواب نہیں
دیکھنا چاھتي لیکن بہرحال راہ و رسم
میں کوئي ھرج ھي نہیں سمجھتی - میں
تو چاھتي ھوں کہ دل خوش رکھوں ،

هر چیز سے لطف اُٹھاؤں - لیکن جب هر آدمی منافرت کا وظیفه پڑھتا ھے تو دل خوش رکھنا معلوم ! آپ تو انھیں باتوں میں آلودہ رھنا چاھتے ھیں ' رھی میں سو میں کیا ! میری قسمت میں بھی یھی پریشانی لکھی ھے - ھماری قسمت پھوٹی ھے ! دن رات ' صبح شام ' سوائے نفرت کے اور کوئی خیال ھی کسی کے ذھن میں نہیں آتا !

هل کرایست — تم کو اپنے گھر سے تو محبت ھے نہیں !

جل — محبت ؟ میں تو اپنے گھر پر جان دیتی ھوں -

هل کرایست — یه بات ھے تو خوب یاد رکھنا کہ جب تک اس موذی کو روکا نه جائیگا اس گھر میں رھنا محال ھو جائیگا - چمنی ' دھواں هر طرف یہی سامان دکھائی دیگا - درخت سب پٹرا ھو جائینگے ' خدا کی پناہ ! ذرا خیال کرو وھاں !

[اشارہ کرتا ھے]

ذرا سوچو تو !

[اس طرح اشارہ کرتا ھے گویا جیسے اس کو صاف دکھائي دے رھا ھے کہ چمنیاں بلند ھو رھي ھیں اور دھواں نکل رھا ھے -]

میں یہیں پیدا ھوا ' میرے باپ یہیں پیدا ھوئے ' سب ان درختوں اور مرغزاروں کو دیکھہ کے جیتے تھے - اور اب یہ جنگلی جانے کہاں سے "ترقي" کا خبط لے کے آگئے ھیں ! انھیں سنتري کے سبزہزاروں میں میں نے گھوڑے کي سواری سیکھي ' دنیا بھر میں ایسے سبزہزار ڈھونڈھے سے نہیں مل سکتے ' ایک ایک درخت پر میں چڑھا ھوں - ھاے کس منحوس ساعت میرے باپ نے اس کو بیچا ! لیکن اِس دن کي ان کو کیا خبر تھي ! کیا کہیں ! مصیبت بھي ایسے وقت میں آئي جب روپیہ پیسہ کا توڑا ھے -

جل —

[اس کے بازو سے چمٹ کے]

ابّا جان !

ھل کرایست — ھاں کیا ھے ؟ لیکن جتنی محبت ھم کو اس مکان سے ھے تم کو نہیں ھے — کبھی کبھی تو میں خیال کرتا ھوں کہ تم چھوکرے چھوکریاں دنیا میں کسی چیز سے محبت نہیں کرتے -

جل — ابّا جان ! میں تو محبت کرتی ھوں، ضرور محبت کرتی ھوں -

ھل کرایسٹ — تم تو دیکھ ھی رھی ھو، اب اس زندگی میں ایسی عمدہ جگہ ایسا پر فضا منظر نصیب نہیں ھو سکتا، چاھے جو ھو - لیکن بغیر اچھی طرح لڑائی لڑے تو میں اس مکان کو برباد ھونے نہ دونگا -

[اس بات کا احساس کرتے ھوئے کہ اس کے خلاف خیالات کا اظہار ھوگیا اُٹھ کے کھڑا ھو جاتا ھے اور کھڑکی تک ٹہلتا ھوا چلا جاتا ھے، داھنی جانب مڑ جاتا ھے — جل کھڑکی تک پیچھے پیچھے چلی جاتی ھے اس کے بعد انگڑائی لے کے دونوں ھاتھ بلند کرتی ھے -]

جل — اوهو ! اوهو !!

[پشت پر سے آواز آتی هے "جل !" — مڑ کے دیکھتی هے اور حیرت زدہ هو کے پیچھے پلٹ جاتی هے اور کھڑکی کے داهنی بازو کا سہارا لے کے کھڑی هو جاتی هے ' بائیں طرف سے رولف آتا هے -]

کون هے ؟

رولف —

[کھڑکی کے پاس بازو کا سہارا لئے هوئے کھڑا هے ']

دشمن ! کلو کے بٹوا کو تلاش کرتے آیا هوں -

جل — چلے جاؤ ' دشمن ! خیریت نہیں هے -

[رولف کھڑکی سے نکل آتا هے اور کلو کا بٹوا جہاں گرگیا تھا رهاں سے اُٹھا لیتا هے پھر پلٹ کے اسی کھڑکی کے بائیں جانب سہارا لے کے کھڑا هو جاتا هے -]

رولف — معاملہ کچھ سلجھتا نظر نہیں آتا ! کیوں ؟

جل — هے تو ایسا هی -

رولف — بزرگوں کے گناہ اور پڑیں همارے سر ' بھگتیں هم لوگ !

جل — تین چار پشت تک چھاؤں پڑتی ہے - آخر
ابّا جان نے کون سا گناہ کیا ؟

رولف — ایک طرح سے کوئی گناہ نہیں کیا !
البتہ یہ سمجھ میں نہیں آتا ، اور میں
نے تم سے اکثر کہا بھی ہے کہ آخر
تم لوگ ہم کو باہری ، غیر کیوں سمجھتے
ہو ؟ مجھے تو یہ بات کچھ اچھی نہیں
لگتی -

جل — لیکن اس میں آپ لوگوں کو یا کم سے کم
آپ کے والد صاحب کو تو برا ماننا نہیں
چاہئے -

رولف — انسان تو دونوں ہیں - آپ کے والد
صاحب بھی اور میرے والد صاحب بھی -
وہ بھی تو ہم لوگوں سے وابستہ ہیں -
یہ جتنی ترقی ہو رہی ہے آخر کس کے
لئے ہو رہی ہے ؟ ہمارے لئے تو - بھلا
جیسا برتاؤ تمہاری ماں نے کلو کے ساتھ

کیا ہے ویسا کوئی تمہارے ساتھ کرے تو کیا ہو؟ اور تمہاری ماں نے ایسے طریقے برت کے اور لوگوں کے بھی سر پھرا دئے ہیں - کوئی شخص بھی تو بیچاری کلو سے ملاقات کرنے نہیں آتا - اور کیوں نہ ہو! میں تو سمجھتا ہوں یہ حد درجہ ذلیل بات ہے کہ کسی کو محض اس لئے متروک کر دیا جائے کہ وہ باہری ہیں یا نو وارد ہیں ، اُن کی حیثیت کا اندازہ اُن پر نہ چھوڑا جائے بلکہ اُن کی حیثیت آپ خود اپنے طریقوں سے بنائیں بگاڑیں -

جل —— یہ اس لئے نہیں کہ آپ لوگ نووارد ہیں - اگر آپ کے والد صاحب شرافت کا برتاؤ اور لوگوں کے ساتھ کرتے تو اور لوگ بھی اُن کو شریف سمجھتے -

رولف —— یہ کہئے - مجھے تو یقین نہیں آتا - میرے والد کی قابلیت میں کس کو شک ہو سکتا ہے ؟ اُن کا خیال ہے کہ اس مقام پر

اُن کا دباؤ لوگوں کو ماننا چاھئے، بجائے
اس کے ھر شخص خود ان کو دبانے کی
فکر میں ھے - ھاں، ھر شخص اسی دُھن
میں لگا ھوا ھے - وہ بھی جھلّا جاتے ھیں
اور سونچتے ھیں کہ جس طرح ھو اپنی
بات کی پچ کی جائے - جل، تم کو تو
انصاف ھاتھ سے نہیں دینا چاھئے - تم
کو تو حق بجانب رھنا چاھئے -

جل --- میں بالکل حق بجانب ھوں -

رولف --- تم ھی حق بجانب ھوتیں تو پھر کیا
تھا ! ذرا خیال کرو کلو، --- بچاری کلو --- اور
چارلی غریب نے کیا قصور کیا ھے ؟ اس
معصوم کی تو جان پر بن گئی ھے - جب تک
چارلی کی شادی نہیں ھوئی تھی جب
تک کا کوئی مضایقہ نہ تھا - والد صاحب
بھی یہ امید نہ رکھتے تھے کہ لوگ ملنے
جائینگے، لیکن چارلی کی شادی کے بعد
بھی لوگوں کی کنارہ کشی ستم ھے -

جل — میں تو جانتی ہوں کہ یہی لطف کی بات ہے -

رولف — کیوں نہ سمجھو! ہو تو آخر اسی دانہ پانی کی پلی ہوئی - تم کو تو میں ان خیالات سے بالاتر سمجھتا تھا -

جل — اور جو کوئی تمہارا گھر مٹی میں ملانے پر آمادہ ہو جائے تو راضی ہو جاؤگے ؟

رولف — میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا - جیسے ہر چیز دنیا میں بدلتی رہتی ہے گھر کی بھی ہیئت تبدیل ہوتی رہتی ہے - گھر کیا کچھ، دنیا کے قاعدوں سے مستثنیٰ ہے ؟

جل — بہتر ہے ! تو تم آکے ہمارا گھر چھین لو -

رولف — ہم لوگوں کی یہ خواہش ہرگز نہیں ہے کہ تمہارے گھر پر قبضہ کر لیں -

جل — اور یہ جیکمین کے گھر کیوں لئے لیتے ہو ؟ ......

رولف — تو یہ صاف کیوں نہ کہ دو کہ اپنی کہوگی
کسی دوسرے کی نہ سنوگی !

[جانے کے لئے گھوم پڑتا ھے -]

جل — دشمن !

[جب رولف جانے کے قریب ہوتا ھے -]

رولف —

[جاتے ہوئے مڑ کر]

ھاں ، دشمن !

جل — اچھا ، تو آؤ لڑائی کے پہلے ایک دفعہ ھاتھ
تو ملالیں -

[کھڑکی کی بازو سے ھٹ کر دونوں ایک دوسرے کا
ھاتھ بڑے زور سے پکڑ کے دباتے ھیں -]

پردہ گرتا ھے -

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

ایک بڑے ہوٹل میں جہاں چیزوں کی خرید فروخت ہوتی ہے بلیرڈ کھیلنے کا کمرہ — مقام دیکھنے میں نہایت عمدہ گو بہت چوڑا نہیں — یہاں نیلام کنندہ اپنا کام کرتا ہے — بائیں کو ایک پتلی سی میز اور حاضرین کے رخ کو دو کرسیاں — یہاں نیلام کنندہ بیٹھ کے یا کھڑے ہو کے حاضرین کو مخاطب کریگا — میز کے گرد ہرے رنگ کے کاغذ کے اشتہارات بکثرت لٹک رہے ہیں - مجمع میں عام لوگ بھی ہیں اور خریدار بھی — بائیں کو برابر ہی میز کے قریب ایک دروازہ ہے — پیچھے کی دیوار کے برابر میز کے پشت پر دو اونچی اونچی تپائیاں پڑی ہوئی ہیں جیسی بلیرڈ کھیلنے کے کمروں میں اکثر دیکھی جاتی ہیں — تپائیوں تک پہنچنے کے لئے دو دو زینے ہیں — دیوار کے بیچوں بیچ میں دروازہ ہے جس میں شاہ بلوط کے تختے جڑے ہیں — روشندان سے

ستمبر کے مہینے کي دلخوشکن دھوپ آ رھي ھے — جس وقت پردہ اُٹھتا ھے اسٹیج بالکل خالي ھے – پردہ اُٹھتے ھي ڈاکر اور بیگم ھل کرایست پشت کے دروازہ سے داخل ھوتے ھیں -

ڈاکر — ذرا ان سے ھٹ کے بیٹھنا چاھئے - بیگم صاحب! ھارن بلوئر اور چارلي کو ذرا دیکھئے -

[حاضرین کے جانب اشارہ کرتا ھے]

بیگم ھل کرایست — تین بجے سے نیلام شروع ھوگا - کیوں ؟

ڈاکر — ٹھیک تین بجے تو خیر کیا شروع کر سکیں گے ؟ یہ لوگ ایسے وقت کے پابند نہیں ھوتے اور صرف "سنڈري" ھي کا تو نیلام ھونا ھے - چھوٹي بیگم صاحبہ کیسا اس لڑکے کے ساتھ تشریف رکھتي ھیں -

[بیگم چارلس ھارن بلوئر کي طرف اشارہ کرتا ھے –]

وہ دیکھئے دروازہ پر - میں اس لونڈے کو

خوب پہچانتا هوں - میں نے آپ سے سب
حال کہ دیا هے -

بیگم هل کرایست — ڈاکر ' خوب سمجھ بوجھ لینا -
اگر کوئی غلطی یا غلط فہمی هو گئی تو
غضب هو جائیگا -

ڈاکر —

[سر هلا کر]

بجا فرماتي هیں ' بیگم صاحب ! اس
میں کیا شک هے ؟ آپ نے غور کیا
هوگا کہ نیلام دیکھنے کے لئے خدائي بھر کے
بیفکرے جمع هو جاتے هیں - جو لوگ بہت
مصروف سمجھے جاتے هیں وہ بھي نیلام
دیکھنے کے لئے نہ جانے کیسے وقت نکال
لیتے هیں - آپ چاهے جب دیکھ لیجئے -
ڈیوک کے مختار عام بھي آ دھمکے هیں -
یہ تو نہ اپني ٹانگ لڑائینگے خوامخواہ
کو -

بیگم هل کرایست — صاحب کہاں رہ گئے ؟

ڈاکر — وہ کیا صحن میں هیں - مس صاحب بھي

ساتھ ساتھ ہیں۔ یہیں آ رہے ہیں۔ اگر مجھ
سے ملاقات ہو گئی جب تو کچھ بات ہی
نہیں ورنہ ان سے کہ دیجئیگا کے جیسے
آخری بولی ہو چکے تو اگر مجھے آگے بڑھنے
کی اجازت ہو تو رومال ناک میں لگا لیں
بس میں آگے بڑھونگا اور جب دوبارہ رومال
ناک میں لگائینگی تو میں سمجھونگا کہ
بس ختم کر دینا چاہئے۔ مجھے تو امید
ہے کہ اس کی نوبت ہی نہ آئیگی۔ ایسا
کیا ہارن بلوئر اپنا روپیہ پھینک دیگا۔

بیگم ہل کرایست — کہاں تک حد مقرر ہوئی ہے؟

ڈاکر — چھ ہزار تک۔

بیگم ہل کرایست — مار ڈالا! خیر، خدا حافظ ہے
ڈاکر، خدا کے نام پر شروع کر دو۔

ڈاکر — خدا مالک ہے، بیگم صاحب۔ میں کلو
بی‌بی والے معاملہ کو بھی سمجھ لونگا،
کچھ گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ جائینگی

کہاں سمجھ سے نکل کے -

[منک کے اشارہ کرتا ھے اپنی ناک پر انگلی رکھتا ھے
اور دروازہ تک چلا جاتا ھے -]

[بیگم ھل کرایست دونوں زینوں پر چڑھ کر دروازہ کے
داھنی جانب بیٹھ جاتی ھے اور ایک پرانی عینک لگا
لیتی ھے - اس کے پیچھے دروازہ سے رولف اور کلو داخل
ھوتے ھیں - بیگم ھل کرایست اس کو چلے جانے کا اشارہ
کرتی ھے اور دروازہ بند کر لیتی ھے -]

کلو —

[زینوں کے قریب روشنی میں - بہت معمولی انداز
سے]

بیگم ھل کرایست صاحبہ!

بیگم ھل کرایست —

[جیسے کوئی تعجب نہیں ھوا]

کیا ارشاد ھوتا ھے ؟

کلو —

[دو بارہ]

بیگم صاحبہ!

بیگم ھل کرایست — کیا فرماتي ھیں ؟

کلو — میں نے تو حتي‌الامکان کبھي آپ کي شان میں کوئي گستاخی نہیں کي -

بیگم ھل کرایست — کیا میں نے کبھي کہا ھے کہ آپ نے کوئي گستاخی کی -

کلو — لیکن آپ کا برتاؤ تو ایسا ھے جیسے میں نے آپ کا کچھہ نقصان ھي کر ڈالا ھے -

بیگم ھل کرایست — میں نے تو اپني جان میں ایسا کوئي برتاؤ نہیں کیا - اور سچ پوچھئے تو مجھہ سے آپ سے واسطہ ھي کیا ھے - آپ اپنے گھر خوش - ھم اپنے گھر خوش -

کلو — آپ کے مکان کے خراب ھونے میں میرا کوئي قصور نہیں ھے - بھلا مجھے کیا دخل ھے -

بیگم ھل کرایست — آپ کو دخل نہیں ھے تو آپ روک تو سکتي ھیں - وہ کیا آپ کے میاں صاحب اور آپ کے خسر صاحب تشریف رکھتے ھیں -

کلو — میں نے تو بڑی کوشش کي -

بیگم ھل کرایست —

[کلو کي طرف دیکھتے ھوئے]

اچھا ، میں جانتي ھوں ایسے لوگ عورتوں کي باتوں کو خاطر میں نہیں لاتے -

کلو —

[کسي قدر تیز مزاجي سے]

مجھے اپنے خاوند سے محبت ھے - مجھے ....

بیگم ھل کرایست —

[گھور کے اس کي طرف دیکھتے ھوئے]

آخر یہ آپ مجھ سے مخاطب کیوں ھوئیں ؟

کلو —

[درد ناک غمزدہ انداز سے]

اس لئے کہ مجھے خیال ھوا کہ آپ مجھے کم سے کم انسان تو ضرور ھي سمجھینگي -

بیگم هل کرایست — تو معاف کیجئیگا - اس وقت مجھے نه پریشان کیجئے تو بہت بہتر هے -

کلو —

[غمناک انداز سے بات مانتے ہوئے]

بہتر هے ' میں دور جاکے اُدھر بیٹھونگي -

[بائیں جانب جاکے زینوں پر سے ہوتے ہوئے بیٹھ جاتي هے -

[رولف دروازہ سے دیکھتا هے اور کلو کو وهاں بیٹھے دیکھ کر خود بھي وهیں آ کے بیٹھ جاتا هے - بیگم هل کرایسٹ پھر ذرا داهنے کو هٹ کے مطمئن بیٹھ جاتي هے -]

رولف —

[ایک بار بیگم هل کرایسٹ کي طرف دیکھ کے کلو کے شانے پر جھکتے ہوئے]

اب تو طبیعت اچھي هے بالکل ؟

کلو --- بڑی شدت کی گرمی ہے !

[نیلام کے اشتہار سے پنکھا جھلتی ہے]

رولف --- ڈاکر بھی آتے ہیں - مجھے اس شخص سے
نہ جانے کیوں چڑ ہے -

کلو --- ڈاکر کہاں ہیں ؟

رولف --- وہ کیا بیٹھا ہے - وہ دیکھو - دیکھا ؟

[کمرہ کی داھنی طرف اشارہ کرتا ہے]

کلو ---

[اپنی جگہ پر سمت کے دیکھتی ہے]
اچھا ، وہ ہے -

رولف ---

[غیر متوجہ انداز سے]
وہ اس کے پاس دوسرا کون ہے جو ادھر
ہی ٹکٹکی لگائے ہے -

کلو --- معلوم نہیں کون ہے ؟

[اشتہار نیلام ذرا بلند کر کے پنکھا جھلتی ہے اور اپنا
منھہ بالکل آڑ میں کر لیتی ہے -]

رولف —

[کلو کی طرف دیکھ کے]

کیوں کیسی طبیعت ھے ؟ پانی منگواؤں
تھوڑا سا ؟

[کلو کے اشارہ پر اُٹھ کھڑا ھوتا ھے]

[جب دروازہ پر پہنچتا ھے تو ھل کرایست اور
جل داخل ھو رھے ھیں - ھل کرایست اپنے خیالات
میں محو پاس سے گزر کے اپنی بیوی کے پاس بیٹھ
جاتا ھے -]

جل — خوب رولف ، خوب ھم لوگوں کو نکلوانے کے
لئے آئے ھیں ! کیوں ؟

رولف —

[زور دے کے]

جی نہیں ، میں کلو کے علاج کے لئے پریشان
ھوں - ان کی طبیعت اچھی نہیں ھے -

جل —

[کلو کی طرف کنکھیوں سے دیکھ کے]

یا خدا ! اُن کو تو یہاں آنا ھی نہ تھا -

[رولف کوئي جواب نہیں دیتا اور باهر چلا جاتا هے -]

[جل پہلے کلو کي طرف دیکھتي هے پھر اپنے والدین کي جانب نگاہ کرتي هے جو دهیمي آواز میں کچھہ بات چیت کر رهے هیں، اور اپنے والد کے بغل میں بیٹھہ جاتی هے جو کسي قدر ایک طرف کو هٹ کے لڑکي کے لئے جگہ خالی کر دیتا هے -]

بیگم هل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

کیوں ڈاکر تم کو دیکھہ رها هے ؟

[هل کرایست اشارہ سے هاں کرتا هے]

وقت کیا هے ؟

هل کرایست — تین بجنے میں ۳ منٹ باقي هیں -

جل — کیوں ابّا ! پاؤں تو آج رہ رہ گئے - توبہ ! توبہ !

هل کرایست — اُف !

جل — امّی جان! آپ کا کیا حال ہے؟

بیگم ہل کرایست — مجھے تو کچھ نہیں معلوم ہوتا -

جل — ھارن بلوئر کی برتنوں سے بھری ہوئی گاڑی راستہ ھی میں ملی تھی - یہ تو شگون ہوا!

بیگم ہل کرایست — کچھ پگلی تو نہیں ہو گئی - نادان کہیں کی!

جل — اچھا ان کو سلیٹ چرخہ کو دیکھئے! ابّا جان، میرا ھاتھ پکڑ لیجئے -

بیگم ہل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

آپ کے پاس رومال ہے کہ نہیں؟ رومال ضرور ھاتھ میں رکھئیگا -

ہل کرایست — میں چھ ہزار سے آگے نہیں بڑھ سکتا - جانتی تو ہو کہ جو پیسہ بھی آئیگا

قرض هي سے آئیگا - اور زیادہ آئیگا کہاں سے ؟ جایداد میں گنجایش بھي تو نہیں -

[اپنے کوٹ کے اندر جیب میں هاتھ ڈالتا هے اور رومال کا ایک سرا باهر نکال لیتا هے]

چِل — اخّاہ ! مس منٹز بھي آ گئیں - ابھي ابھي تو آئي هیں - کیسي بڈھي مکڑي هے کہ واہ ! واہ !! واہ !!!

بیگم هل کرایست — آئي هیں اپني طبیعت خوش کرنے - میں کہتي هوں جتني رقم یکمشت دي جاتي هے وہ نہیں لیتي هے ' کہتي هے میں بے لوث هوں - بے لوث نہیں خاک هے !

هل کرایست — تو اس میں کیا ! جتنا زیادہ مل سکے لینا چاهتي هے ' اس میں اس کا کوئي قصور نہیں هے - یہ انسان کي فطرت هے - بات چیت هونے سے پہلے میں بھي اسي طرح سونچتا تھا - یہ ڈاکر کے اُدھر کون بیٹھا هے ؟

جل —– کیا ؟ کہاں ؟ کیسا پوڈن ہے !

بیگم ھل‌کرایست —

[آپ ہي آپ]

ہے تو - کیا کہتا ہے ؟

[ایک نظر کلو پر ڈالتي ہے - کلو اپنی جگہ پر مغموم بے حس و حرکت بیٹھی ہے اور آہستہ آہستہ اشتہار نیلام سے اپنے منہ پر ہوا دے رہي ہے -]

[اپنے خاوند سے]

ذرا جائیے ' یہ خوشبو کی شیشي کلو کو دے دیجئے -

ھل کرایست —

[شیشی ہاتھ سے لے کر]

شکر خدا کا ! دل میں درد تو آیا -

بیگم ھل کرایست —– میرے دل میں ' میں تو ......

جل —

[تیز نگاہ سے اپني ماں کي طرف دیکھ کے اور خوشبو کي شیشی ہاتھ سے چھین کے]

میں دے دونگی -

[شیشي لئے کلو کے پاس تک جاتی ھے]

اک ذرا سا مزاج مفرح کر لیجئے - آپ کے
جسم کا تو جیسے خون ھي اُڑ گیا -

کلو ---

[تعجب سے]

جي نہیں ' میري طبیعت اچھي ھے -
آپ نے بڑي عنایت کي -

جل --- جي نہیں ' نہیں کیا معني ؟ آپ کو
خوشبو لیني ھوگي -

[کلو لے لیتی ھے]

ذرا یہ اشتہار میں دیکھ سکتي ھوں ؟
آپ کا کچھ ھرج تو نہ ھوگا ؟

[اشتہار لے کے خوب غور سے دیکھ رھي ھے -
کلو نے اپنا منھ اپنے ھاتھوں سے چھپا لیا اور خوشبو کي
شیشي بالکل منھ کے سامنے کر لي ھے -]

بڑي گرمي ھے ' کیوں ؟ میرے خیال

میں یہ شیشی آپ اپنے پاس رکھنے دیجئے -

کلو —

[اپنی سیاہ آنکھوں سے بیچینی سے اِدھر اُدھر تاکتے ہوئے]

رولف پانی لینے گئے ہیں -

جل — آپ واپس کیوں نہیں جاتیں ؟ آپ کا ارادہ تو آنے کا بھی نہ تھا ، یہ بات کیا ہوئی ؟

[کلو سر ہلاتی ہے]

خیر ، یہ لیجئے پانی بھی آپ کی خاطر سے آ گیا !

[اشتہار کلو کو دے دیتی ہے اور راہ میں رولف کے پاس سے ،ر اُٹھائے ہوئے گزرتی ہے -

[بیگم ہل کرایسٹ جو کلو ، جل ، ڈاکر اور اس کے دوست کو برابر دیکھ رہی ہے ، ہاتھ کے اِشارے سے کچھ پوچھتی ہے لیکن نا موافق جواب ملتا ہے -]

جِل — ابّا جان ! کیا وقت ہے ؟

ہل کرایست —

[گھڑي دیکھ کے]

۳ منٹ آگے ہیں ۳ بج کے !

جل — غضب خدا کا ! آ ے ہے !

ہل کرایست — جِل !

جل — بڑي غلطي ہوئي' میرے منھ سے کیا نکل گیا ؟
توبہ ! اے لو وہ آ گیا - وہي ہے نہ ؟ خدا
سمجھے !

بیگم ہل کرایست — اُش ش ! .... خاموش !

[نیلام کنندہ بائیں جانب سے آتا ہے اور سیدھا میز پر جاتا ہے – آپ کي لمبائي چوڑائي برابر ہے – پستہ قد' چہرہ سرخ سپید – صورت سے بہت معمولي آدمي معلوم ہوتا ہے - بال چھوٹے چھوٹے ترشے ہوئے گویا سر پر ٹوپي رکھي ہے اور مونچھیں بھورے رنگ کي کتري ہوئي' بڑي بڑي گھني بھویں – نگاہ تیز – آپ دیکھ نہ پائیں اور وہ آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھ لے – اپني غرض

سے بے سبب مسکراتا ھے جیسے مسکراتے کو دل سے کوئي تعلق ھي نہیں ھے – جب بولی میں کبھي ھوتي ھے تو گویا اس کے دل پر چوٹ لگتي ھے جس سے معلوم ھوتا ھے کہ انسانیت سے بالکل عاری نہیں ھے – ھر ایک سے اشارہ بازي کرتا ھے – پیلا بھورے رنگ کا کوٹ پہنے ھوئے – ویسٹکوٹ بھی ھے جس کا کوئي بٹن بند نہیں ھے – گرا ھوا کالر اور سیاہ و سفید رنگ کي ٹائي خاص قطع سے باندھے ھوئے ' ادھر وہ اپنے کاغذات یکجا کر رھا ھے اُدھر ھل کرایست کا خاندان خوب جم کے بیٹھ گیا ھے – کلو نے پاني پیا اور پھر تکیہ کے سہارے بیٹھ گئي – شیشي اپني ناک کے پاس لگائے ھوئے – رولف کسي قدر آگے بڑھ کے بیٹھا ھے اور برابر جل پر نظر جمائے ھوئے ھے – ایک مختار بھي نیلام کنندہ کے پاس ھي میز پر ڈٹ گیا ھے –

نیلام کنندہ —

[میز پر کھٹ کھٹ کرکے]

آپ حضرات معاف فرمائیں - اگر میں جناب کي پوري طور پر خدمت سے معذور رھوں - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا ھے کہ آج صرف ایک ھي جایداد نیلام

ھوگي - نمبر ۱ مندرجہ اشتہار نیلام
یعني سنڈري ڈیپ واٹر - نمبر ۲ کا نیلام
بالفعل ملتوي کر دیا گیا ھے - نمبر ۳ یعني
بڈ کاٹ کا نیلام آئندہ ھفتہ میں ھوگا -
اس کا کیا پوچھنا ھے ' کیا کہنا ھے ! تمام
کانوے کي پیرش میں اس سے بہتر مکان
یا کاشت مشکل سے ھوگي - اُس وقت
بڑي خوشي سے وہ جایداد آپ لوگوں کي
خدمت میں پیش کي جائیگي -

[ایک مرتبہ پھر اشتہار نیلام کو بغور دیکھتا ھے گویا
حاضرین کو پچھلي تقریر سمجھنے کا پورا موقع دیتا
ھے -]

تو جناب والا ' جیسا میں نے ابھي التماس
کیا ھے آج صرف ایک ھي جایداد نیلام
ھوگي - نمبر ۱ مالکانہ حقوق - کیا کہنا
ھے ! بے لگائے باغ لگے ھوئے ھیں ! ساري
زمین منجانب خدا ھي چمن بني

هوئي هے ! زمین هے ' کاشت کیجئے تو سونا اُگل دے - اور مکان بنانے کے لئے تو اِس سے بہتر زمین خیال میں بھي نہیں آسکتي - سنٹرل ڈیپ واٹر لاجواب جایداد هے ! تو جناب ' جیسي نمبر ۱ جایداد هے ویسا هي نمبر ۱ مجمع بھي هے - واہ ! واہ !! واہ !!!

[اپني خاص طرز سے مسکراتا هے]

تینوں جایدادوں کا دام ایک هي جایداد میں آ جائیں جب تو بات هے ! آپ حضرات معاف فرمائیں میں خود شرایط نیلام آپ صاحبان کي خدمت میں پیش کر دوں - مسٹر بلنکارڈ آپ کو سنائینگے - آپ کو زیادہ زحمت نہ دي جائیگي - بہت هي مختصر شرایط هیں -

[خود بیٹھ جاتا هے اور دو مرتبہ میز کو کھٹکھٹاتا هے -]

[مختار عام کھڑے هوکے شرایط نیلام پڑھ کے سناتا

ہے – آواز وہ کہ کوئي نہ سن سکے - جیسے ھي شوایط نیلام پڑھنا شروع کرتا ہے چارلس ھارن بلوئر پشت کے دروازہ سے داخل ہوتا ہے – ایک ذرا ٹھہر کے اِدھر اُدھر اور خاص طور سے ھل کرایست خاندان کو دیکھتا ہے اور مونچھوں پر تاؤ دیتا ھوا اپني بیوي کے پاس ھي جا کے بیٹھ جاتا ہے –]

چارلس — کلو ، کیا مزاج کچھ ناساز ہے ؟

[اتنا سنتے ھي کلو یکبارگي چونک پڑتي ہے اور تمام حاضرین اس کا چہرہ بآساني دیکھ لیتے ھیں –]

اُدھر سے اِدھر چلي آؤ - ان لوگوں سے دور رھنا ھي بہتر ہے -

[ھاتھ کے جھٹکے سے وہ ھل کرایست خاندان کي طرف اشارہ کرتا ہے کلو تیز نظر سے حاضرین کے داھنے جانب دیکھ کے نگاہ پھیر لیتي ہے -]

کلو — نہیں ، بہت اچھي طرح ھوں - اس جگہ پر بڑي گرمي ہے !

چارلس ---

[رولف سے]

تم یہیں رهنا۔ کلو کا مزاج اچھا نہیں
هے - میں واپس جاؤنگا -

[رولف سر هلاتا هے]

[چارلس دروازہ کے پاس واپس جاتا هے - واپسي کے
وقت هل کرایست خاندان کے لوگوں کي طرف نگاہ ڈالتا
هے -- بیگم هل‌کر ایست یہ تمام حرکات بجو کي طرح دیکھ
رهي هے -- جیسے هي مختار عام عبارت شرایط نیلام ختم کرتا
هے اور بیٹھ جاتا هے ویسے هي چارلس دروازہ سے باهر
چلا جاتا هے --]

نیلام کنندہ ---

[کھڑا هوتا هے اور میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے]

جناب ' ملاحظہ فرمائیں - ایسي نایاب
جایداد ایسي بیش قیمت زمین روز روز
بازار میں نہیں آتي!

[اپنے ایک دوست سے جو سامنے هي کھڑے کچھ بات
چیت کر رهے هیں]

کیا فرمایا جناب نے؟ سچ ہے - سچ ہے -
تمام ڈیپ واٹر میں اس سے بہتر جایداد
تو نہیں ہے - جناب اسپائیسر صاحب '
میں تو خوب جانتا ہوں - چپہ چپہ سے
واقف ہوں - اس زمین کو دیکھ کے فرشتوں کے
منھ میں پانی بھر آتا ہے - پاس پڑوس
کیسا لاجواب! زیادہ تعریف کرنے سے کیا
فائدہ؟ آپ صاحبان کو کہاں تک زحمت
دی جائے! حاضر ہی ہے اور آپ خود ملاحظہ
فرما سکتے ہیں! پانی کی کوئی کمی
نہیں! درخت ایک سے ایک بڑھ کر — کوئی
کسی قسم کی روک نہیں! کوئی سیر
قبضہ داری کا بکھیڑا نہیں! آج خریدئے کل
جو چاہے کیجئے - نگینے کی طرح جڑی
ہوئی ہے - بس آپ لوگ یہ خیال فرمالیں
کہ ڈیوک صاحب اور ہل کرایسٹ صاحب
کی ریاست کے درمیان جو یاقوت جڑا ہوا
ہے اسی کو سنڈری کہتے ہیں!

[مسکراتے ہوے]

آیر لینڈ سے مراد نہیں ہے اسی سنتری
کا تذکرہ ہے - تمام ملک میں اس زمین
کا جواب نہیں ہے - شریفوں کے لئے بے حد
موزوں ہے - اور یہ تو آپ لوگ بھی جانتے
ہیں اور میں بھی عرض کر چکا کہ ایسی
جایداد روز روز نہیں بکتی -

[ھارن بلوئر کی طرف بائیں کو دیکھتا ہے]

اس میں سونا چاندی جو کچھ نکلے
سب آپ ہی کا ہے - سونے چاندی سے
زیادہ قیمتی تو وہاں کی مٹی ہے - تو
اب کتنے سے شروع ہو؟ بولی شروع کتنے
سے بھی ہو مضایقہ نہیں - ہاں! اب چلئے
مہربان! تشریف لائیے - دو سو ایکڑ زمین!
عمدہ زمین! کاشت باغ چراگاہ مکان بنانے
کے لئے لا جواب موقع! تمام ملک میں
بس ایک ہی جگہ ہے - جو چاہئے بنائیے -
تو بس اب سرکاری بولی!

اسپایسر --- دو ہزار!

نیلام کنندہ —

[مسکراتے ہوے]

ہاں ! آپ کا نقصان نہیں ہے ! خوب ، دو ہزار ! ارے دو ہزار تو ایک مرتبہ سیر کرنے کے دام ہیں ! ڈیوک کی زمین بھی مات ہو جائیگی ، کچھ خبر ہے ؟

[ہارن بلوئر کمرہ کے بائیں جانب سے]

پانچ سو -

اچھا دو ہزار پانچ سو ! آداب عرض ہے - تو اب دو ہزار پانسو !

[اپنے ایک دوست سے جو اسی جگہ کھڑا ہے -]

کہئے جناب سینڈی صاحب ! کیا سر کھجا رہے ہیں ؟ بس اتنے ہی میں سر کھجانے لگے !

[ڈاکر کی بولی داھنی جانب سے]

پانچ سو -

اور پانچ سو ، اچھا تین ہزار - آئی ایسی بے نظیر جایداد کے لئے کل تین ہزار ! کیا

یہ ریاست آپ لوگوں کو پسند نہیں ہے؟
کیا؟ ذرا ہمت سے!

[کچھ دیر سکوت رہتا ہے]

جل — ابّا جان! کتنے کی بولی ہے اس وقت؟

ھل کرایست — آخری بول ڈاکر کی ہے -

نیلام کنندہ — کل تین ہزار!

[ھارن بلوئر]

تین ہزار پانسو!

[ھارن بلوئر کی جانب]

کیوں یکبارگی چار ہزار کہ دوں؟

[بیچ میں سے ایک شخص بولی بولتا ہے]

خیر، مجھے کچھ نہیں، میں سو ہی
سو بڑھاؤنگا - تین ہزار چھ سو!

[ھارن بلوئر]

سات سو -

اور سات سو - اچھا تین ہزار سات سو!

[حاضرین کو جانچتے ہوے ٹھہر جاتا ہے]

جل — یه کتنے کي بولي هوئي ؟

هل کرایست — هارن بلوئر تھے - بیچ میں ڈیوک صاحب هیں -

نیلام کنندہ — آیئے حضرات ! تمام دن یوں هي گزرا جاتا هے - اب چار هزار اعلان کرتا هوں میں -

[ڈاکر]

شکریه ! اب ذرا رنگ پر آچلا هے سودا -

[بیچ میں سے ایک صاحب]

اور ایک سو - اچھا ، چار هزار ایک سو !

[هارن بلوئر]

چار هزار دو سو -

[ڈاکر سے]

آپ کي طرف سے ؟ اچھا ، چار هزار تین سو ! غور کرنے کي بات هے ! ایسي زمین ایسي جایداد دوسري نهیں هے - ایک علاقه هے پورا ! پورے داموں جائیگي یه ریاست !

ایسي جایداد کے تو جو کچھ بھي دام
لگیں کم ھیں -

[مسکراتا ھے]

[ھارن بلوئر]

چار ھزار پانسو !

[بیچ میں سے ایک بولي]

اور چھ سو !

[ڈاکر]

سات سو

[ھارن بلوئر]

آٹھ سو ! کیا فرماتے ھیں ؟ نو سو ؟

[بیچ والے صاحب سُن کھینچے جاتے ھیں -]

والے صاحب سون کھینچے جاتے ھیں -

[ڈاکر]

نو سو !

[ھارن بلوئر]

پانچ ھزار ! خوب ! خوب ! اب معاملہ آیا

ھے ڈھنگ پر! پانچ ھزار — پانچ ھزار!

[ٹھہر جاتا ھے اور مختار عام سے کچھ باتیں کرنے لگتا ھے -]

ھل کرایست — اب تو بھر گئے!

نیلام کنندہ — حضرات! یہ جایداد پھینک نہیں دینگے ھم - کل پانچ ھزار! توبہ، آدھے دام بھي تو نہیں آتے ھیں -

[ڈاکر]

پانچ ھزار ایک سو -

[ھارن بلوئر]

دو سو!

[ڈاکر]

تین سو - پانچ ھزار تین سو! کیا کہا آپ نے؟ پانچ ھزار پانچ سو!

[اپنے اشتہار نیلام کو دیکھنے لگتا ھے]

جل —

[کسي قدر پریشان ھو کر]

ابّا جان، یہ تو دشمن ھو گیا، کمبخت!

نیلام کنندہ — اب پھر ایسا موقع هاتھ نہیں
آ سکتا - بقول شاعر

"جو کوئي آج نہ پائیگا
سو چیگا پچھتا ئیگا "

کیوں جناب پانچ هزار چھ سو ؟

[ڈاکر]

پانچ هزار چھ سو -

[هارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آٹھ سو - پانچ هزار آٹھ سو پونڈ ! اب
کچھ دام آئے هیں لیکن ابھي بڑي کسر
هے -

[کچھ دیر کے لئے خاموشي - نیلام کنندہ اپني
کامیابي پر خوش هوتا هے اور اپني پیشاني سے پسینہ
پونچھتا هے -]

جل — یہ بولي تو هماري تھي ، کیوں ابّا ؟

ھل کرایست —

[سر ھلاتا ھے – جل رولف کي جانب نظر اُٹھا کے دیکھتي ھے – رولف کا چہرہ تمتما گیا ھے – کلر نے جنبش نہیں کي – بیگم ھل کرایست اپنے خاوند کے کان میں کچھہ کہ رھي ھیں –] .

نیلام کنندہ — آخري بولي پانچ ھزار آٹھہ سو پونڈ ! جاتا ھے مال جاتا ھے ! پانچ ھزار آٹھہ سو پر جاتا ھے ! آئیے حضرات آئیے ! نہیں جاتا ھے موقع ھاتھہ سے ! آداب عرض !

[ھارن بلوئر]

پانچ ھزار نو سو –

اور ؟

[ڈاکر]

چھہ ھزار –

چھہ ھزار ' چھہ ھزار ! ارے ' سنتری — سارے جوار کي جان — کل چھہ ھزار پر ! کوڑیوں کے مول لٹي جاتی ھے ! چھہ ھزار پر ! غضب خدا کا !

ھل کرایست —
[بڑبڑاتے ہوئے]
بہت کم دام؟ غضب ہے!

نیلام کنندہ — چھ ہزار سے کچھ اوپر؟ تشریف لائیے!
حضرات آئیے - کیا بس؟ اب کچھ گنجایش
نہیں ہے؟ ذرا ہمت سے کام لینے کی ضرورت
ہے - چھ ہزار پونڈ! تو اب ختم ہوتا ہے -
چھ ہزار — ایک!
[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے -]
چھ ہزار — دو!
[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے -]

جل — اے لو، اب مل گئی -

نیلام کنندہ — چھ ہزار ایک سو؟ کیوں جناب؟
[ھارن بلوئر]
چھ ہزار ایک سو -

[مختار عام کچھ کہتا ہے اور نیلام کنندہ کا شانہ
پکڑ لیتا ہے جس کے جواب میں نیلام کنندہ صرف
سر ہلا دیتا ہے -]

بیگم هل کرایست — ذرا آپ کھکھار دیجئے -

[هل کرایست کھکھارتا هے - ناک پر رومال رکھتا
هے -]

نیلام کنندہ — چھ هزار ایک سو !

[ڈاکر]

دو سو -

[هارن بلوئر]

تین سو -

چھ هزار تین سو !

[ڈاکر]

چار سو -

چھ هزار چار سو پونڈ - چھ هزار چار
سو پونڈ ! ایسي مطلوب خلایق جایداد کل
چھ هزار چار سو میں لٹ رهي هے
بالکل !

[خاموشي طاري هے -]

بیگم هل کرایست — لٹ رهي هے !

نیلام کنندہ — چھہ ہزار چار سو !

[هارن بلوئر]

پانسو -

[ڈاکر]

چھہ سو -

[هارن بلوئر]

سات سو -

[ڈاکر]

آٹھہ سو -

[بیچ میں خاموشي – اس وقفہ میں بائیں جانب دروازہ سے ایک شخص مختار عام کو بلاتا ھے اور کچھہ بات چیت کرتا ھے –]

هل کرایسٹ —

[بڑبڑاتے ھوئے]

بس اب اگر اتنے میں بولي نہیں ختم هوتي میں آگے نہیں بڑھتا -

نیلام کنندہ — چھہ هزار آٹھہ سو ! چھہ هزار آٹھہ سو — ایک !

[میز بجاتا ہے]

چھ ہزار آٹھ سو — دو !

[میز بجاتا ہے]

اب ختم ہوتي ہے بولي - یہ جایدادوں
کي سرتاج جایداد جاتي ہے !

[ہارن بلوئر]

نو سو -

آداب عرض ! نو سو - چھ ہزار نو سو پونڈ !

جل — ارے بابا !

[ہل کرایست نے رومال نکالا]

بیگم ہل کرایست —

[کانپتے ہوئے لہجہ میں]

چھوڑنا نہیں -

نیلام کنندہ — کیا میں سات ہزار کہوں ؟

[ڈاکر]

سات ہزار -

بیگم ہل کرایست —

[کان میں کچھ کہتي ہے]

رومال اندر رکھو - ڈاکر نہ دیکھنے پائے -

نیلام کنندہ — سات ہزار پونڈ! ختم ہوتی ہے بولی، سات ہزار پر! سات ہزار — ایک!

[میز پر کھٹ کرتا ہے]

سات ہزار — دو!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[هارن بلوئر]

ایک سو -

سات ہزار ایک سو!

آداب عرض!

[ہل کرایسٹ پھر رومال ناک میں لگاتا ہے - جل کے گلے سے آواز نہیں نکلتی - اپنی جگہ پر پیٹھ کے بل بیٹھ جاتی ہے - اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر باندھ لیتی ہے - بیگم ہل کرایسٹ اپنا رومال اپنے منھ پر پھیرتی ہے، اور بےحس و حرکت بیٹھ جاتی ہے - ہل کرایسٹ بھی بالکل پتھر کی مورت بنے بیٹھے ہیں -

[نیلام کنندہ نے نیلام کی بولی روک دی، اور مختار سے بات کر رہا ہے جو اپنی جگہ پر واپس آیا ہے -]

بیگم ہل کرایسٹ — دیکھ رہے ہیں تماشہ؟

جل —— جمے رهنا ، ابّا جان - اب جمے رهنا -

نیلام‌کنندہ — تو جناب ، اب سنتری کے دام سات هزار ایک سو پہنچ گئے هیں ، اور مجھکو اگر زیادہ دام نہ آئے تو اتنے پر بھي بیچنے کی اجازت هے ، اتنے دام بھي خیر بہت اچھے تو نہیں هیں لیکن غنیمت هیں -

[اپنے دوست مسٹر اسپاپسر سے]

کیوں ؟ گھماسان دام هیں ؟ آپ تو خوب سمجھتے هیں -

[مسکراتا هے]

اچھا ، تو کون سات هزار دو سو کي بولي بولیگا ؟ ایں ، کوئي نہیں ؟ میں کسي کو مجبور نہیں کر سکتا - سات هزار ایک سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا هے]

سات هزار ایک سو — دو !

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا هے]

[جل گلے سے ایک عجیب دردناک آواز پیدا کرتي هے]

ھل کرایست —

[عجیب غریب بھرائی ہوئی آواز سے]

دو سو —

نیلام کنندہ —

[تعجب کرکے اور گھوم کے ھل کرایست کے اشارہ کا انتظار کرتے ہوے]

شکریہ ! شکریہ !! سات ھزار دو سو -

[نیلام کنندہ گھوم کے ھل کرایست اور ھارن بلوئر دونوں پر نظر دوڑاتا ھے]

حضور کا کیا حکم ھے ؟

[ھارن بلوئر]

تین سو -

[ھل کرایست]

چار سو -

سات ھزار چار سو !

[ھارن بلوئر]

پانچ سو -

[هل کرایست]

چهہ سو-

ساٹ هزار چهہ سو-

[وقفہ]

حضرات ! یہ دام معمولي اچھے هیں ، لیکن ایسي نایاب جایداد کے نایاب دام بھي هونے چاهئیں - بڑي گنجائش هے اس جایداد میں !

[هارن بلوئر کي جانب]

کیا آپ نے آتھ هزار کہے ؟ آتھ هزار ! اب جاتی هے جایداد آتھ هزار میں !

[هل کرایست]

آتھ هزار ایک سو -

[هارن بلوئر]

دو سو -

[هل کرایست]

تین سو -

[ھارن بلوئر]

چار سو -

[ھل کرایسٹ]

پانچ سو -

آٹھ ھزار پانچ سو ! آٹھ ھزار پانچ سو ! ھیرے
کی کان آٹھ ھزار پانچ سو میں !

[اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتا ھے]

جل —

[کان میں]

غضب ہوا !

[آھستہ سے]

ابّا جان ! غضب ھو گیا -

بیگم ھل کرایست — اب تو میرا خیال ھے کہ ختم
کرنا چاھئے ' آخر کوئی حد بھی ھے ؟

نیلام کنندہ — آٹھ ھزار پانچ سو — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ھے]

آتھ ہزار پانچ سو — دو !

[میز پر کھٹ کرتا ہے]

[ہارن بلوئر]

چھہ سو -

[ہل کرایسٹ]

سات سو -

آپ کیا فرماتے ہیں ؟

[ہارن بلوئر]

آتھ سو -

ہل کرایسٹ — نو ہزار -

[بیگم ہل کرایسٹ اپنے ہونٹھ دانت سے چباتے ہوے خاوند کي طرف دیکھتي ہے لیکن وہ بالکل محو ہے]

نیلام کنندہ — اس لاثاني عجیب و غریب عمدہ جایداد کے کل نو ہزار ! اتنے دام تو ڈیوک صاحب دے دینگے اگر ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کا مکان ہي دب جائیگا - سنتري ڈیپ واٹر نو ہزار میں ! نو ہزار — ایک !

[میز پر کھٹ کرتا ہے -]

نو ہزار — دو !

[میز پر کھٹ کرتا ہے -]

جل —

[بہت آھستہ سے]

اپني بولي !

ایک آواز —

[حاضرین کي جماعت میں دور سے]

اور پانچ سو -

نیلام کنندہ —

[متعجب ھوکر اور ھاتھہ آواز کی جانب پھیلا کر]

پانچ سو ! نو هزار پانچ سو ! نو هزار
پانچ سو !

[هارن بلوئر کي جانب دیکھہ کے]

آپ کیا فرماتے هیں ؟

[کوئي جواب نهیں -]

[مختار عام نیلام کنندہ سے کچھہ بات چیت کرتا ھے]

بیگم هل کرایست —

[سر گوشي کرتے هوے]

ڈیوک صاحب ہونگے! وہي معلوم ہوتے
ہیں -

هل کرایسٹ —

[اپني پیشاني پر هاتهہ پهیرتے هوے]

خیر، اس میں بهي کچهہ هرج نہیں هے -
یہ بچہ تو خاموش هوئے کسی طرح!

نیلام کنندہ —

[هل کرایسٹ کي جانب دیکهتے هوے]

نو هزار پانچ سو؟

[هل کرایسٹ سر هلاتا هے]

نو هزار پانچ سو! سنڈري اور ڈیمپ واٹر
کے لئے نو هزار پانچ سو — ایک!

[میز پر کهٹ کرتا هے]

نو هزار پانچ سو — دو!

[میز پر کهٹ کهٹ کرتا هے]

[ٹهہر جاتا هے اور هارن بلوئر اور هل کرایسٹ کي
جانب دیکهتا هے]

اب آخری مرتبہ — نو ہزار پانچ سو!

[میز پر کھٹ کھٹ کرتا ہے]

[آخری بولی بولنے والے کی جانب دیکھتے ہوئے]

مسٹر اسمالی، بہت خوب!

[نہایت اطمینان سے]

آخری بولی ختم - نیلام بھی ختم!

[نیلام کنندہ اور مختار عام مصروف ہو جاتے ہیں — اور بھیڑ چھٹنی شروع ہو جاتی ہے -]

بیگم ہل کرایست — اسمالی؟ اسمالی؟ یہ کون صاحب ہیں؟ کیا یہ ڈیوک صاحب کے مختار عام ہیں؟

[اپنے خاوند سے]

ہل کرایست —

[گویا سوتے سے جاگ کر اور اس تمام جوش و خروش کے بعد اصلی حالت پر آتے ہوئے]

کیا؟ کیا؟

جل — بہت خوب، ابّا جان! آپ نے خوب مقابلہ کیا!

ہل کرایست — توبہ ! مجھے تو ڈبوهي دیا تھا ظالم نے - مگر بڑي خیر ہوئي کہ ڈیوک صاحب آڑے آ گئے !

بیگم ہل کرایست —

[رولف اور کلو کي جانب دیکھتي ہوئي جو جانے کو تیار کھڑے ہیں -]

اے لو ! وہ تو پاس هي کھڑے ہیں - دیوار گوش دارد - یہ ڈاکر کہاں غائب ہو گیا ؟ ذرا ڈاکر کو ڈھونڈو -

[اتنے میں نیلام کنندہ اور مختار صاحب کاغذات لے کے بائیں جانب سے چلتے نظر آتے ہیں - ہل کرایست خوب ہاتھ پھیلاکے انگڑائي لیتے ہیں جیسے نیستي اُتار رہے ہیں - پشت پر کا دروازہ کھلتا ہے اور ہارن بلوئر داخل ہوتا ہے -]

ہارن بلوئر — بڑے دام بڑھا دئے ! بولي تو خوب بولے ، لیکن تہ کو نہ پہنچ سکے - چوک گئے ، دوست !

ہل کرایست — خیر ، آخري بولي نو ہزار کي میري

هي رهي جس کے بعد ڈیوک صاحب کے نام ختم هوئي - پهر بهي شکر هے خدا کا کہ سنتري ایک بهلے آدمي کے هاتهہ بکي -

هارن بلوئر — ڈیوک ؟ ها ها ها ها ! یه تو ایک هي هوئي - جناب هوش کي دوا کیجئے - نه سنتري ڈیوک کے هاتهہ لگي نه کسی بیوقوف کے هاتهہ لگي - سنتري میرے هتهے چڑهہ گئي !

هل کرایست — کیا ؟

هارن بلوئر — یار ! مجهے تمهارے لئے افسوس هے - یه باتیں تم جیسے پرانے چنڈول نهیں جانتے - غضب کے دام هیں ! لیکن تمهاري ضد کي وجه سے مجهے دینے پڑے — اور جب میں عمارتیں بنواؤنگا جب اس کي کسر نکلیگي -

هل کرایست — تو کیا وه آخري بولي آپ کي تهي ؟ یه مطلب هے !

ھارن بلوئر — بے شک! یہي مطلب ھے میں نے تو
پہلے ھی کہا تھا کہ میرے منھ نہ لگو -
تم نے نہ مانا - آخر بول گئے - اب سمجھے
کہ اب بھي نہیں سمجھے ؟

ھل کرایست — یہ تو سفلہ‌پن کي چال ھے -

ھارن بلوئر —

[گویا زھر اُگلتا ھے]

کیا لفظ آپ نے استعمال کیا تھا ؟ نوچ
کسوٹ ' چھین جھپٹ ' تو اب اس میں
کیا ؟ ھماري تمھاري نوچ کھسوٹ ھو رھي
ھے - ھل کرایست صاحب !

ھل کرایست — کیا کہوں ! اس بڑھاپے کو دعا دیجئے
نہیں تو —

[گھونسہ باندھتا ھے]

ھارن بلوئر — ھاں ' ھاں ! اب گھونسہ بازي کي تو
نہ آپ کي عمر ھے نہ ھماري - یہ کام تو
اب لڑکوں کے ذمہ چھوڑ دینا چاھئے -

[رولف اور جل کی طرف دیکھتا ھے - اور رولف کی
طرف دفعتاً انگلی اُٹھاتا ھے]

خبردار! جو اب اُس لونڈیا سے مخاطب
ھوئے ، میں نے تم کو خوب سمجھ لیا ھے -
اور آپ جناب ، مس صاحب ، آپ ذرا
میرے بچے پر نظر عنایت ھی رکھئے تو
بہتر ھے -

جل ---

[اپنے جذبات چھپاکے]

ابّا جان ، اس حرامزادے سے خدا سمجھے !
کس قدر ذلیل باتیں کرتا ھے -

ھل کرایست --- بیٹھ جاؤ -

[جل بیٹھ جاتی ھے اور ھل کرایست جل اور
ھارن بلوئر کے درمیان میں آ جاتا ھے]

یہ تو آپ نے بڑی بے ایمانی سے پالا مارا

ھے - لیکن کچھ فائدہ اُٹھائیگا تو معلوم ھوگا - یہ سب کچھ سہی لیکن قانون تو آپ کو میری جائداد غارت کرنے کی اجازت نہ دیگا -

ھارن بلوئر — ذرا مزاج کی باگ روکے ھوئے ' تھامے ھوئے ! اب تو آ گئے ھو پھندے میں - اب لٹکا دیا ھو تو سہی !

بیگم ھل کرایسٹ —

[یکبارگی]

ھارن بلوئر صاحب ! یاد رکھنا چاہ کن را چاہ درپیش -

ھل کرایسٹ — کیوں جی !

بیگم ھل کرایسٹ —

[مخاطب نہیں ھوتی]

اور پھر ھم لوگوں کے برتاؤ کی بھی کوئی شکایت نہ کرے - ھم سے جو کچھ بن پڑیگا تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے ساتھ اُٹھا

نہ رکھیں گے ، اور شکایت کی کیا بات ہے ،
کچھ کنبہ قبیلے کے تھوڑا ہی ہو ؟ یہی
تو میں بھی چاہتا ہوں - آپ کے کنبہ
قبیلے سے باہر لیکن آپ کے چاروں طرف گھیرے
ہوئے - اب ڈیپ واٹر سے آپ کے قدم اُکھڑتے
ہیں ، اب اپنا بوریا بدھنا سنبھال
رکھئیگا - چھ مہینہ میں صفایا ہے بس !
میری بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے اور
جوار بھی پاک ہو جائے --

[اب سب فرش پر برابر کھڑے ہیں]

کلو —

[ایک دم سے بیگم ہل کرایسٹ کے پاس آکے]

بیگم صاحب ، یہ آپ کی نمک کی شیشی
حاضر ہے -

[خسرو سے]

کیا آپ لوگ .... ؟

هارن بلوئر —

[سب کی جانب یکے بعد دیگرے دیکھتے ہوئے]

اب بھي میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ آپ
لوگوں کا میري بہو کے ساتھہ برتاؤ ھي
سبب ھے کہ جو میں نے یہ جایداد خریدي
ھے - میري بہو ! جیسے آپ کي بہو ویسے
میري بہو - اور مجھہ سے کوئي پوچھے تو
وہ آپ سے لاکھہ درجہ اچھي ھے - آپ لوگوں
نے میرے مزاج کا پارہ چڑھا دیا ھے -
کلو ! خیر یہ تمھاري شرافت ھے کہ کسي
بات کا خیال نہیں کرتي ھو - آؤ چلو -

بیگم ھل کرایست — خیریت اسي میں ھے کہ اب مصالحت ھو جائے -

ھارن بلوئر — اپنا کام دیکھئے ' اس جھگڑے میں نہ پڑئے -

بیگم ھل کرایست — بہتر ھے -

ھل کرایست — سنا جي ! اِن معاملوں میں تم نہ پڑو ' یہ ھم ھي لوگ ٹھیک کر لینگے -

[رولف سے]

آپ نوجوان اپنے باپ کی اس چالبازی کو
کیا کہتے ہیں ؟

[جل رولف کی طرف دیکھتی ہے - رولف کچھ کہنے
ہی کو ہے کہ ہارن بلوئر بیچ میں بول اُٹھتا ہے]

ہارن بلوئر — میری چالبازی ؟ آپ کی کیا رائے
ہے ؟ میرے لڑکے کو مجھ سے لڑانے کی
کوشش چالبازی نہیں ہے ؟ کیا بڑی شریف
حرکت ہے ؟

جل —

[رولف سے]

کیوں ؟

رولف — میں نہیں کہتا ، لیکن —

ہارن بلوئر — چالبازی ؟ چپ رہ ، پلّا کہیں کا !
مسٹر ہل کرایسٹ نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی میں نے بھی اپنے کارندہ سے
بولی بلوائی - ہاں فرق صرف اس قدر رہا
کہ اُن کے کارندہ نے بولی شروع کی اور

میرے کارندہ نے ختم کي - اس میں
چالبازي کا کیا ذکر ؟

[ھنستا ھے]

ھل‌کرایست — اب کوئي صورت نہیں ھے - ھم لوگوں
کي دنیا ھي دوسري ھے -

ھارن بلوئر — ھم تو خداوند کریم سے دعا ھی کرتے
ھیں کاش ایسا ھو تو پھر کیا کہنا ! کلو ،
آؤ چلیں - اور رولف ، تم بھي چلے آؤ ،
پیچھے پیچھے - چھ مہینہ کے اندر اندر
چمنیاں لگ کے موٹر لاریاں دوڑنے لگیں
تب تو بات ھے !

بیگم ھل کرایست — ھارن بلوئر صاحب ، اگر آپ نے
عمارت ....

ھارن بلوئر —

[بیگم ھل کرایست کي جانب دیکھتے ھوئے]

عجیب مذاق ھے ! یعني چار ھزار سے کم کي
جایداد کے نو ھزار پونڈ دام بھي دلوائے

اور نیکی کي اُمید بھي رکھتے ہیں - میں کھٹملوں کي طرح مسل دونگا اگر موقع سے ہاتھ آ گئے - آداب غرض ! خدا حافظ !

رولف --- ابّا جان !

جل --- ابّا جان - اس نالایق کي بد زباني تو دیکھئے ذرا -

ھل کرایست --- میرا بھي آداب عرض !

[ھارن بلوئر آنکھ پھیلا کے ھل کرایست کے نیم تبسم چھرہ کي طرف دیکھتا ھے --- اور کلو کا ھاتھ پکڑ کے قریب قریب کھینچتے ہوئے بائیں جانب کے دروازے تک لے جاتا ھے - لیکن کھلے ھوے دروازہ میں ڈاکٹر اور ایک اجنبي کھڑے ھیں - وہ دروازے سے ھٹ جاتے ھیں اور کلو قریب قریب زمین پر آ رھتي ھے]

ھارن بلوئر --- آیں ، آیں ! کیا ، بات کیا ھے ؟

کلو --- جانے کیا بات ھے ! آج طبیعت بہت خراب ھے -

[بڑي کوشش سے اپني حالت سنبھالتي ھے]

بیگم ہل کرایست —

[اسي دوران میں اجنبي اور ڈاکٹر سے آنکھوں آنکھوں میں کچھ اشارہ کرتي ھے]

ھارن بلوئر صاحب ' عمارت بنائیگا تو آپ جانئیگا - پھر ھمارا قصور نہ دیجئیگا -

ھارن بلوئر —

[بات کرنے کے لئے گھوم پڑتا ھے]

یہ جو آپ اپنے کو بہت ھوشیار چلتا - پرزہ سمجھتے ھیں تو ابھي کسي دھن کے پکے سے پالا نہیں پڑا - اور میں نے تمام عمر اسي میں گزاري ھے - یہ بال دھوپ میں نہیں سفید کئے ھیں - مجھے آپ دھمکاتے ھیں کہ یہ ھوگا وہ ھوگا - اس کا میرے اوپر گدّا بھي نہیں پڑتا - تمھارے خاوند نے مجھے اژدر کا لقب دیا ھے - اب میں یوناني - لاطیني تو جانتا نہیں ھوں لیکن میں نے لغت دیکھي ھے تو اس کے معني اژدھا کے ھیں - اور اب جب اژدھا ھونے

کی بدنامی ہی ہے تو تم جیسوں سے ڈرنا
کیا ؟ ۰ اب رخصت دیجئے ۔

[کلو کو آگے کھینچ لیتا ہے اور دونوں دروازے سے جلدی سے
نکل جاتے ہیں - پیچھے پیچھے فوراً ہی رولف ہو لیتا ہے]

بیگم ھل کرایست — ڈاکر ، تم نے خوب کام کیا ۔

[ڈاکر کے پاس تک چلی جاتی ہے جہاں بائیں
کو اجنبی بھی موجود ہے — ان میں بات چیت ہوتی
ہے -]

جل — ابّا جان ، غضب ہو گیا !

ھل کرایست — اب تو سنگ آمد سخت آمد ۔
جو کچھ ہو ہنسی خوشی جھیلنا ہی ہے ۔
غارت ہوا بزرگوں کا مکان اور کیا ؟ کمبخت
اس کو ستیاناس کر کے چھوڑیگا - یہ بزرگوں کا
مکان اس کا پاانداز ہوکے رہیگا - ارے توبہ ،
جی چاہتا ہے سر پیٹ لوں !

جل —

[اشارہ کرکے]

دیکھئے کلو بی بی پھر بیٹھ گئیں - ابھی

ابھي تو ایسا معلوم ھوا کہ غش پہ غش
چلے آ رھے ھیں - معلوم ھوتا ھے کہ اس
میں کچھ بھید ھے - اس کا راز ڈاکر کو
ضرور معلوم ھے اور اس اجنبي کو بھي اس
معاملہ میں کچھ دخل ضرور ھے - ذرا
امّي جان کو تو دیکھئے ، اُن سے پوچھئے تو
آخر معاملہ کیا ھے ؟

ھل کرایست —— ڈاکر !

[آگے آگے ڈاکر پیچھے پیچھے بیگم ھل کرایست آتي ھیں]

آخر یہ ھارن بلوئر کي بہو کا کیا معاملہ
ھے ؟ یہ معمہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا -

ڈاکر — معمہ تو کوئي نہیں -

ھل کرایست — آخر کچھ تو -

ڈاکر — جانے دیجئے - آپ کو اس سے کیا واسطہ ؟

ھل کرایست — آخر میں بھي تو کچھ سنوں - کیا
بھید ھے آخر ؟

بیگم هل کرایست — جل، تم باهر جاؤ - هم لوگ آتے هیں -

جل — امّی جان! بھلا یه کون سی بات هے! مجھے یه فضول باتیں نہیں پسند -

بیگم هل کرایست — یه لڑکیوں کے سننے کی باتیں نہیں هیں -

جل — ڈھکوسلے مجھے نہیں بھاتے - روز تو میں اخبار پڑھتی هوں -

ڈاکر — بہر حال آپ کو هٹ جانے هی میں کیا عذر هے؟

بیگم هل کرایست — کیا آپ اپنی لڑکی کو ......

جل — ابّا جان، مجھے نہیں پسند آتیں یه بیکار کی باتیں - میری اِتّی اِتّی تو بچوں کی ماں هوتی هیں!

بیگم هل کرایست — میں کچھ تیری طرح واهی هوں؟

جل — کیا اس میں کچھ جھوٹ ہے ؟

ھل کرایست — کیا ؟ — کیا ؟

[ڈاکر اس کے قریب داھنے جانب جاتا ھے - اور
کچھ چپکے کان میں کہتا ھے]

یہ بات !

[پھر ڈاکر کچھ چپکے چپکے کہتا ھے]

بیگم ھل کرایست — سچ مچ !

جل — غضب ہو گیا ! یہ کیا ھوا ؟ — چاھے جو
کچھ ھو !

بیگم ھل کرایست — کسی کام کی نہ رھیگی -

جل — اس کے پہلے کیا ھو چکا ھے ؟

بیگم ھل کرایست — اس سے کیا بحث ھے؟ یہ پوچھو
کہ اب کیا ھوگا جو اصل چیز ھے -

ھل کرایست — آخر تمہیں کیسے معلوم ھوا ؟

ڈاکر —

[اجنبی کی طرف اشارہ کر کے]

میرے دوست تو خود درمیانی تھے -

ھل کرایست — میرے تو ھوش اُڑ گئے سن ھي کے
جیسے جي کھٹا ھوگیا !

بیگم ھل کرایست — میں تو کہتي تھي کہ آپ نہ
سنیں تو بہتر ھے -

ھل کرایست — ذرا اپنے دوست صاحب کو بلانا تو
اِدھر -

[ڈاکٹر کے اشارے سے اجنبي بھي ان میں شامل
ھو جاتا ھے]

کیا واقعي یہ صحیح ھے ؟ کچھ سمجھ
میں نہیں آتا !

اجنبي — بےشک ! ذرہ برابر فرق نہیں ھے - مجھے
خوب یاد ھے ' جب تو اُس کا نام تھا —

ھل کرایست — رھنے دیجئے ! رھنے دیجئے ! آپ کا
شکریہ ! لیکن ھے بڑے افسوس کي بات !
دشمن کا دشمن ھو جب بھی عورتوں کي
اھانت کسي طرح روا نہیں ھے - اس کا
کسي سے ذکر نہ ھو !

[جل اس کے بازو میں چمٹ جاتی ہے]

بیگم ہل کرایست — اگر ہارن بلوئر نے تمیز سے کام لیا ، جب تو کسی کو کان و کان خبر بھي نہ ہوگي ، نہیں تو پھر زبان بند کیسے کي جا سکتي ہے ؟

ہل کرایست — نہیں ، نہیں ! مجھے تو یہ بات پسند نہیں آتي - رذیل طریقہ ہے ! نابدان میں اینٹ مار کے سوائے اپنے اوپر چھینٹ آنے کے اور کیا ہے ؟

بیگم ہل کرایست — اور ہارن بلوئر ہمارے ساتھ کون شرافت کا طریقہ برتتا ہے ؟ آپ تو جیسے فرشتوں کي سي باتیں کرتے ہیں ! ہم کہیں چاہے نہ کہیں ، لوگوں کو ویسے ہي معلوم ہے - اور اگر نہیں بھي معلوم ہے تو اب معلوم ہو جانا چاہئے - اب جو کچھ بھي ہو ، اب تو اکسیر ہاتھ آ گئي ہے ، اور اس کا استعمال بھي ضرور ہوگا -

جل — اب کیا دیر ہے؟ اب جڑ دینا چاہئے - ابّا
جان ، اب جڑ دینا چاہئے -

ڈاکر — ایک دھمکی میں تو حواس جاتے رہینگے -
جے ، پی ، — گرجا گھر — حلقہ کے آیندہ
ممبر صاحب —

ہل کرایست —

[ذرہ اشتباہ کے انداز سے]

بھئی ، بات یہ ہے کہ کسی عورت کا راز
جان کے پھر اس کا گلا کاٹنا ....
مجھہ سے تو نہ ہو سکیگا !

بیگم ہل کرایست — جو کوئی چکمہ دے کے ایسے ہی
تمہارے لڑکے کو پھانس دیتا تو کیا اِن
باتوں کے جاننے کی کوشش نہ کرتے ؟

ہل کرایست —

[پریشان ہو کر]

دیکھا جاتا - جب دیکھا جاتا!

بیگم هل کرایست —— کم سے کم اس خیال سے تو ضرور ھے کہ وقت پڑے پر اور کچھ نہ ھوگا تو اپنے لڑکے کی مدد تو کرتے -

هل کرایست —— ھاں ' یہ ھو سکتا ھے -

بیگم هل کرایست —— تو اب گویا یہ تو آپ بھی کہتے ھیں کہ ھارن بلوئر سے کہنے میں کوئي ھرج نہیں ھے - اب یہ بات جاننے کے بعد وہ کیا کرینگے —— اس سے ھم کو کیا بحث ھے ؟

هل کرایست ——

[ڈاکر اور اجنبي سے ساتھ ھي ساتھ]

یہ بھي کچھ آپ لوگوں نے غور کیا کہ اس قسم کي اھانت کے لئے فوجداري میں کتنا سنگین مقدمہ ھو سکتا ھے ؟

اجنبي —— یہ تو بال کي باندھي بات ھے - شک و شبہہ کا کیا ذکر ھے - ابھي ابھي تو آپ نے حال دیکھا ھي ھے -

ھل کرایست — ھاں ' دیکھا ھے -

[پھر بدل کے]

نہیں ' میں تو نہیں پسند کرتا -

[ڈاکٹر نے اجنبي کو ایک دو قدم علیحدہ لے جا کے کچھ بات چیت شروع کي]

بیگم ھل کرایست —

[ذرا نیچي آواز سے]

اور ھمارا گھر جو غارت ھوا جاتا ھے ! خوب ' باپ دادوں کي بات خوب رکھي ھے آپ نے !

ھل کرایست — لیکن کسی عورت کا پاؤں درمیان میں ڈالنا اچھا نہیں معلوم ھوتا -

بیگم ھل کرایست — ھم کیوں عورت کو بیچ میں ڈالتے ھیں ؟ اس کي ذمہ‌داري اگر کسي پر ھوگي تو ھارن بلوئر پر -

ھل کرایست — کیوں ؟ اسي کے راز کا تو ھم لوگ سہارا لے رھے ھیں -

بیگم هل کرایست — میں صاف صاف کہے دیتی هوں
مجکو هارن بلوئر سے که لینے دو ' نہیں
تو میري زبان میرے بس میں نہیں ھے -
خدا کي مار ! ایسي ایسي عورتیں پڑوس
میں ! توبه ' توبه !

جل — ابا جان ! اب یه آسي نہیں ماننے کي هیں -
یه بهي اب اسي پر اُتر آئي هیں -

هل کرایست — جل ' تم خاموش هي رهو - کیا
مصیبت کا سامنا ھے ! سمجھ میں نہیں
آتا کرنا کیا چاهئے !

بیگم هل کرایست — اب تو اس کا یهي علاج ھے -
اپني خاطر نہیں ھے ' میري خاطر سے '
هم لوگوں کي خاطر تو ضرور ھے - جب
ذرا غور کیجئیگا تو معلوم هوگا کہ اس کے
کیا فائدے هیں -

جل —

[آهسته سے]

اب تو ٹھن گئي سو ٹھن گئي -

بیگم هل کرایست ---

[سخت غصه سے]

بکو نہیں ، چل -

هل کرایست --- میں نے عورتوں کو ستانا نہیں سیکھا- میں اس کا اهل هي نہیں - پهر آخر کیا مهنہ دکھاؤنگا ؟

بیگم هل کرایست ---

[بہت غمزدہ هوکر]

خیر ، تو جانے دیجئے -

هل کرایست --- کیوں ، اس کا آخر کیا مطلب ؟

بیگم هل کرایست --- تو مجھہ سے جس طرح استعمال کرتے بنیگا اپنے طور پر اپني معلومات استعمال کرونگي -

هل کرایست ---

[اس کي طرف گھورتے هوئے]

یہ کیا ؟ میري مرضي کے خلاف ؟

بیگم هل کرایست — هاں میں تو اپنا فرض سمجھتی
هوں -

هل کرایست — اگر میں صرف هارن بلوئر سے کہنے
کي تجویز پسند کر لوں —

بیگم هل کرایست — بس میں تو صرف یهي چاهتي
هوں -

هل کرایست — تو بس اس سے زیادہ نہیں ، اور
دیکھو یہ فرض ورض کا دھوکا مجھے دو
نہیں - میں یہ ڈھونگ جانتا هوں - میں
اگر راضی هوا تو صرف اپني جان بچانے
کے لئے -

بیگم هل کرایست — یہ ڈھونگ کس کو کہتے
هیں ؟

جل — ڈھونگ ڈھونگ کو کہتے هیں ، آمي جان ،
اور کس کو کہتے هیں ؟

هل کرایست — تو هارن بلوئر سے آگے بات نہ بڑھنے
پائے ، خوب سمجھ لینا -

بیگم هل کرایست — یہ مانا -

جل — روکنے سے بات رکیگی ؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم باز نہ آؤگی اپنی
شرارت سے ؟

هل کرایست — جل ، تم میرے ساتھ آؤ -

[پشت کے دروازے کی طرف پھرتا ہے]

جل — آمی جان ، مجھے معاف کیجئے - لیکن نوچ
کھسوٹ تو ہے هی پھر ہے کہ نہیں ؟

بیگم هل کرایست — جل ، تم سمجھتی هو کہ میں
بات صاف صاف سیدھی سیدھی کہتی
هوں ، صاف بات سوچتی هوں - تم خود
قائل نہ هو جاؤ تو کہنا - یہ کیا میں
جانتی نہیں هوں کہ هارن بلوئر کی طرف
اور اپنے لوگوں کی طرف میں کوڑی مُہر کا بل
ہے - لیکن هم کو تو یہاں رهنا ہے - وہ
لوگ تو چلتی پھرتی چھاؤں هیں - آج
یہاں ، کل وهاں -

جل —

[خلاف مزاج ستایش کے انداز سے دیکھتے ہوئے]

آمي جان! تم سے بس حد هے -

هل کرایست — جل!

جل — آتي هوں، ابا جان! چلي آتي هوں-

[وہ پلٹتی هے اور دروازہ کي جانب دوڑ جاتي هے - یہ لوگ باهر چلے جاتے هیں - بیگم هل کرایست تن کے سیدهي هو کے فخریہ انداز سے انگڑائي لیتي هے -]

بیگم هل کرایست — ڈاکر!

[ڈاکر آتا هے]

میں ان کو آج هي ایک خط لکھے دیتي هوں - ایسے الفاظ میں لکھونگي کہ کل آتے هی بنے گی - بس کل سویرے یہیں هونگے - کل گیارہ بجے تم مع اپنے دونوں مہمانوں کے پڑھنے کے کمرے میں آ جاؤ -

ڈاکر —

[سر هلا کے اقرار کرتا هے]

آج تو ساتھی کو بھی تار دے رہے ہیں -
کل ان کو بھی لے آئینگے لیکن بالکل
ٹھیک تو نہیں کہا جا سکتا -

[بیگم ہل کرایسٹ کھٹ پٹ کرتی ہوئی باہر چلی
جاتی ہے]

ڈاکر —

[اشارہ کرتے ہوے اجنبی سے کہتا ہے]
ہمارے حضور پر تو بس شرافت ختم ہے -
اتنی ضرورت سے زیادہ شرافت ہی کیا ؟
لیکن اُن کو پوچھتا کون ہے ؟ سبز گھوڑی
تو ٹھیک ہے ! ہنری کو تار دے دو - میں
مختاروں کے پاس جاتا ہوں - میں نے
اس اپنا بھیدسہ سے سنٹری واپس نہ لے
لی تو ہم کاہے کے ! یہ ہارن بلوئر —
[اپنی ناک پر انگلی رکھتا ہے]
تگنی ناچ نچاؤں جب تو بات ہے - اب
تو پھنسے ہیں !

پردہ گرتا ہے

دوسرا سین

اُسی شام کو ساڑھے سات بجے کلو کا خاص کمرہ نہایت خوشنما — دیواروں پر کوئی تصویر نہیں ھے — صرف دو بڑے آئینے لگے ھیں — نہایت امیرانہ مسہری — پردے پڑے ھوئے — بائیں جانب آتشدان سے بیچوں بیچ کے کسی قدر داھنے جانب ایک دروازہ جو اندر کی جانب کھلتا ھے — داھنے جانب آگے بڑی کھڑکی جس میں ٹوٹ کے کواڑے آئینہ جڑے ھوئے — دائیں جانب نیچے کو کچھ ھٹے ھوئے ایک لکھنے کی میز — برقی روشنی ھو رھی ھے —

کلو چائے پینے کے وقت کی ڈھیلی ڈھالی نفیس پوشاک پہنے ھوئے — بالکل ساکت زرد مسہری کے ایک سرے کے پاس کھڑی ھے — ھونٹھ کھلے ھوئے ھیں — اور بالکل سامنے اس طرح دیکھ رھی ھے جیسے بھوت پریت نظر آ رھے ھوں — بالکل آھستہ سے دروازہ کھلتا ھے اور ایک عورت کا چہرہ دکھائی دیتا ھے — آنے والی کلو کی نظر بچا کے جھانکتی ھے اور یک بارگی غائب ھو جاتی ھے — دروازہ

بھی بند ہو جاتا ہے - کلو اپنے ہاتھ اُٹھاتی ہے اپنی آنکھیں ہاتھوں سے بند کر لیتی ہے - پھر ہاتھ چھوڑ دیتی ہے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگتی ہے - دفعتاً دروازہ کھٹکھٹاتا ہے - جھٹ سے وہ اپنی چارپائی پر جاکر لیٹ جاتی ہے اور آنکھ بند کرکے چت پڑ جاتی ہے -

کلو —

[ضعیف آواز سے]

آؤ، اندر چلی آؤ -

[اس کی خادمہ اندر چلی آتی ہے - دبلی پتلی ستے ہوئے بدن کی عورت جس کی عمر کا صحیح اندازہ لگانا دشوار ہے - کالی پوشاک پہنے ہوئے - وہی جس نے پہلے جھانک کر دیکھا تھا -]

کیا ہے، انا ؟

آنا — کیا خاصہ پر تشریف نہ لے جائینگی ؟

کلو —

[آنکھیں بند کئے ہوئے]

نہیں -

آنا — یہاں کچھ لے آؤں ' حضور ؟

کلو — ایک بسکٹ اور ذرا سی شامپین (شراب) لے آؤ -

[خادمہ جو مسہری اور دروازہ کے بیچ میں کھڑی مسکراتی ہے - کلو بڑی پھرتی سے اس کی مسکراہٹ دیکھ لیتی ہے -]

کیوں مسکرائیں کیوں ؟

آنا — میں مسکرائی ؟ نہیں تو!

کلو — تم مسکرائیں نہیں ؟

[غصہ سے]

بھولی نہ بنو - تم کو مجھ پر ہنسنے کی تنخواہ ملتی ہے ؟

آنا —

[بے حس]

نہیں حضور! ذرا سا تیل سر میں ڈال لیجئے -

کلو — اچھا — نہیں - کیا فائدہ ؟

[اپنا سر ہاتھ سے پکڑ کے]

میرے سر کا درد نہ جائیگا -

آنا — تو آرام کیجئے - لیٹی رہئے - اس سے بہتر کوئی دوا نہیں -

کلو — گھنٹوں تو ہو گئے لیٹے لیٹے !

انا —

[اپنی خاص طرز سے مسکراتی ہوئی]

اور کیا ؟

کلو —

[مسہری پر اُٹھ کے بیٹھ جاتی ہے اور جیسے ہمت کرکے]

انا ، اس سے کیا فائدہ - آخر کیوں ؟

آنا — کس سے کیا فائدہ ؟

کلو — کیا مجھے تاکنے کا کام سپرد ہوا ہے ؟ بھید لینا چاہتی ہے !

آنا — میں ! نہیں حضور ! میں ......

کلو — بھید لینے آئي ھو - تمہاري حماقت کي
کوئي انتہا ھے ! آخر کیا ' بھید ھي کیا ھے ؟

آنا — نہیں ' حضور ' بیھد کیسا ؟ لیکن اگر حضور کا
مزاج خوش نہ ھو تو اور کہیں ٹھکانا تلاش
کروں - اگر میں ایسے ھي بھید لیتي تو
کب کي نکل گئي ھوتي - یوں ھی نکال
دینا ھو تو کہ دیجئے - میں نے حضور
ایسي ایسي سرکاروں میں بندگي بجائي
ھے جہاں ایک دم کے لئے ان باتوں کي
گنجائش نہیں -

کلو — اچھا تو کل تم کو ایک مہینہ کا حساب مل
جائیگا - تم اپني راہ لو - اب بس زیادہ
بات چیت نہیں -

[انا سر جھکا کر باھر چلي جاتي ھے -]

[کلو کراھنے کي آواز سے کروٹ بدل کے تکیہ میں اپنا
منھ چھپا لیتي ھے]

کلو —

[اُٹھ بیٹھتي ھے] .

کیا کہوں ! اگر اس آدمي سے ملاقات ہو
جاتي یا ڈاکر سے ملاقات ہو جاتي تو ——

[یکبارگي اُٹھ کر کھڑي ہو جاتي ھے اور دروازہ تک جاتي ھے پھر رک جاتي ھے اور مسہري کے پاس واپس آتي ھے کہ اتنے میں رولف اندر آ جاتا ھے - اس درمیان میں دروازہ ایک دو انچ پھر کھلتا ھے - بالکل آواز نہیں ہونے پاتي -]

رولف —— درد سر اب کیسا ھے ؟

کلو —— کنپٹیاں پڑي لپ لپ کرتي ھیں - آج کچھ نہ کھاؤنگي -

رولف —— کیا کرنا چاھئے ؟ میرے لائق کوئي خدمت ہو تو میں حاضر ہوں !

کلو —— نہیں ، لڑکے -

[یکبارگي اس کي جانب دیکھ کے]

یہ ھل کریست لوگوں سے جھگڑا مجھے نہیں بھاتا - تمہاري کیا راے ھے ؟

رولف —— جي مجھے تو سخت نفرت ھے اس تو تو

میں میں سے -

کلو — میرا خیال ھے کہ میں اس جھگڑے کو روکنے میں شاید کامیاب ھو جاؤں - پانچ منٹ بھی نہ لگینگے - ذرا ڈاکٹر کے پاس تک لپک جاتے اور اس سے کہ دیتے کہ ذرا تکلیف کرے اور مجھ سے مل جاے -

رولف — اور جو ابّا جان اور چارلي کو خبر لگ گئي ؟ ....

کلو — میں جانتي ھوں ' لیکن جب تک تم سب لوگ کھانا کھاؤ گے اگر وہ اس بیچ میں آ گئے تو کسي کو کان و کان خبر بھي نہ ھوگي -

رولف —

[تعجب سے]

یہ تو ھے لیکن میں کہتا ھوں ...... آخر کیسے ؟ ....

کلو — اب مجھ سے یہ تفصیل نہ پوچھو - ایک

نشانہ ہے پڑ جائے پڑ جائے -

[اپنی کلائي کي گھڑي دیکھتے ہوئے]

کہنا ٹھیک آٹھ بجے اس کھڑکي پر ہم سے ملیں! کہنا کہ بس زینہ کے قریب والي پہلي بڑي کھڑکي پر!

رولف — چارلي تو خفا نہ ہونگے؟

کلو — نہیں، البتہ میں ان سے بتاؤنگي نہیں - وہ اور والد صاحب دونوں تو جیسے اس معاملے کے پیچھے پاگل ہو گئے ہیں!

رولف — اگر واقعي کوئي صورت ہو تو ....

کلو —

[کھڑکي کے پاس جاکے کھڑکي کھول کے]

اِدھر بلانا، رولف اِدھر! اگر تم نے پلٹ کے کچھ جواب نہ دیا تو میں یہ مطلب سمجھونگي کہ ڈاکر آ رہے ہیں - اپني گھڑي ہماري گھڑي سے ملا لو -

[اس کي گھڑي دیکھتي ہے]

دیکھو ایک منٹ تیز ہے -

رولف — مگر ایک بات ہے ....

کلو — اب وقت نہ گنواؤ، جلدي جاؤ -

[فریب فریب کھڑکي سے باہر اس کو ڈھکیل دیتي ہے — کھڑکي بند کر لیتي ہے، پردہ گرا دیتي ہے اور گہرے خیال میں غرق کھڑي ہو جاتي ہے — پھر گھنٹی کے پاس جاکے گھنٹي بجاتي ہے - پھر لکھنے والي میز کے قریب داھنے کو جاکے ایک نسخہ میز سے نکالتي ہے -]

[آنا داخل ہوتی ہے]

کلو — اچھا، اب شامپین (شراب) نہ لاؤ - ذرا دواخانہ یہ نسخہ لے جاؤ - کہنا یہ تیار کر دیں - خود جانا اور خود ہي دوا لانا -

آنا — بہتر ہے، لیکن سرکار یہ دوا تو تھوڑي بہت موجود ہے - دو تین ٹکئے رکھے ہوئے ہیں -

کلو — ہاں، لیکن بہت پرانے ہیں - میں نے دو کھائے ہیں - ان میں اب رہا ہي کیا ہے ؟

کچھ جان تو باقي هي نہیں - جلدی
جاؤ، مارے سر کے درد کے جان نکلي
جا رهي هے !

انّا —

[مسکراتے هوئے نسخه لیتي هے]

بہت اچھا، تو اس میں تو کچھ دیر
لگیگي - میرا کچھ کام تو نہیں هے ؟

کلو — نہیں، مجھے دوا کي ضرورت هے، تمہاري
ضرورت نہیں -

[انا باهر چلی جاتی هے]

[کلو اپني کلائي پر کي گھڑي دیکھتي هے پھر لکھنے کی میز پر جاتي هے جو پراني چال کی هے - اور اس میں ایک چورخانه هے — چورخانه کو هاتھ ڈال کے کھولتی هے اور اس میں سے ایک نوٹوں کا بنڈل اور کچھ کاغذ کے پارسل نکالتي هے - نوٹوں کو گنتي هے — "تین سو" — نوٹوں کو جلدي سے اپنے اوپري جیب میں رکھ لیتی هے اور پارسل کھولتی هے - اس میں موتي هیں - موتي بھي جیب میں جلدي سے رکھ لیتي هے - اِدھر اُدھر وحشت سے

دیکھتي ھے - چورخانہ بدستور بند کر دیتي ھے اور پھلے
کي طرح مسھري پر آکے لیت جاتي ھے - چت پڑي ھے -
اتنے میں دروازہ کھلتا ھے اور ھارن بلوئر داخل ھوتا ھے -
کلو اپني آنکھیں نھیں کھولتي اور تھوڑي دیر نظر جمائے
ھوئے کلو کو دیکھتا رھتا ھے - اس کے بعد کھتا ھے -]

ھارن بلوئر —

[کسی قدر نرمي سے]

کلو ، کیسي طبیعت ھے ؟

کلو — سر پھٹا جاتا ھے !

ھارن بلوئر — ایک ذرا دیر ایک بات سن لو - اُس عورت نے ایک خط میرے نام بھیجا ھے -

[کلو اُٹھ کے بیٹھ جاتي ھے]

ھارن بلوئر —

[خط پڑھتا ھے]

" مجھ سے آپ کی بھو کے متعلق
کچھ خاص باتیں اور بھت ضروری باتیں
کرنی ھیں - کل صبح گیارہ بجے میں

آپ کا انتظار کرونگي - حقیقت میں آپ
سب لوگوں کي آئندہ بہبودي کے لئے یہ
بات اس قدر اشد ضروري اور اهم ھے کہ
شاید آپ اپنا آنا کسي طرح بھي ملتوي
نہ کرینگے - ،، آخر اس کا مطلب کیا ھے ؟
یہ محض مُنھہ آتا ھے ' یا جنون ھے ' یا
آخر بات کیا ھے ؟

کلو — معلوم نہیں -

ھارن بلوئر —

[بغیر ناخوشي کے]

کلو ' اگر کوئی بات ھو اس میں تو ھم
سے بتا دو - منزل رھنما کے پاؤں کے نیچے
ھوتي ھے -

کلو — اور تو کوئی بات نہیں - ھاں ' البتہ —

[جلدي سے اُس کی جانب نظر ڈالتي ھے]

ھمارے والد صاحب دوالیہ ھو گئے تھے - اسي
کو چاھے جو کچھہ کوئي کہے !

ہارن بلوئر — ہُنْہ ! کتنے ہی آدمی دوالیہ ہوتے ہیں تو اِس سے کیا ہوتا ہے ؟ تم نے اپنے خاندانی حالات بہت کم ہم سے بتائے ہیں -

کلو — ہمارے والد کوئی بہت بڑے آدمی تو تھے نہیں

ہارن بلوئر — تو اس میں تمہارا کیا قصور ؟ خیر ' اگر اتنا ہی معاملہ ہے تو کوئی اندیشہ نہیں ہے - ان کمبخت "پدرم سلطان بود" کے مارے اور ناک میں دم ہے ! میں نے ایک کوڑا رسید کر دیا ہے - اب تلملا رہے ہیں اور کچھ نہیں -

کلو — چارلی سے نہ کچھ کہئیگا ' کیونکہ بے وجہ ان کو پریشانی ہوگی -

ہارن بلوئر — نہ ! نہ ! ہرگز نہیں ! اگر میں دوالیہ ہو جاؤں تو چارلی کو بڑی پریشانی ہو — ہے کہ نہیں ؟

[ھنستا ھے اور معنی‌خیز انداز سے کلو کی طرف دیکھتا ھے -]

تو اور تو کوئی بات نہیں ھے؟ میں اطمینان سے خط کا جواب دینے جاتا ھوں -

[کلو اپنا سر ھلاتی ھے -]

کوئی شک و شبہہ تو نہیں ھے؟

کلو —

[کوشش کرکے]

اب اس کی تو بات ھی اور ھے، اور وہ من گھڑنت باتیں کہنا شروع کریں!

ھارن بلوئر —

[جھگڑے کے خیالات میں محو]

اُوہ! لیکن اھانت و آبروریزی کا قانون بھی تو کوئی چیز ھے؟ اگر ھم سے داؤ پیچ کرینگے تو ھم ان کو لٹکا بھی دینگے - یہ بھی ھے!

کلو —

[بزدلانہ انداز سے]

ابا ! کیا یہ جھگڑا کسي طرح بند نہیں
هو سکتا ؟ آپ تو کہتے تھے میري وجہ
سے سب آن‌بن ھے ، مگر میں تو اُن
سے بھول کے بھي نہیں ملنا چاھتي - ان
کی صورت دیکھنے کي بھی روادار نہیں -
اور ان کو اپنا گھر پسند ھے ، وہ اس پر
جان دیتے ھیں - مجھے تو وہ لڑکي بھلي
لگتی ھے - اور اس میں آپ کا کیا هرج
کہ اپني عمارت وهاں سے دو قدم ھٹا کے
بنائي جائے ؟ کیا هرج ھے ؟ جس طرح هو
آپ اس لڑائي کو ختم کر دیجئے خدا کے
لئے ! ختم کر دیجئے ، روک دیجئے !

هارن بلوئر — روک دیں ؟ اب تو خرید بھي
چکے ! نہ ، نہیں ! اِن نا اهلوں نے میرے
منھہ لگنے کي کوشش کي تو اب ان کو بتا
هي دوں کہ کیا نتیجہ هوتا ھے ! مجھے تو

اِن کمبختوں سے ایک ایک سے نفرت
ھے - اور ڈاکٹر کي تو شکل دیکھ کے ھي
میرے بدن میں جیسے آگ لگتي ھے !

کلو — ڈاکٹر غریب تو محض مختار ھے !

ھارن بلوئر — وھي بدمعاش تو اس تمام پریشاني
کي جڑ ھے - کمبخت نہ خود کھائیں نہ
دوسروں کو کھانے دیں ! تم عورت ذات ھو،
ان باتوں کو کیا جانو - تم کو تو یقین
بھي نہ آئیگا کہ کس کس پریشانیوں اور
کن کن مشکلوں سے یہ مال و دولت میں
نے حاصل کي ھے - یہ دیہاتي کیسي چکني
چپڑي باتیں بناتے ھیں جیسے کچھ
جانتے ھي نہیں - لیکن ان سے کچھ حاصل
کرنا گویا پتھر میں جونک لگانا ھے - کیا
اگر اُن کا بس چلے تو وہ کوئي کسر اُٹھا
رکھیںگے ؟ ایک مدت کي دیر نہ لگے -
ھمارا اسباب اُٹھا کے پھکوا دیں - یہ اور
کس کا کام تھا ؟ ذرا سي جائداد کے اتنے

دام اُنھیں کی وجہ سے تو لگانے پڑے! سب
چھوڑ دو - اس خط ھی کو تو ذرا دیکھو -
خودغرض ' کمینے ' بدمعاش ' مکار کہیں
کے!

کلو — لیکن جھگڑے کی شروعات تو اُنھوں نے
نہیں کی؟

هارن بلوئر — کھلم کھلا نہیں کی - آڑ سے لڑتے رھے -
یہی تو ان کی چال ھے - جہاں دیکھئے
دھمکی ' جہاں دیکھئے دباؤ! چار دن پہلے
کیا دولتمند ھو گئے جیسے آپے میں نہیں
رھے! میں نے چاھا تھا کہ — خیر — طرح
دے جاؤں لیکن ان کی قسمت ھی میں
نہیں - میں کیا کروں؟ اب میں بھی
ان کو مزہ چکھا ھی کے چھوڑونگا - وہ بھی
سمجھ لیں کہ کس سے پالا پڑا ھے! چمڑی
تو باقی نہ رکھونگا!

[اپنے جذبات کی رو میں هارن بلوئر کلو کے چہرہ
کی کیفیت دیکھنا بھول گیا - اس کے چہرے سے یہ

پریشانی ظاہر ہو رہی ہے کہ اب ہارن بلوئر سے مزید بحث مباحثہ کیا نہ جائے یا کرنا چاہئے — پھر پھرتی سے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھ کے چارپائی پر گر پڑتی ہے اور اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے —]

میرا دل تو جب ہی خوش ہوگا جب ان کی کھڑکی کے سامنے چمنیوں کا دھواں نکلتے دیکھونگا - مجھے بھی کیا موقع کی سوجھی! وہی آخری بولی! وہ تو بڑھتا ہی چلا جاتا تھا - یہ ترکیب نہ کرتا تو وہ ختم تھوڑا ہی کرتا!

[کلو کی طرف دیکھ کر]

ارے مجھے تمھارے درد سر کا تو خیال ہی نہیں رہا! چہ، چہ! اب تم آرام سے لیٹو چپ چاپ!

[کھانا کھانے کی گھنٹی بجتی ہے]

کچھ کھانے کے لئے یہاں بھیج دیں؟

کلو — نہیں! میں سوؤنگی مگر نیند آ جائے

جب ھے ! ذرا یہ کہ دیجئیگا کہ مجھے
کوئي جگائے نہ -

هارن بلوئر — اچھا ، اچھا ! میں اس خط کا
جواب لکھ دوں -

[هارن بلوئر کلو کي میز پر بیٹھ کے لکھنے لگتا
ھے -]

[کلو بہت پریشاني کی حالت میں مسہري سے چونک
کے اُٹھتي ھے گھڑي دیکھتي ھے پھر کھڑکي کي جانب
دیکھتي ھے - پھر گھڑي دیکھتي ھے - پھر چپکے سے
کھڑکي پر جاتي ھے اور آھستہ سے کھولتي ھے -]

هارن بلوئر —
[خط کو ختم کرتے ھوے]
ذرا سن لو !
[مسہري کي طرف گھومتا ھے]
آیں ، تم کہاں گئیں ؟

کلو —
[کھڑکي پر سے]
بڑي گرمي ھے !

هارن بلوئر — دیکھو یہ لکھا ھے — " مکرمہ ! آپ
کوئي ایسي بات میري بہو کي نسبت
نہیں بتا سکتیں جس سے ھمارے بال
بچوں کي خوشي میں فرق آئے - میں
اس خط کو محض حماقت سمجھتا ھوں
اور باوجود طلب کے کل گیارہ بجے وھاں
ھرگز نہ آؤنگا - — نیازمند — "

کلو —

[سر کو بیحد پریشاني کے عالم میں ھلاکر]
اُوھو ! — خیر !

[دو بارہ گھنٹي بجتي ھے]

هارن بلوئر —

[دروازہ تک جا کے]

تم اب ذرا لیٹ رھو ' سو جاؤ - اگر نیند
آ جائے - میں کہ دونگا کوئي یہاں نہ آئیگا -
کل تک — خدا چاھیگا ! — طبیعت بالکل
صاف ھو جائیگي - اب جاتا ھوں - خوش

رهو ! خدا حافظ !

[باهر چلا جاتا هے]

[دو ایک چکر کمرہ میں ٹہلنے کے بعد کلو پھر کھڑکي کے پاس پلٹ آتي هے اور وهاں قریب قریب پردہ کي آڑ میں کھڑي هو جاتي هے - کواڑہ دروازہ کا ذرا ذرا سا کھلنا شروع هوتا هے اور انا اپنا سر اندر ڈالتي هے اور جھانکتي هے – یہ دیکھ کے کلو کہاں هے جھٹ سے اندر داخل هو جاتي هے اور بائیں جانب آڑ میں چھپ جاتي هے بہت جلدي کلو کھڑکي سے هٹ آتي هے اور دروازہ بند کر لیتي هے –]

کلو —

[آهستہ سے]

آ جاؤ ' اندر آ جاؤ -

[وہ دروازہ کي طرف جھپٹ کر بند کر دیتي هے -]

[ڈاکر کھڑکي سے هو کر اندر آ گیا اور اس کي طرف آدھي مسکراهٹ سے دیکھنے لگا -]

ڈاکر — کیا هے ' چھوٹي بیگم ؟ مجھے کیوں یاد کیا ؟

[اپنے میل جول کے اس آدمي کے ساتھہ ہونے پر کلو کے طور طریقہ میں ایک خاص تبدیلي نمایاں ہوتي ہے - اس کي آواز بھي مختلف ہو جاتی ہے - ایک قسم کي آزادي اور یگانگت سي معلوم ہوتي ہے - لیکن بہت آہستہ سے بولتي ہے -]

کلو — بڑي غلطي کر رہے ہو!

ڈاکر —

[دانت نکال کے ہنستا ہے]

جي نہیں! میں صورت تو کبھي کسي کی بھول ہي نہیں سکتا -

کلو — نہیں، مان جاؤ -

ڈاکر —

[واپس جانے کے لئے منھہ پھیرتا ہے -]

تو اگر صرف اتنی سي بات تھي تو مجھے کیوں بیکار کے لئے بلایا ؟

کلو — نہیں، جاؤ نہیں -

[ہلکا سا تبسم کرتے ہوے]

تم مجھ سے کھیل کھیلتے ھو - شرم نہیں
آتي ؟ آخر میں نے تمہارا کیا بگاڑا
ھے ؟ کون کھیل ھے یہ ؟ — کریکٹ ؟

ڈاکر — جي نہیں ! اِسے کہتے ھیں "معاملہ"

کلو —

[جل کے]

تو مجھ سے اس جھگڑے سے واسطہ ؟ بھلا
میں یہ جھگڑا کیسے روک دیتي ؟

ڈاکر — اب اسے کوئی کیا کرے ! یہ تمہاري
تقدیر !

کلو —

[ھاتھ میں ھاتھ باندھ کے]

بھلا تمہاری بے دردی کی کوئی حد ھے ؟
تم ایک عورت ذات کی زندگی تباہ کرنے
پر لگے ھو جس نے کبھی تم کو کڑی بات
تک نہیں کہی ؟

ڈاکر — تو یہ کہئے ! آپ کے گھر والے بالکل بےخبر
ہیں کہ آپ کون ذات شریف ہیں ! پھر
کیا کہنا ہے ! مگر ایک بات تو خیال
کیجئے کہ میں اپنے مالک کی خیر خواہی
کر رہا ہوں - میں بھی تو آخر انسان ہوں --
جیسی کرنی ویسی بھرنی ! میں تمہارے
خاندان بھر سے نفرت کرتا ہوں - کون گالی
ہے جو پچھلے دو مہینہ سے آپ لوگوں نے
مجھے نہ دی ہو ' نگاہوں سے دیکھتے ہیں
جیسے چھری کٹاری چلاتے ہیں - میں تو
صاف کہتا ہوں مجھے صورت سے نفرت ہے !

کلو — خوبیاں بھی ہیں ان میں جیسے تم میں
ہیں !

[دانت نکال کے ہنستا ہے]

ڈاکر — ہارن بلوئر میں جیتے جی کوئی خوبی
نہیں ہو سکتی -

کلو — تو میں تو اس خاندان کی نہیں ہوں ؟

ڈاکر — کل کو تمہارے بچے ہونگے ' جب تو تم

ھارن بلوئر کي بھي اماں ھو جاؤگی -

کلو —

[مسکین انداز سے اپنے ھاتھ بڑھا کے]

کیوں پیچھے پڑے ھو؟ آخر اس سے فائدہ؟
خدا کے لئے یہاں ذرا آرام سے گزرتي ھے -
انصاف شرط ھے! انصاف شرط ھے!!

ڈاکر —

[ذرا دیر کے لئے مشکل محسوس کرتے ھوئے]

اس سے کام نہ چلیگا ، یہ کوشش ھی بیکار ھے -

کلو — آخر ساری زندگی ھماري روتے ھی تو کٹتی ھے -

[ڈاکر اپنا سر ھلاتا ھے — اس کي ھنسي غائب ھوچکي - اور بالکل لکڑي کے گدّے کي طرح بیٹھا ھے]

کلو —

[ھانپتي ھوئي]

خدا کے لئے رحم کرو! تم نے بھی تو

کسي کو چاها هے؟ کیا میں جانتي
نهیں؟ - اسي کے صدقے!

ڈاکر — نهیں! یه سب فضول هے - هماری شطرنج
میں تم ایک مُهره هو - اور تمهاري شه مات
هوگي -

کلو —

[مایوس هوکے]

تو تم سے کیا واسطه؟ تمهارا کیا بگڑیگا —
کیا بنیگا؟

[شیرني کي طرح تیور بدل کے]

دیکھو مجھ سے نه بھڑو، میں دشمني پر
آ جاؤنگي تو غضب ڈھاؤنگی - میں نے
بھي دنیا بهت دیکھي هے - دیس دیس کا
پاني پی کے آئی هوں تو کیا؟ آے هے
چیونٹي کو دباؤگے تو کاٹ کھائیگي - اور
میں تو پھر عورت هوں — اچھي طرح
سوچ لو -

ڈاکر — تو بس تھیک ہے! اس طرح پیں پیں
روئے سے تو مجھے تمہارے مُنھ دھمکی
زیادہ پسند ہے - دھمکی ہي سے ختم ہے -
اُن لوگوں سے بتلا دینا کہ ایک رات ہماري
تمہاري ملاقات سراے میں ہو چکي ہے -
اور یہ تو کہوگي هي کہ نہیں؟ یا یہ
کہ دینا کہ —

کلو — خبردار! خبردار!!

[اپني جیب سے نوت اور موتي نکال کے]

یہ دیکھو کل یہي میري زندگي کي کائنات
ہے - کوئی ہزار کے تو صرف موتي ہیں -
یہ سب تمہاري نذر ہیں -

[اس کي طرف پیش کرکے]

لیکن اب مجھ پر رحم کرو - کیا کہتے
ہو؟ بولو کیا کہتے ہو -

ڈاکر —

[ہونتھ چاتتے ہوئے - بے رحمانہ ہنسي ہنستے ہوئے]

تم نے میرا صحیح اندازہ نہیں کیا - میں
سیدھا سادا کُتّا ہوں - کتنا ھي کہ لو' لیکن
میري وفاداری میں شک نہیں - جس کا
کھاتے ھیں اس کي گاتے ھیں - یہ چالیں
مجھ سے نہ کھیلو -

کلو —

[بے قابو ھوکے]

تم جانور ھو! نہ رحم ھے تمہارے مزاج
میں نہ حیا ھے' کم ظرف! بزدل! اور
اس کتیا کو کیسے رشوت دے کے میرے
پیچھے لگا دیا ھے! جانتے نہیں! خوب
جانتے ھو میں پاگل ھي ھو جاؤں تو
تجھے کیا؟ جانور کہیں کا -

ڈاکو — بات نہ بڑھاؤ' بات بڑھ جائیگي تو تم
کیا فائدہ اُٹھاؤگي؟

کلو — اس طرح کسي عورت کے پیچھے پڑنا چاھئے
محض اس لئے کہ تم سے مردوں سے جھگڑا
ھو گیا؟

ڈاکر — میں نے کیوں جھگڑا کیا ؟ مجھ سے مطلب ؟
تم تو خوب جانتی ھو کہ جھگڑے میں
تو ھمیشہ کمزور ھی مار کھاتا ھے - کمزوری
میں غصہ مار کھانے کی نشانی مثل
مشہو ھے - اب اس کو کوئی کیا کرے ؟

کلو —

[گھور کے نظر جماکے دیکھتی ھے]

تمہارے کوئی ماں بہن ھیں کہ نہیں ؟
اُن سے تو پوچھتے کسی دن کہ محبت کی
بنیاد کچے دھاگے پر ھوتی ھے کہ نہیں ؟
ان سے تو کبھی پوچھو کہ ڈر کس کو
کہتے ھیں - بزدل ظالم ! بے رحم زمانے
بھرکا ! تو بھی اپنے کو آدمی کہتا ھے کہ
میں آدمی ھوں !

ڈاکر —

[دانت نکال کے ھنستے ھوئے]

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را -

ان گالیوں پر قربان! قسم خدا کی ہر گالی
پر سو سو جوبن نکلتے ہیں!

[کلو کا غصہ جتنی جلدی تیز ہوا تھا اُتنی ہی
جلدی فرو ہو گیا - مسہری پر لیٹ جاتی ہے، کانپتی
ہے اور پھر ادھر اُدھر دیکھ کے ڈاکو کی طرف
دیکھتی ہے -]

کلو — پھر آخر کیا لوگے کہ ہم کو برباد نہ کرو -
کچھ معاوضہ کافی ہوگا کہ کچھ نہ کافی
ہوگا -
میری زندگی کو — مجھ کو تباہ نہ کرو!

[میں خود حاضر ہوں]

ڈاکو —

[پیشانی کا پسینہ پونچھتے ہوئے]

اب کہی ہے بات معرکہ کی! یہ البتہ
کچھ معاوضہ بھی ہے -

[کھڑکی کی طرف پلٹ جاتا ہے]

اب تو میرے پاؤں ڈگنے لگے - ایک بات
ہے، تمہارے سر جائیگی، اور ضرور جائیگی -

لیکن جہاں تک ہو سکیگا میں تمہارا کم
نقصان کرونگا - نہیں ' تم جو کچھ بھي
پیش کرنا چاهتي هو میں کچھ نہیں
چاهتا -

[پیشاني پونچھتے هوئے]

هائے ' پھر طبیعت لوت پوت هوئي جاتي هے !
لیکن نہیں ' اب جانے بھي دو -

[کلو اب اپنا چہرہ هاتھوں سے چھپا لیتي هے]

رو نہیں ' سنبھالے رهو اپنے کو - میں جاتا
هوں - خدا حافظ !

[کھڑکی سے باهر نکل جاتا هے]

کلو —

[جلدي سے اُتھ کر]

هائے یہ کیا هوا ؟ چوها - شکار پھندے
میں پھنس گیا ! هائے !

[کھڑي هو کے سنتي هے - جلدي سے دروازہ کے پاس
جاکے دروازہ کا قفل کھولتي هے اور واپس آکے مسہري
پر لیت جاتي هے اور آنکھیں بند کر لیتي هے - چارلس

بہت آھستہ سے آتا ھے اور اس کے اُوپر جھک کے دیکھنے لگتا ھے کہ آیا سو گئي یا جاگتي ھے - کلو اپني آنکھیں کھولتی ھے -]

چارلس ــــ کلو ، کیسي طبیعت ھے ؟ کہو نیند آئي ؟

کلو ــــ ھاں ...

چارلس ــــ

[مسہري کي پٹي پر بیٹھ کر اس کو پیار کرتے ھوے]

پیاری ، طبیعت کیسي ھے ؟

کلو ــــ ھاں ، پہلے سے تو اچھي ھے -

چارلس ــــ شکر ھے ! ــــ ذرا سا شوربہ ؟

کلو ــــ

[کانپتی ھوئي]

نا ــــ نا !

چارلس ــــ آخر یہ تمہیں سر کا درد کیسے ھو جاتا ھے ؟ اِدھر مہینے ڈیڑھ مہینے سے تو تمہاري

طبعیت جب دیکھو خراب ھي رھتي
ھے -

کلو —— اور تو کچھ وجہ نہیں معلوم ھوتي سوائے
اس کے کہ مجھے کچھ اپنا پاؤں بھاري
معلوم ھوتا ھے -

چارلس —— آین ! کیا سچ مُچ —— قسم خدا کی ؟
سچ کہو -

کلو ——

[سر ھلا کے]

کیا تم کو بڑي خوشي ھوئي!؟

چارلس —— کیوں ؟ خوشي کیوں نہ ھو ؟ بڑے صاحب
تو بہت ھي خوش ھونگے -

کلو —— دیکھو! ابھی اُن سے نہ کہنا - ان کو نہ معلوم
ھونے پائے !

چارلس —— خیر !

[اس کو ھم آغوش کرتا ھے]

تم نے تو غضب کر دیا ! اچھا لے ، اب اسي

بات پر ایک بوسہ دے دو -

[کلو منھہ اُونچا کرکے چٹاخ پٹاخ بوسے لینے لگتی ھے -]

ارے تمھارے بدن سے تو شعلے نکل رھے ھیں ' اور تم کہتی ھو کہ ھلکی سی تپ ھے تم کو؟

کلو ---

[ھنس کے]

تعجب ھے ! چارلی ' بھلا تم مجھہ سے محبت کرتے ھو !

چارلی --- اچھا ' تمھیں بتاؤ - یہ تم کیا کہتی ھو ؟

کلو ---

[اس کے بازو پر تکیہ کرکے]

بھلا جو کوئی جھوٹی سچی باتیں ھمارے خلاف تم سے لگائے تو تم مانو کہ نہ مانو ؟

چارلس --- یہ کمبخت ھل کرایست ! آخر یہ تم سے

کیوں اس قدر جل رہے ہیں ؟ اس کا کیا
مطلب ہے ؟ جب میں نے ان کو وہاں
دیکھا تھا بڑی مشکل سے میں نے موقع
بچایا -

کلو ---

[دزدیدہ نگاہوں سے اُسے دیکھتی ہے -]

اب تو میں اس حالت میں ہوں - میں
یوں بھی کسی کام کی نہیں - ذرا سی بات
میں طبیعت اُلجھنے لگتی ہے -

چارلس --- اور کیا کچھ ہم لوگ بھول جائینگے ؟ ---
بھول نہیں جائینگے - ایسا سبق سکھائیں
کہ وہ بھی یاد کریں !

کلو --- یہی تو اِن چھوٹی چھوٹی جگہوں میں اور
مصیبت ہے - میں کہتی ہوں لیکن آخر
اُن کا مکان غارت کرنے سے حاصل ہی
کیا ہے ؟

چارلس --- وہ کمبخت عورت کبھی بولی تھولی سے

باز نہیں آتي - آئے دن کچھ نہ کچھ
پخ نکالتي رهتي هے - اب اس سے زیادہ
اور کیا کریگي ؟

کلو —

[ڈرتي هوئي]

اُنْهہ ! — هوگا - میں نہیں پروا کرتي - مجھے
نہیں پسند کہ جدھر دیکھو اُدھر دشمن ،
جدھر دیکھو اُدھر دشمن ! میرا تو جیسے
جي ڈرتا هے ! میں —

چارلس — کیوں پیاري ، آخر یہ کیا هے ؟

[غور سے اس کي جانب دیکھتا هے]

کلو — یہ تو اُسی حالت کي وجہ سے هے اُسي
حالت........ کي وجہ سے !

[یکبارگي]

چارلي ، میري خاطر سے یہ جھگڑا بند کر
دو - اے تم کو میری قسم هے ! میري جان
کی قسم هے !

چارلس —

[اس کے بازو تھپک کر]

آرے ، آرے ! میں کہتا ہوں تم کو بات کا
بتنگڑا بنانے کي جیسے عادت ہے ! ذرا ٹھیک
غور تو کرو - والد صاحب نے نو ہزار پونڈ
ان کو چھپانے کے لئے دئے ہیں اور تم
ایسی عورت کي طرفداري کرتی ہو ! جس
نے تمہاري بے عزتی کرنے میں کوئی کسر
نہیں اُٹھا رکھی - نہ اس میں عقلمندی
ہے نہ معاملہ داري ! اپنی عزت بھی تو
کوئی چیز ہے ؟ خودداري بھی تو ہوني
چاهئے آدمی میں -

کلو —

[ہانپ کے]

مجھے خودداری کا احساس نہیں ہے -
میں تو جھگڑے بچانا چاہتی ہوں - بس !

چارلس — اگر اس جھگڑے سے تم کو کوفت ہوتی

هو تو میں تم کو تبدیل آب و هوا کے لئے
سمندر کے کنارے بھیج دوں - لیکن ایسے
آدمیوں سے لڑائی بھڑائی میں تو مزہ آنا
هی چاهئے -

کلو —

[سوچتي هوئي اور ترشروئي سے]

نہیں، اس سے کیا هوتا هے؟ میں یہ تھوڑی
هی چاهتی هوں!

چارلس — آیں، آیں! تم تو لڑائی لڑنے پر آمادہ
هو گئیں!

کلو — اگر تم نے یہ جھگڑا بند نہ کرا دیا تو تمھاری
میری بنیگی نہیں -

چارلس — دیکھو کلو، آخر پس پردہ اس میں
راز کیا هے؟

کلو —

[آهستہ سے]

پس پردہ؟

چارلس — تم تو ایسی باتیں کرتی ہو جیسے جن کسی کے سر پر آ جاے - ارے ' میں تو کہتا ہوں ' ان کمبختوں کو تو اب داؤ پر پا گئے ہیں - چھ مہینہ میں تو ڈیپ واٹر سے چلتے پھرتے نظر آئینگے ! وہ جو ان کا پرانا کھنڈر ہے وہ ستیاناس ہو جائیگا - کسی کام کا رہ جائے جب ہی کہنا - چمنی ۳۰۰ قدم کی کون کہے ٹھیک ان کے سر پر جڑی جائیگی - اور ۲۴ گھنٹہ میں بارہ گھنٹہ دھواں ان کے سر پر سوار رہیگا - یہ کمبخت قطامہ یہاں دکھائی تو دیگی نہیں - جب لطف آئیگا ! یہیں رنگ رلیاں ہونگی - جب تک یہ قصبہ یہاں رہیگی جب تک یہ کچھ نہ ہونے پائیگا - بس اب اسی کی دیر ہے کہ دم نہ لینے پائے کمبخت !

کلو —

[ہاتھ سے اشارہ کرکے]

اچھا ' اب میں سمجھی -

چارلس —

[دوبارہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے]

کلو، اگر تمہارا یہی انداز قائم رہا تو میں سمجھونگا کہ دال میں کچھ کالا ہے -

کلو —

[بہت آهستہ سے]

چارلی!

[چارلی اس کے پاس آ جاتا ہے]

مجھے پیار کر لو -

چارلس —

[پیار کرتا ہے]

کیا ہے پیاری؟ مجھے معلوم ہے کہ عورتیں اِن اوقات میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگتی ہیں - تم سو رہو، بس!

کلو — ابھی تم نے کھانا بھی نہیں کھایا — کہ کھا چکے؟ جاؤ اور میں بھی سو رہونگی - لیکن میری محبت نہ چھوڑنا -

چارلس — چھوڑنا ؟ چاھے کم کروں ؟

[چارلس دوبارہ چمٹتا کے بوسہ لے رھا ھے کہ اتنے میں آنا چپکے سے دروازہ کے پاس جاکے کھولتی ھے اور باھر نکل جاتی ھے - لیکن اتنے میں دروازہ سے چڑ مڑ کی آواز آتی ھے اور وہ دوبارہ بند کر دیتی ھے -]

کلو —

[زور سے چونک کر]

کون ھے ؟ کون ؟

چارلس — کہاں کون ھے ؟ کہاں کون ھے ؟ تم کو وھم ھے !

کلو —

[آھستہ سے ذرا ھنس کے]

کیا جانے ؟ چارلی ' جاؤ - یہ سر کا درد ذرا کم ھو جائے تو میں ابھی اچھی ھو جاؤں -

چارلس —

[اس کي پیشاني کو آهسته سے پیار سے تهپک کر اور اس کي طرف مشکوک انداز سے دیکهکر]

تم سو جاؤ ' میں سویرے هي آؤنگا -

[پلٹ کے واپس جاتا هے اور دروازہ سے کلو کي طرف منهہ کرکے بوسه کا چٹخارہ لیتا هے - جب چارلس چلا جاتا هے تو اُتهہ کے تهیک اسي انداز سے کهڑي هو جاتي هے جیسے ابتدا میں کهڑي هوئي تهي - خیالات میں منہمک مستغرق - دروازہ کهلتا هے اور خادمه پهر اِدهر اُدهر جهانکتي نظر آتي هے -]

پردہ گرتا هے

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

صبح کا وقت

دوسرے دن صبح کو ھل کرِیست کے کمرے میں جل بائیں جانب سے آ کے آئینہ دار کھڑکی سے دیکھ رھي ھے -

جل ---

[رولف سے کہتي ھے جو اب تک نظروں سے اوجھل ھے]

چلے آؤ ' کوئي نہیں ھے -

[اتنا کہ کے کمرے کے اندر چلي جاتي ھے - رولف باغ سے آ کے اُس کے پاس پہنچ جاتا ھے -]

رولف --- جل ' میں تم سے یہ کہنے آیا ھوں کہ کیا ھم لوگوں کو ....

[جل سر ہلاتي ھے]

کل ملنے آنا چاهئے تها ' یه تو کچه
الول جلول سي بات هے -

جل --- هم نے شروع نهیں کیا ' شروع تو آپ کي
طرف سے هوا تها -

رولف --- بات تو تم سمجهتي نهیں هو ! اگر تمهارا
والد صاحب کا سا حال هوتا کہ خود هي ---

جل --- مجهے تو سخت افسوس هوتا !

رولف ---

[پهنکارنے کے انداز سے]

بهلا اور کوئي ایسي باتیں کرتا تو مضایقه
نه تها - جل ' تم سے تو ایسي اُمید نه
تهی ! بهلا والد صاحب کي طرح کوئي
رفاہ عام کرے تو معلوم هو - وہ سمجهتے هیں
کہ هم بهي کچه هیں تو کیا بیجا هے ؟

جل --- اور هم سمجهتے هیں کہ وہ بالکل سور هیں '
تو کیا بیجا هے ؟ معاف کیجئیگا -

رولف --- اگر یه بقاے اصلح کا اصول صحیح هے
تو ....

جل --- وہ چاہے اصلح ہوں لیکن ان کو بقا میسر نہ ہوگي -

رولف ---

[بے توجہي سے جو انہماک کي وجہ سے ہے]
معلوم تو ایسا ہي ہوتا ہے -

جل --- تو یہي کہنے آئے تھے ؟

رولف --- نہیں ، میں کہتا ہوں ، اگر ہم لوگ مل جائیں تو کیا یہ جھگڑے ختم نہ ہو جائینگے ؟

جل --- ہمارا ملنے کو جو جي نہیں چاہتا !

رولف --- ہاتھ میں ہاتھ تو ہم لوگ ملا چکے ہیں ، اب دل نہ ملائینگے کیا ؟

جل --- لڑائي میں مٹھائي نہ پھلیگي ، رنج بڑھیگا -

رولف --- میرے دل میں تو بالکل رنج نہیں ہے -

چِل — صبر کرو ! رنج بھی ہو جائیگا ، جلدی
نہ کرو -

رولف — کیوں ؟

[بہت توجہ کے ساتھ]

اچھا ، کلو والے معاملہ میں ؟ معاملہ تو
پہلے ہی سے سمجھتا ہوں کہ آپ کی والدہ
کا رنگ کلو کی جانب سے ....

چِل — اچھا ؟

رولف — بہت بیگمانی ہے -

[چل ہنستی ہے]

ممکن ہے کہ کلو تمہارے ہم پلہ نہ ہو ،
لیکن اس کو کنیز سمجھنا کوئی بیگماتی
شان ہی نہیں ہے ؟

چِل — اپنی چونچ بند رکھو تو بہتر ہے -

رولف — وہ تو ہمارے والد صاحب پہلے ہی کہہ
چکے ہیں - اُس دن جب کلو تمہارے یہاں

آئي تهیں، نه تمهاري والده اس قدر بیہودہ برتاؤ کرتیں نه والد صاحب اور چارلي اتنے ناخوش ہوتے!

[جل سیتي بجاکے گانا گاتي هے — "تمهیں یاد هو کہ نہ یاد هو"]

[کسي قدر ناراضي سے جل کي جانب گھورتے ہوئے]

کیوں جل، یہ سیتي بجانے کا معاملہ هے! کیوں؟

چل — نہیں تو!

رولف — صاف کیوں نہیں کہتیں کہ چلے جاؤ؟ میں چلا جاؤں -

چل — بہتر هے -

رولف — بہتر هے تو بہتر هے! تو کیا بس اب کے بچھڑے ملینگے حشر کے دن؟

چل — مجھے تو حشر میں بھی ملنے کي اُمید نہیں هے -

[سیدھے رولف کي آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھتی ھے]

رولف — بڑا غضب ھو رھا ھے !

جل — غضب تو اِس دنیا میں روز ھي ھوا کرتا ھے -

رولف — لیکن جتنئي ھي ایسي باتوں کي کمي ھو سکے بہتر ھے -

جل —

[غصہ سے جھڑک کے]

تو آپ لکچر نہ جھاڑئے - مُلا نہ بنئے -

رولف —

[بہت برا مان کے]

نہیں لکچر میں کیا جھاڑونگا ! میں مُلا نہ بن رھا تھا لیکن پھر بھي دوستي کے لئے دل نہیں مانتا - محبت کو کیا کروں ؟

جل — پہلے اصلیت کو سنبھالئے پھر محبت جتائیگا -

رولف — ذرا وسعت نظر سے کام لو، جل -

جل — کیسی وسعت نظر ؟ ہم سب اپنے اپنے رنگ
میں مست ہیں - اور کیوں نہ ہوں ؟

رولف — توبہ، توبہ ! تم کو تو بس ......

جل — تم کو تو کسی بات میں اچھائی نظر ہی
نہیں آتی - وہ سبق تو آپ کے والد صاحب
ہی نے سکھایا ہے — "ہر شخص اپنی چال
میں" ! اور اسی میں بھلا ہوتا ہے - اچھا
بس خدا حافظ !

رولف — جل ! جل !

جل —

[اپنے پیچھے ہاتھ باندھ کے گنگناتی ہے]

رہئیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہمنفس کوئی نہ ہو اور ہمزباں کوئی نہ ہو

رولف — کاہے کو جل، کاہے کو ؟

[دلشکستہ انداز سے بائیں جانب بڑی کھڑکی سے باہر
نکل جاتا ہے - جل جس نے گانا بیچ سے چھوڑ دیا
ہے ہاتھ باندھے کھڑی اور ہونٹھ کانپ رہے ہیں]

[بائیں سے فلیوز داخل ہوتا ہے]

فیلوز — مس صاحب، مسٹر ڈاکر اور دو صاحبان اور تشریف لائے ہیں -

جل — تو تینوں صاحبان کو اندر تشریف لانے دیجئے اور مجھے باہر جانے دیجئے -

[فیلوز کے پاس ہوتی ہوئی باہر چلی جاتی ہے اور فوراً ہی ڈاکر اور دو اجنبی شخص اندر آتے ہیں -]

فیلوز — تو حضور، میں بیگم صاحب سے عرض کر دوں کہ آپ لوگ تشریف لائے ہیں - صاحب تو گھومنے گئے ہیں -

[بائیں سے چلا جاتا ہے]

[تینوں آدمی ایک باقاعدہ انداز سے جمع ہو جاتے ہیں - پہلے دروازوں کو اور کھڑکی کو دیکھ چکے ہیں - اب بڑی خانہ‌دار میز کو دیکھ رہے ہیں -]

ڈاکر — تو اب یہ معاملہ بغیر عدالت گئے تو رہتا نہیں - اگر کہیں کوئی کور کسر ہو تو ابھی بتا دینا -

[دوسرے اجنبي سے]

تم تو اس عورت سے ذاتي طور سے واقف
هو ؟

دوسرا اجنبي -- اور آپ کیا سمجھتے هیں ؟ میں
بھلا ایسے معاملات میں اِن بازاریوں کا اعتبار
کرتا ! جب یه تشریف لائي تھیں تو بڑي
سفارشوں سے آئي تھیں اور اپنا کام بھي
خوب کرتي تھیں - دوپاگے لگے هوئے تھے -
کیوں جارج ' هے کم نہیں ؟

پہلا اجنبي — هم لوگوں نے دو مرتبه حاضري اور
خدمتوں کا معاوضه خود دیا هے -

دوسرا اجنبي — میں دیکھتے هي پہچان لونگا -
وہ تو خوبصورت سي عورت هے ' چھرہ پر
ایک آب تاب ایک خاص نمک هے - اب
کیا اتنے دنوں میں صورت تھوڑي هي بدل
گئي هوگي !

پہلا اجنبي -- همیں اس معامله کو طشت از بام

کرنے کي ضرورت کیا ہے ؟

ڈاکر — طشت از بام کرنا ضروري نہیں ہے ' صرف دھمکیوں میں کام چل جائیگا - لیکن سمجھ لینا چڑھے تو امرت پا گئے گرے تو چکنا چور — وہی مثل ہے - اور وہ آدمي ہے بے تحاشا گدّےباز - نشانہ خالي نہ جانا چاھئے - تم دونوں صاحب کہ دو تو سمجھ لو کہ مار لیا - اور کیا ؟

دوسرا اجنبي — اور ہم لوگوں کا وقت تو فاضل ہي ہے گویا کہ یہاں دوڑے دوڑے پھر رہے ہیں !

ڈاکر —

[پہلے اجنبي کی جانب سر ہلاتے ہوے]

جارج کو سب حال معلوم ہے - وہ سب ٹھیک ہو جائیگا - تم مطمئن رہو - میں تم کو اطمینان دلاتا ہوں - ساري ذمہداري میرے سر ہے -

دوسرا اجنبی — اگر اُس عورت کی شادی ہو چکی ہے تو میں خواہ‌مخواہ کو اس کی زندگی برباد بھی کرنا نہیں چاہتا -

ڈاکر — نہیں، اُس کو نقصان کوئی نہیں پہنچانا چاہتا - اس سے کسی کو خصومت نہیں ہے - میں تو صرف ہارن بلوئر کو دبوچ لینا چاہتا ہوں - اور جب تک توبہ نہ کریں چھوڑنا نہیں چاہتا -

[یہ دونوں شخص ایک دوسرے سے کسی قدر ہٹ جاتے ہیں اور بیگم ہل کرایسٹ داہنی جانب سے آتی ہیں -]

ڈاکر — آداب عرض، بیگم صاحب! یہ وہی میرے رفیق شریک ہیں - ہارن بلوئر صاحب بھی آ رہے ہیں -

بیگم ہل کرایسٹ — ہاں، گیارہ بجے آتے ہیں - مجھے دوسرا خط لکھنا پڑا -

ڈاکر — کیا سرکار نہیں ہیں؟

بیگم ہل کرایست — میں نے اُن سے کہا نہیں -

ڈاکر —

[سر ہلاتے ہوئے]

ہمارے دوست وہاں تشریف رکھینگے
اور پھر جیسا بنیگا اُن سے کام لے سکتے
ہیں -

[داہنی جانب کو اشارہ کرکے]

بیگم ہل کرایست —

[اجنبی اشخاص سے]

آپ ادھر تشریف رکھیں !

[دروازہ کھولے کھڑی رہتی ہے اور وہ لوگ کمرہ میں
چلے جاتے ہیں]

ڈاکر —

[دستاویز دکھاتے ہوے]

میں نے یہ مسودہ بدلوا لیا ہے اور قانوناً
مکمل کرا لیا ہے - بڑی پھرتی سے کام
ہوا - اس کے رو سے لانگ میڈو اور سنٹری

کا صاحب کے نام چار ہزار پانسو پر انتقال
نامہ ہوتا ہے - آپ خیال فرمائیے اگر اس
موذي ہارن بلوئر نے اس پر دستخط کر
دئے تو ایک عزت آبرو خاک میں مل جائیگي
دوسرے پورے چھ ہزار کا خسارہ ہوگا -
لیکن یہاں ایسا پڑوس بھي تو کسی
طرح قابل برداشت نہیں ہے -

بیگم ہل کرایست — لیکن راز کو فاش کر دینا
تو ہر وقت ہمارے امکان میں رہیگا -

ڈاکر — ہاں ' یہ تو ٹھیک ہے - لیکن کون جانے کل
کیا ہوتا ہے - اور کس کس بات کا آپ
ثبوت دیتی پھریںگي ؟ اور ایسے آدمي کا
اعتبار ہي کیا ہے ؟ میرے اُوپر تو خار ہي
کھائے ہے ' یہ تو مجھے خوب معلوم ہے -

بیگم ہل کرایست —

[غور سے ڈاکر کي طرف متوجہ ہو کے]

لیکن اگر اس نے دستخط کر دئے جب تو

شرافت کا تقاضا یہی ہوگا کہ —

ڈاکٹر — ہاں ، پھر تو مجبوری ہے - اور میں اُس کو نقصان پہنچانا چاہتا بھی نہیں - لیکن یہ میں نے اس لئے کہہ دیا کہ کس کس کی زبان پر آپ مُہر لگائیںگی ؟

بیگم ہل کرایسٹ — ہاں ، اب اس کی کون سی ذمہ داری ہو سکتی ہے ؟

[آنکھوں آنکھوں میں اشارہ ہوتا ہے — اور دونوں سے کوئی بھی دوسرے کی نگاہ کو منظور نہیں کرتا -]

آ تو رہا ہے کوئی موٹر - اس گاڑی میں خدا جانے کہاں کا شور ہوتا ہے - اتنی بھڑ بھڑ تو کوئی گاڑی نہیں کرتی -

ڈاکٹر — پہلے تو بہت دولتیاں جھاڑیگا - بہت پھٹ پھٹائیگا لیکن جب تک خود نہ کہے کہ میں جو کہئے ماننے کو حاضر ہوں جب تک نہ مانئیگا - اس کاغذ کا ذکر نہ ہو -

[دستاویز اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے]

اگر کارخانہ نہیں کھولتا ہے تو سنتری
اس کے کس کام کی ہے - میرا تو خیال
ہے کہ وہ بھی سوچیگا کے بھاگے بھوت کی
لنگوٹی ہی بھلی جو کچھ بچ جائے
غنیمت ہے !

[بیگم ہل کرایسٹ اپنا سرخم کر لیتی ہے - فیلوز
بائیں سے داخل ہوتا ہے -]

فیلوز ــــ

[معذرت کے انداز سے!]

ہارن بلوئر صاحب آئے ہیں - کہتے ہیں
کہ بلانے سے آئے ہیں ' وعدہ ہو چکا ہے
ملنے کا -

بیگم ہل کرایسٹ ــــ ہاں درست ہے -

[ہارن بلوئر اندر آتا ہے اور فیلوز باہر جاتا ہے]

ہارن بلوئر ــــ

[بغیر سلام بندگی کے]

میں صرف یہی دریافت کرنے آیا ہوں کہ

آخر اِن خطوں کا کیا مطلب ھے ؟

[دونوں خط جیب سے باھر نکالتا ھے]

اور اگر آپ اسے پسند کریں تو ھم آپ تنہائي میں اس موضوع پر گفتگو کر لیں -

بیگم هل کرایست — ڈاکر کو یہ کیا اور بہت سا حال معلوم ھے - یہ تو میرا جانا ھوا ھے -

ھارن بلوئر — ڈاکر کو معلوم ھے ؟ خیر ' آپ نے دوسرے خط میں لکھا ھے کہ میري بہو نے مجھے مغالطہ دیا ھے - میں بہو کو بھي ساتھ ھي لیتا آیا ھوں - آخر دیکھوں آپ کیا کہینگي - اگر صرف یہ چال تھي کہ میں یہاں دوبارہ چلا آؤں تو خیر ' ورنہ بہو کے منھ پر کہئیگا کہ مجھکو مغالطہ دیا ھے -

[کھڑکی کي طرف ایک قدم بڑھتا ھے]

بیگم هل کرایست — ھارن بلوئر صاحب ' میري نظر

میں تو پہلے آپ سن لیں ' اس کے بعد ہم
لوگ بہو رانی کے منہ پر کہلے کو تیار
ہیں - پہلے آپ تو سن لیجئے کہ کیا معاملہ
ہے - ہم کچھ آپ کو خواہی نخواہی
نقصان نہیں پہنچانا چاہتے -

ہارن بلوئر — خیر ' شکر ہے ! اچھا ' میں سنوں تو
کہ آپ نے کون کون سی دروغ‌بیانی یہاں سن
رکھی ہیں یا گڑھ رکھی ہیں - آپ نے
اور ڈاکٹر صاحب نے مل کے - قانون بھی ہے
ایسی توہین و آبرو ریزی کا — یہ بھی آپ
کو یاد رکھنا چاہئے - میں باز نہیں رہونگا
یہ واضح رہے -

بیگم ہل کرایسٹ — ہارن بلوئر صاحب ' قانون طلاق
سے بھی آپ واقف ہیں کہ نہیں ؟

ہارن بلوئر — جی نہیں !

[بہت پریشان ہوکر]

یعنی ؟

بیگم هل کرایست — اتنا تو معلوم هي هوگا که
بدچلني سے طلاق هوتي هے اور مقدمه
بازي لازم آتي هے -

هارن بلوئر — هاں ' میں جانتا هوں - آخر بات کیا
هے ؟

بیگم هل کرایست — جب مقدمه چلتا هے یا چلنے
کو هوتا هے تو مرد جس کو طلاق دي جاتي
هے اکثر هوٹل میں اجنبي عورت کو ساتھ
لے کے جاتا هے - مجھ کو نهایت افسوس کے
ساتھ کهنا پڑتا هے کہ آپ کي بهو راني
شادي سے پهلے اسي معزز خدمت پر
ممتاز تهیں - لوگ تکے دے کے اُن کو
ٹیکا لے جاتے تھے -

هارن بلوئر — خدا کي مار !

ڈاکر —

[جلدي سے]

سب ثابت هو چکا هے — لفظ لفظ !

هارن بلوئر — جهوتے زمانے کے! ایسي غلط بیاني
کرکے جان چهڑانا چاهتے هیں - زبان نه
جل گئي ایسي کفر کي باتیں کهتے!
ڈاکر، بچا اگر عدالت فوجداري میں
تم کو نه رگیدا هو تو بات نهیں!

ڈاکر — ابے چل مردود! کل دیکها تها کون صاحب
میرے ساتھ تهے؟ وهي هیں جو آپ کي
بهو سے یهي خدمت لے چکے هیں -

هارن بلوئر — یه گڑهنت هے، سازش هے!

بیگم هل کرایست — تو اس میں بات هی کیا هے؟
بلا لیجئے اپني بهو کو!

هارن بلوئر —
[پهلے پهل خطره میں پهنس جانے کا احساس کرتے
هوئے]
بے غیرت! جهوتے! بے ایمان!

بیگم هل کرایست — اگر یه بات هے تو ابهي صاف
هو جائیگا، دودھ کا دودھ پاني کا پانی

ابھي ھوا جاتا ھے - بلا لو اپني بہو کو!

ھارن بلوئر —

[یہ دیکھ کے کہ اس کا کوئي اثر نہیں ھوتا سننے والوں پر]

میں ابھي بلاتا ھوں - سراسر بہتان!

بیگم ھل کرایست — خدا کرے بہتان ثابت ھو!

[ھارن بلوئر کھڑکي سے باھر چلا جاتا ھے – ڈاکٹر دائیں کو دروازہ کے پاس چلا جاتا ھے – دروازہ اُھول کے اندر کے لوگوں سے بات چیت کرتا ھے – بیگم ھل کرایست اپنے ھونٹھ تر کر رھي ھے اور رومال بار بار منھ پر پھیر رھی ھے ھارن بلوئر واپس ھوتا ھے – آگے آگے خود پیچھے پیچھے کلو ' سخت گیري اور مقابلے کے لئے بالکل تیار ھے]

ھارن بلوئر — اچھا ' اب دیکھئے اس تہمت کے پرخچے کیسے اُڑتے ھیں -

کلو — کون سي تہمت ؟

ھارن بلوئر — کہ تم اس سے پہلے ویسي عورت کا

کام کرتی تھیں ! میرا تو دل قبول نہیں کرتا - معلوم نہیں کن الفاظ میں کہوں !

کلو — اچھا ! اچھا ' کیا ہوا ؟

ہارن بلوئر — اس عورت کا کام کرتی تھیں جو مردوں کے ساتھ جاتی ہے جب وہ طلاق دلوانے جاتے ہیں -

کلو — کون کمبخت کہتا ہے ؟

ہارن بلوئر — یہ بڑی بی کہتی ہیں ' اور ان کے یہ دونوں کُتے کہتے ہیں !

کلو —

[بیگم ہل کرایست کی طرف منھ کرکے]

کیوں ؟ یہی کہنا شرافت ہے — کیوں ؟

بیگم ہل کرایست — سچ ہے یا جھوٹ ' یہ بتاؤ پہلے !

کلو — جھوٹ !

ھارن بلوئر —

[سخت غصہ سے]

میں تو کہتا تھا ' تم کو دونوں کو ان کے پیروں پڑاکے جب مانونگا !

ڈاکر —

[داھني طرف کا دروازہ کھول کے]

چلے آئے !

[پہلا اجنبي اندر آتا ھے - کلو گویا سخت کوشش کرکے جو بالکل واضح ھو جاتي ھے اس سے مقابلہ کرنے کو کھڑي ھو جاتي ھے -]

پہلا اجنبي — کہئے بیگم وین صاحبہ ' کیسا مزاج ھے ؟

کلو — میں تم کو نہیں پہچانتي -

پہلا اجنبي — ھاں ' آپ کا حافظہ کچھ خراب معلوم ھوتا ھے - کل تک تو خوب چاھتي تھیں آج بھول گئیں — ایک ھي دن میں ! وہ ایک دن ھوا یا تین سال ھوے ایک ھي بات ھے -

کلو — تم ہو کون آخر ؟

پہلا اجنبی — کاھے کو ؟ — کاھے کو ؟ اب کھل جاؤ - کسٹر والے مقدمہ کو بھول گئیں !

کلو — میں کہ چکی کہ میں تم کو نہیں جانتی -

[بیگم ھل کرایست سے]

تم یہ ناگن کب سے ہو گئیں ؟

پہلا اجنبی — تو کیا مجھے آپ کی یاد داشت تازہ کرنی پڑیگی کیا ؟

[اپنا نوٹ بک نکالتا ھے]

سنئے آج سے تین سال پیشتر تاریخ ۳ اکتوبر بیگم وین کو فیس اور اخراجات کے لئے دئے گئے ۲۰ پونڈ بولو ھوتل میں - اسی طرح ۱۰ اکتوبر کو پھر فیس وغیرہ دئے گئے ۲۰ پونڈ -

[ھارن بلوئر سے]

آپ ذرا اِن اندراجات کو دیکھ کے اپنا

اطمینان کر لیجئے - بالکل سچ اور صحیح
اندراجات ہیں -

[ہارن بلوئر دیکھنے کے لئے آگے بڑھتا ہے لیکن پھر
ٹھہر جاتا ہے اور کلو کی جانب دیکھتا ہے]

کلو —

[مرگی کی سی کیفیت سے]

جھوٹ ! سراسر جھوٹ !

پہلا اجنبی — کیوں بنتی ہو؟ ہم کچھ تمہاری
عزت خاک میں ملانے نہیں آئے ہیں -

کلو — مجھے یہاں سے لے چلو - میں ایسا برتاؤ
برداشت نہیں کر سکتی -

بیگم ہل کرایست —

[دبی زبان سے]

اب کھل جاؤ - کیوں بھانڈا پھوڑاتی ہو ؟

کلو — بہتاں ! سراسر بہتاں !

ہارن بلوئر — کبھی تم کو ویں بھی کہتے تھے ؟

کلو — نہیں، کبھی نہیں -

[کھڑکی کی طرف جانے کو بڑھتی ھے لیکن چونکہ راستے میں ڈاکر کھڑا ھے ٹھہر جاتی ھے -]

پہلا اجنبی —

[داھنے کو جو دروازہ ھے اس کو کھول کے]

ھنری، چلے آؤ -

[جلدی سے دوسرا اجنبی شخص داخل ھوتا ھے - اس کو دیکھ کے کلو کے رھے سہے حواس جاتے رھتے ھیں - ھاتھ پھیلا دیتی ھے، ھانپنے لگتی ھے اور بائیں جانب سراسیمہ گر پڑتی ھے - اپنا منھ دونوں ھاتھوں سے چھپاکے کھڑی ھو جاتی ھے - اس سے اقبال حقیقت اس قدر واضح ھو جاتا ھے کہ ھارن بلوئر سٹ پٹا جاتا ھے اور اس کے پاؤں کانپ جاتے ھیں - ایک رنگین رومال جیب سے نکال کے اپنا منھ پونچھنے لگتا ھے -]

ڈاکر — اب یقین آیا کہ اب بھی نہیں ؟

ھارن بلوئر — ان لوگوں کو یہاں سے ھٹا دو -

ڈاکر — اگر اب بھی کچھ کسر باقی ھو تو اور

شہادت حاضر ہے ۔ دفتر کا دفتر شہادت
کا ہے ۔

ہارن بلوئر —

[کلو کی طرف دیکھتا ہوا]

نہیں ' کافی ہے ! ان لوگوں کو باہر لے جاؤ ۔
مجھکو اور کلو کو یہاں تنہا رہنے دو ۔

[ڈاکٹر داہنی جانب سے اُن لوگوں کو باہر لے جاتا ہے – بیگم ہل کرایست ہارن بلوئر کے پاس سے کھڑکی پر چلی جاتی ہے – ہارن بلوئر ایک دو قدم کلو کی جانب بڑھتا ہے –]

ہارن بلوئر — میرے خدا !

کلو —

[پھوٹ کے روتی ہے]

چارلی کو معلوم نہ ہونے پائے ! چارلی نہ
جاننے پائے !

ہارن بلوئر — چارلی ! یہی کمائی کرتی تھیں !

[کلو نہایت غمناک آواز سے روتی ہے]

تو یہی حاصل تمہارے خاندان میں شادی
کرکے ! ڈوب مر ، چڑیل کہیں کی !

کلو — چارلی سے نہ کہنا !

ہارن بلوئر — ستیاناس کر دیا ! اب کہتی ہے
ایسا نہیں ویسا نہیں ! میرا خاندان ، میرا
کاروبار ، میری آیندہ بہبود سب مٹی میں
مل گئی !

کلو — اگر آپ میری جگہ ہوتے تو ....

ہارن بلوئر — ہائے رے یہ ہل کرایست لوگ !
ان سے جان کی بازی لگی ہوئی ہے -

کلو —

[بالکل بے دم ہو کے]

میرے ابا جان !

ہارن بلوئر — اب جو کمبخت تونے پھر ہم کو
ابا جان کہا — تیرے منھ کو —

کلو — میرے پیٹ میں بچہ ہے!

هارن بلوئر — هائے، هائے! ارے غضب!

کلو — اُسی اپني اولاد کي اولاد کے صدقے میں! جو کچھ یہ لوگ کہتے هیں مان جاؤ اور کسي سے نہ کہنا - چارلي پر یہ راز نہ کھلنے پائے -

هارن بلوئر —

[دوبارہ اپني پیشاني پونچھتے هوئے]

آپس میں یہ چوري! هائے، میں کیسے چھپاونگا ستم هو گیا! غریب چارلي کي تو زندگي پر پاني پھر گیا!

کلو —

[یکبارگي غضبناک هوکے]

راز نہ رکھو گے؟ تم کو راز رکھنا پڑیگا - دیکھوں تم کیسے چارلي سے کہتے هو - میں دل پر رکھ لوں جب هي تک خیر هے، ورنہ خیر نہ سمجھنا - میں نے بہت

دنیا دیکھي ھے اور جوانی ویسے ھی
نہیں گنوائي ھے میں کہے دیتي ھوں —

ھارن بلوئر —

[اس کو اس نئي روشني میں دیکھ کے متعجب]

ارے ' ارے ! تو تو عجیب شیرنی ھے !
کمبخت ھم تو تجھے دیوی سمجھتے
تھے -

کلو — میں چارلي سے محبت کرتي ھوں ! میں
چارلی کے لئے جینے مرنے کو تیار ھوں -
میں جي نہیں سکتي بغیر چارلی کو
دیکھے ! میں جانتي ھوں کہ آپ ھم کو
نہ بخشینگے لیکن چارلي ....

[ھارن بلوئر اپنے بڑے بڑے ھاتھوں سے ایک سخت
گھبراھٹ کا اشارہ کرتا ھے]

ھارن بلوئر — مجھ سے تو کچھ کرتے ھي نہیں
نبتا ! میري تو لوتیا ڈوب گئي - چلو ! موٹر
کے پاس انتظار کرو ' میں آتا ھوں -

[کلو اس کے پاس سے ہو کے بائیں جانب سے چلی جاتی ہے]

[خودبخود بڑبڑاتا ہوا]

میں تو کسی کام کا نہ رہا ! دشمن اب کچل ڈالینگے ، لیکن خیر دیکھیں اب کیا ہوتا ہے -

[کھڑکی تک جاتا ہے اور داهنی جانب اشارہ کرتا ہے]

[بیگم هل کرایست اندر آتی ہے]

آخر اِس رازداری کا معاوضہ کیا چاھتی ہیں آپ ؟

بیگم هل کرایست — کچھ نہیں !

هارن بلوئر — کچھ نہیں - کیوں نہ ہو ! کچھ نہیں - اتنی دردسری کی ہے بیکار کے لئے !

بیگم هل کرایست — جو چٹکی کاٹیگا اس کو پنجہ مارا جائیگا - آخر سنتری کا تمہارے پاس کیا کام ہے ؟

هارن بلوئر — اسی لئے مجھ سے نو هزار پانچ سو
پونڈ دلوا دئیے !

بیگم هل کرایست — تو هم پھر خرید لیں گے تم
سے -

هارن بلوئر — کتنے میں ؟

بیگم هل کرایست — اتني هي قیمت پر سنتري
جتنی میں مس ملنز دے رهي تهیں - اور
لانگ میڈو جتنے میں هم سے تم نے لي
هے - کل چار هزار پانچ سو پر -

هارن بلوئر — کیا کہي هے ! اور میرے نو هزار
خاک میں مل گئے مفت هی میں !
نه ' نهیں ! میں خود اپنے قبضه میں
رکھونگا - اور جب تک یه جایداد میرے
قبضه میں هے دیکھوں تم کیسے منھ سے
نکالتي هو تم لوگ یه بات -

بیگم هل کرایست — نهیں ' هارن بلوئر ! پھر سوچ
لو - مصلحت یهي هے کہ هم کو یه

جایداد قیمتاً دے دو - جیکمین والے معاملہ
میں تم نے اپنی زبان دے کے وعدہ‌خلافی
کی - اب تمہارا کیا اعتبار ؟ غارت
ہو جائے گھر ہمارا - کیا پروا ! لیکن تم
کو بھی اس کے غارت کرنے کے قابل
نہ رکھینگے ہم ! یہ نہ ہوگا کہ جب
چاہو ہم کو کچل ڈالو - اب تو صاف
سی بات ہے ، یا تو سنڈری اور لانگ
میڈو ہمارے ہاتھ بیچ دو نہیں تو پھر تم
جانو !

ہارن بلوئر — ایسا نہ ہوگا - یہ سراسر بہتان ہے !

بیگم ہل کرایست — اچھی بات ہے ، چلئے قصہ
چکا - تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش -
کسی کے سامنے تو ہوئی نہیں یہ بات
چیت !

ہارن بلوئر —

[سخت غضبناک لہجہ میں]

قسم خدا کي ! هو بڑي چالاک - کھاؤ قسم
اپنے پیر پیغمبر کي کہ تم یا تمہارے
خاندان کا کوئي یا تمہارے مختار یا
جیتے جی کسي سے اس کا نام تک نہ
لینگے -

بیگم هل کرایست — اگر جایداد دے دو گے تو نہ
کہینگے -

هارن بلوئر — ڈاکر کہاں هیں ؟

بیگم هل کرایست —

[داهنے دروازہ تک جاکے]

ڈاکر صاحب !

[ڈاکر اندر آتا ہے]

هارن بلوئر — آپ کا " زبردستي نامہ " تو تیار
هی هوگا ؟

[ڈاکر دانت نکال کے دستاویز پیش کرتا ہے]

یہ تو بڑی شیطنت ہے سازش کا ہے کي -
یہاں انجیل ہے ؟

بیگم ھل کرایست --- میری زبان کی کھی بات پتھر
کی لکیر ھے - یہاں تو وھی مثل ھے
جان جائے پر آن نہ جائے -

ھارن بلوئر --- معاف کیجئیگا - لیکن میرا اطمینان
بھی تو کوئی چیز ھے ؟

بیگم ھل کرایست --- بہتر ھے -

[الماری سے ایک چھوٹی جلد انجیل کی لے کے]
یہ لیجئے انجیل حاضر ھے -

ڈاکر ---

[دستاویز کو خانےدار میز پر پھیلا کے -]
یہ ایک مختصر سی دستاویز انتقال جایداد
ھے یعنی سنتری اور لانگ میڈو --- پہلے
مس ملڈز کے بیعنامہ کا تذکرہ ھے اور پھر
جان ھل کرایست کے بیعنامہ کا ذکر ھے اور
پھر وھی رسمی عبارت - چونکہ مذکورہ بالا
جایداد کا بیعنامہ جان ھل کرایست کے
نام بدرستی ہوش و حواس کر دیا ھے -

بالعیوض مبلغ چار هزار پانسو پونڈ کر
دیا هے - لهذا آج سے انتقال جایداد بحق
هل کرایست وغیرہ وغیرہ - یہاں دستخط
کر دیجئے - میں گواهي کئے دیتا هوں -

هارن بلوئر —

[بیگم هل کرایست سے]

وہ کتاب هاتھ میں اُٹھاؤ اور پہلے حلف
لو " میں خدائے لایزال کی قسم کھاتي
هوں کہ کلمو هارن بلوئر کي بابت کسي شخص
سے بھی کوئی لفظ اپنے معلومات کا زبان
پر نہ لاؤنگي - "

بیگم هل کرایست — نهیں ، هارن بلوئر صاحب ! آپ
پہلے دستخط کر دیجئے - هم لوگوں کا قول
جان کے ساتھ هے -

[هارن بلوئر خوفناک انداز سے ان کي طرف دیکھ کے
قلم اُٹھاتا هے - دوبارہ دستاویز پر ایک سرسري نظر
ڈالتا هے اور دستخط کر دیتا هے - ڈاکٹر گواهي کرتا هے]

بیگم هل کرایست — هم اپني حلف میں اتنا اضافہ

کرنا چاھتے ھیں کہ وہ جب تک ھارن بلوئر کے خاندان والے ھمارے ساتھ کوئي بدي نہ کرینگے "۔

ھارن بلوئر —

[ناک سکوڑ کے]

اس کو اپنے ھاتھ میں لو اور دونوں کے دونوں ساتھ ساتھ قسم کھاؤ ۔

بیگم ھل کرایست —

[کتاب ھاتھہ میں لے کے]

میں حلف لیتي ھوں کہ میں دنیا میں کسي شخص سے بھی اپني معلومات کا ایک لفظ بھي کلو ھارن بلوئر کي بابت نہ کھونگي جب تک ھارن بلوئر خاندان کے لوگ میرے ساتھ بدي نہ کرینگے ۔

ڈاکر — میں بھی حلف لیتا ھوں ۔

بیگم ھل کرایست — میں اپنے خاوند کو بھي پابند کرتي ھوں ۔

ہارن بلوئر — اور وہ دونوں آدمی کہاں ہیں ؟

ڈاکر — وہ تو چلے گئے - ان سے کیا واسطہ ؟

ہارن بلوئر — اور تم ہی سے کیا واسطہ ؟ تم سے مطلب کیا ہے کہ کس عورت نے پچھلے زمانے میں کیا کیا ، کیا نہیں کیا ؟ خیر ، آداب عرض !

[جاتی دشمن کی نظر سے اُن کو دیکھ کے بائیں جانب سے چلا جاتا ہے اور پیچھے پیچھے ڈاکر جاتا ہے -]

بیگم ہل کرایست —

[دستاویز پر ہاتھ رکھ کے -]

محفوظ !

[بڑی کھڑکی پر سے ہل کرایست اور اس کے پیچھے جل داخل ہوتی ہے -]

[دستاویز ہاتھ میں اُٹھا کے]

دیکھئے ! ابھی ابھی تو رخصت ہوئے ہیں ہارن بلوئر صاحب - دھمکی دینا تو لابدی تھا - بس پھیل گئے اور چپکے دستخط کر دیئے - کان تک نہیں ہلایا - ہم

نے حلف لی ہے کہ کسی سے کچھ نہ کہینگے -
اب ٹھیک کر دیا ہے ہم نے -

[ہل کرایست دستاویز کو غور سے پڑھتا ہے]

جل ---

[خوف زدہ ہو کر]

ہاں ' کلو گاڑی میں جاتی ہوئی ملی تھی -
امی جان کلو کا کیا حال ہوا ؟

بیگم ہل کرایست --- پہلے تو انکار کیا لیکن جب
ہمارے گواہ کو دیکھا تو ہاتھہ پاؤں پھول
گئے -

[اپنے خاوند سے]

بڑی خیر ہوئی تم یہاں نہ تھے اُس وقت -

جل ---

[یکایک]

میں جاتی ہوں - کلو سے ملاقات کرونگی -

بیگم ہل کرایست --- خبردار ' جل ! تم کو کیا خبر
ہے وہاں کیا کیا کرشمہ کر چکی ہے ؟

جل — میں تو ضرور جاؤنگي - بچاري کا برا حال
ھوگا !

ھل کرایست —

[جل سے]

تو تم اس کے ساتھ کون سا سلوک کروگی
جاکے ؟

جل — سلوک کیوں نہ کرونگي ؟ بہت سلوک کر
سکتي ھوں -

بیگم ھل کریست — سمجھتي بھي ھے کچھ چھوکري
کم نہیں ؟ جیتے زندگاني ھم لوگ ایک دوسرے
کے جانی دشمن ھیں - اب اگر نہ سمجھے تو
گدھي ھے اور کیا کہوں !

جل — کچھ بھي ھو - میں تو ضرور جاؤنگي -

بیگم ھل کرایست —

[اپنے خاوند سے]

منع کرو اس کو -

ھل کرایست —

[بھویں تان کے کہتا ھے]

جل ، تمیز سیکھو -

جل — اگر میرا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ جاتا تو کسی کی بھی میری موافقت میں ایک بات کتنی بھلی لگتی ، ابا جان !

بیگم ھل کرایست — تمہارا پاؤں اس طرح اونچا نیچا پڑ ھی نہیں سکتا -

جل — اب یہ تو جب تک پڑے نہ جب تک کیا معلوم ! کون کیا کہے !

ھل کرایست —

[اپنی بیوی سے]

اچھا ، جانے دو - اس جوان جہاں عورت کی خرابی کا مجھے سخت افسوس ھے -

بیگم ھل کرایست — ھاں ، تم تو کوئی تمہاری جیب کتر لے تو اس کی حالت پر بھی افسوس کرو گے -

هل کرایست — ضرور ، اس کي حالت پر بهي افسوس
کرنا چاهئے - اُس کو غریب کو ملیگا هي
کیا جب هم سنتری کے دام دینگے ؟ بڑا
دهوکا هو گیا اس کو !

بیگم هل کرایست —

[ترشروئي سے]

یه خوب هے ! گهر کا گهر تباه هونے سے
بچایا ! اس کا یه انعام تم بهي دو اور
جل بهي - احسان‌مندي اسي کا نام
هے !

جل —

[دهیمي هوکے]

اور امي جان ، هم لوگ بڑے شکر گذار
هیں - ابا جان ، آپ بهي شکریه ادا کر
دیجئے -

هل کرایست — اب گهر بچنے کا حال تو یه هے
کہ گهر نهیں بچا جان بچي هے - مجهے

باتیں تو بہت بنانی آتی نہیں - لیکن
آخر شکریہ میں کیا کروں ؟ ایک
ٹانگ پر کھڑے ہوکے ککڑوں کُوں بولوں کیا ؟

جل — ہاں ، ہاں ابا ! بس یہ ٹھیک ہے - امی
جان ان کو پکڑ لو ذرا اور میں —

[یکایک اس کا انداز سنجیدہ ہو جاتا ہے]

نہیں ، نہیں ! کلو کا خیال دل سے نہیں
اُترتا -

ایک منٹ کے لئے پردہ گرتا ہے

دوسرا سین

شام کا وقت

جب پردہ اُٹھتا ھے تو کمرہ خالي ھے اور اندھیرا ھے — صرف کھڑکي کھلي ھے اور اس میں سے چاندني آ رھي ھے —

کلو ایک کالا برقع پہنے کمرے سے باھر چاندني میں دکھائی دیتي ھے — وہ آکے پہلے جھانکتي ھے، کچھ دور آگے نکل جاتي ھے، واپس آتي ھے، اور رکتے رکتے کمرہ میں داخل ھوتي ھے — برقع اُتارنے پر سفید لباس میں نظر آتي ھے اور وہ کبوتري اس دھندلکے میں اس طرح کھڑي ھے کہ کبھي آگے بڑھتي کبھي پیچھے ھٹتي ھے جیسے ایک جگہ پر ٹھہرنا دشوار ھے — یکبارگي کھڑي ھو کے کان لگا کے سننے لگتي ھے —

رولف —

[باھر سے آواز دیتا ھے]

کلو ! کلو !

[خود سامنے آتا ھے]

کلو —

[کھڑکی تک جاکے]

یہاں کیا کر رھے ھو ؟

رولف — اور آپ کیا کر رھي ھیں ؟ میں تو تمھارے پیچھے پیچھے چلا آیا -

کلو — جاؤ یہاں سے -

رولف — آخر بات کیا ھے ؟ کچھ معلوم بھی ھو -

کلو — چلے جاؤ - زیادہ بک بک نہ کرو — واہ ! واہ رے گلاب !

[کھڑکي کے پاس ایک میز پر ایک بڑے سے گلدان میں گلاب کا گلدستہ رکھا ھے - اس کو سونگھنے لگتي ھے -]

واہ کیسے مزے کي خوشبو ھے !

رولف — آج شام کو جل کیسے آئي تھي ؟

کلو — میں کچھ نہ بتاؤنگي - تم چلے جاؤ یہاں سے -

رولف — میں تم کو اس حالت میں یہاں کیسے چھوڑ سکتا ہوں ؟

کلو — کس حالت میں ؟ اچھي تو ہوں میں - مجھے کیا ہوا ہے ؟ خیر ، اگر یہي چاہتے ہو تو راستہ میں انتظار کرو ، ورنہ جیسا جي چاہے -

[رولف وہاں سے چلنے کو تیار ہوتا ہے ' پھر رک جاتا ہے - کلو کي جانب دیکھتا ہے - بالاخر چلا جاتا ہے -]

[ایک غمزدہ آواز سے پھر تھرا کے رہ جاتي ہے - کبوتري کي طرح اِدھر اُدھر ٹہلتي ہے اور کھڑکي کے پاس کان لگا کے کھڑي ہو جاتي ہے - کچھہ آوازیں سنائي دیتي ہیں - بائیں جانب جیسے ھل کرایسٹ اور جل کو آتے دیکھتي ہے - تیر کي طرح کھڑکي سے باہر چلي جاتي ہے اور داہنے کو مڑ جاتي ہے -]

[وہ لوگ آکے بجلي کا بٹن دباتے هیں اور کمرہ میں روشني هو جاتي هے اور آتشدان کے قریب آجاتے هیں — هل کرایست ایک آرام کرسي پر بیٹھ جاتا هے اور جل هتھے پر بیٹھ جاتي هے — یہ لوگ شام کي بہت سادي پوشاک میں هیں]

هل کرایست — اچھا ' اب بتاؤ کیسي گزري ؟

جل — کوئي بات خاص نہیں هے ' آبا جان - مارے ڈر کے میرے تو حواس گم هو گئے کہ ایسا نہ هو کہیں اوروں سے ملاقات هو جائے - اور آخر کار رولف سے مُڈبھیڑ هو هي گئي - لیکن میں نے اس کو بُتّا دیا اور وہ مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا - "دیوانخانہ" کہتے هیں اس کو - یہ دیوانخانہ کہاں سے کھود کے نکالا گیا هے ؟ عجب لفظ هے یہ تو !

[غور کرتے هوئے]

لیٹنے کا کمرہ - خیر ؟

جل — وہ تو اس حلیہ سے بیٹھي هوئي تھي -

[دونوں گھٹنوں پر کہنیاں ٹیک کے ٹھڈی دونوں ھاتھوں پر لئے ھوئے]

اور عجیب ایک ڈراؤنی آواز سے کہا "کیا مانگتی ھو؟" میں نے کہا "مجھے سخت افسوس ھے، لیکن میرا خیال تھا کہ تم شاید اسے پسند کروگی -

ھل کرایسٹ — پھر؟

جل — اس نے تو مجھے گھور کے دیکھا اور کہا "جانتی تو سب ھو - کیا جانتی نہیں ھو" میں نے کہا "یوں ھی کچھ کچھ جانتی ھوں" اور حقیقتاً میں جانتی تو ھوں نہیں - کہنے لگی "بڑی مہربانی کی جو آ گئیں" - آبا جان، وہ تو بالکل ڈوبی ھوئی معلوم ھوتی تھی آخر اس کا قصور کیا ثابت ھوتا ھے؟

ھل کرایسٹ — اصل جرم تو اس کا یہی ھے کہ اس نے نوجوان ھارن بلوئر سے شادی کر لی اور اس سے بتایا تک نہیں - "ھر کسے بہر

کارے ساختند؟؟ وہ دنیا هي دوسري هے -

جل ---

[اپنے سامنے نظر جمائے دیکھتي هوئي]

آبا جان ، وہ دنیا کیا بہت بھیانک هے ؟

هل کرایست ---

[پریشان هوکے]

معلوم نہیں ، جل - بعض لوگ اس کي پروا بھي نہیں کرتے - بعض مر مٹتے هیں - اب معلوم نہیں کلو کس ڈھنگ کي هیں -

جل --- ایک بات تو ضرور هي هے - اس کو چارلي سے دلي محبت هے -

هل کرایست --- یہي تو بڑي بات هے ، یہی تو ستم هے !

جل --- بیچاري ایسي سہمی هوئي هے ! میں کہتي هوں کیا جانے کیا کر گزرے وہ -

هل کرایست --- ایسي عورتیں بڑي سخت جان هوتی

ھیں - تم اپنے مزاج سے اس کا اندازہ نہ لگایا
کرو -

جل —— نہیں ، میں تو صرف ...... آہ ! بڑا ظلم
ھے - میں تو دیکھ کے سوکھ گئي بالکل !

ھل کرایست ——

[احساس کرتے ھوئے]

ھاں ، ایسا تو ھوتا ھي ھے لیکن ایک طرح
پھر خیریت ھوئی نہیں تو ھم لوگ بھي
بھٹکے بھٹکے پھرتے اندھیرے راستہ میں -

جل —— یہي تو میں نے کہا - آبا جان ، مجھے سخت
افسوس ھے - آدمی کو آدمي کے کام آنا
چاھئے -

ھل کرایست —— بڑے اندیشہ کي بات تھی ، جل -

جل ——

[بیچین ھوکے]

میں تو کچھ کہنا چاھتي تھی - بہت اچھا

ہوا میں چلی گئی وہاں - دل بھر آیا
بالکل - درد معلوم ہوتا ہے !

ھل کرایست — کیا کیا جائے ؟ لڑائی ہی ایسی
چھڑ گئی - گھر کی حفاظت تو ضروری ہی
تھی - نہ لڑتے تو کرتے کیا ؟ پیٹھ دکھانا تو
مصلحت نہ ہوتا -

جل — مجھے تو آج گھر اچھا نہیں لگتا -

ھل کرایست — کیا کیا جائے ؟ بڑی مشکل ، بڑے
عذاب میں جان پڑ گئی ہے -

جل — امی جان تو پھولی نہیں سماتیں ، اور ڈاکٹر
کے چہرے سے تو مسرت ٹپکی پڑتی ہے -
ابا جان ، میں اس آدمی کا بالکل ہی
اعتبار نہیں کرتی - یہ تو بڑا ہی لڑاکو ،
لڑاکو کیوں بلکہ جھگڑالو ہے -

ھل کرایست — ہے تو ضرور -

جل — میرا تو خیال ہے کہ کلو اگر خودکشی بھی
کرلے تو اس کے کان پر جوں نہ رینگے -

ھل کرایست —

[مضطرب ھوکے]

خدا نہ کرے ! خدا نہ کرے !

جل — بھلا ایسا ھو تو آمي جان کو غم ھو کہ نہ ھو !

ھل کرایست —

[کھڑکی کي طرف گھوم کے]

کیا ھے ؟ جیسے کچھہ آھٹ معلوم ھوتي ھے -

[زیادہ آواز سے]

کیا کوئي باھر ھے کیا ؟

[کوئي جواب نہیں - جل اُچھل کے کھڑکي کے پاس دوڑ جاتي ھے -]

جل — ارے تم ھو !

[داھنے کو لپکتي ھے اور کلو کا ھاتھہ پکڑ کے لے آتي ھے]

چلي آؤ ! چلی آؤ ! کوئي غیر نہیں ھے
یہاں -

[ھل کرایسٹ سے]

ابا جان !

ھل کرایسٹ ---

[پریشان ھوکے لیکن مہذبانہ انداز سے]

آئیے ' تشریف رکھئے !

جل --- بیٹھئیے بیٹھئیے ' بہت پریشان معلوم ھو
رھي ھیں آپ !

[کلو کو آرام کرسي پر بیٹھا دیتي ھے - اسي آرام
کرسي پر جس پر ابھي تک خود یہ لوگ بیٹھے
تھے - دروازہ بند کرکے کھڑکي کے پلے بند کر دیتي ھے
اور جلدي سے پردہ برابر کر دیتي ھے -]

ھل کرایسٹ ---

[جیسے مشکل میں لیکن آرزومندي سے]

کوئي خدمت ؟

کلو — بڑی آفت ہے! آپ سے دریافت کرنے آ رہے ہیں وہ!

ھل کرایست — کون؟

کلو — وہ خود آ رہے ہیں!

[گہری سانس لے کے، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سر سے پاؤں تک کانپی جا رہی ہے لیکن بالاخر بڑی ہمت کر کے]

اب جلد ہی واپس جاؤنگی - سوالات کی بوچھار رہتی ہے - ان کو پورا شک ہے کہ کوئی نہ کوئی راز ہے -

ھل کرایست — آپ اطمینان رکھئے ہم لوگ منھ سے ایک لفظ نہیں نکال سکتے -

کلو —

[منت کرتی ہوئی]

ارے، ارے! یہ تو کافی نہیں ہے - کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اُن سے کوئی ایسی

بات کہ دی جائے کہ جس کو درگزر کر
سکیں ؟ بڑی تقصیر پڑی - مجھے تو اس
دن کا شان گمان بھی نہ تھا - میں تو
یہی سمجھتی رہی کے اب مجھ جیسی
بدنصیبوں کی تقدیر کھل گئی جو
چارلس سے ملاقات ہوئی - میں بھی کوئی
ایسی ویسی نہیں ہوں - خیر، اب اس
ذکر سے کیا حاصل ہے ؟

[اس کے ہونٹھ اس قدر کانپ رہے ہیں کہ گفتگو
بند کر دیتی ہے -]

[جل کرسی کے پاس کھڑی ہے اور اس کے بازو
تھپکتی ہے ھل کرایسٹ بالکل خاموش کھڑا ہے اور دانت
تلے انگلی دبائے ہوئے - دانت سے جیسے اُسے کاٹ
رہا ہے -]

آپ یہ خیال کیجئے کہ میرے باپ البتہ
دوالیہ ہو گئے تھے اور میں خود ایک
دوکان پر کام کرتی تھی جب —

ھل کرایست —

[اطمینان دلاتے ھوئے اور آیندہ انکشاقات روکتے ھوئے]

ھاں ، ھاں ! ھاں ، ھاں !

کلو — میں نے اپنی عمر میں کسی کو دھوکا نہیں دیا ، نہ کوئی بے شرمی کا کام کیا - لیکن اس ظالم پیٹ کے لئے سب ھی کچھ کرنا پڑتا ھے - اور میں نے جو کچھ کیا اس دوزخ کے لئے کیا جب چارلی سے ملاقات ھوئی -

[پھر ھونٹھ کانپنے کی وجہ سے سلسلہ تقریر روک دیتی ھے -]

جل — تو اس میں کسی کا کیا اجارہ ؟

کلو — اُنھوں نے بھی سمجھا کہ یہ عزت آبرو والی ھے اور میں نے خیال کیا کہ ٹھکانے کا گھر ملا ! اسی میں ھماری ان کی —

جل — ابا جان ، یہ تو بڑا غضب ھے !

ھل کرایست — ھے تو بڑا غضب۔

کلو — اور جب شادی ھوگی تو محبت ھوگی۔
اگر میں ایسا جانتی تو یہ نوبت ھی
کیوں آنے دیتی۔ لیکن یہ کس کو خبر؟
آپ ھی کو کیا خبر ھو سکتی ھے — ھے
کہ نہیں؟ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت
ھوتا ھے۔

جل — بے شک!

کلو — اور اب میری گود بھری جانے کو ھے۔

جل —

[سخت گھبراھٹ میں]

سچ مچ؟ توبہ! توبہ!

ھل کرایست — خدا رحم کرے!

کلو —

[پست ھوکے]

مہینہ کا مہینہ! جس دن سے یہاں سے گئی

هوں اس روز سے تڑپ تڑپ کے گذرا - دھکتے انگاروں پر دن کتتے هیں - میں جانتی تھي کہ سن گني هو رهي هے ' وہ حلق نکلي خلق پھیلي -

[کھڑي هو جاتي هے اور هاتھ بڑھا کے بات کرتي هے]

جگہ جگہ چرچے هونے لگتے هیں -

[بے تابي سے]

کوئي ایسا تھوڑا هي رہ جاتا هے جو نہ جانے -

[اب آواز میں غصہ پیدا هو جاتا هے]

اب تو هو گئي جو بیوقوفي هو گئي - ایسي زندگي بھي کوئي دل لگي بازي نہیں هے - میں سچ آپ سے کہتي هوں - میں شادي نہ کر چکي هوتي تو مجھے کیا تھا ' میرا کوئي کیا بناتا ؟ اور اس میں غصہ کي بات هی کیا تھي ؟ لیکن اب ایک مرتبہ جان جائینگے تو مجھے مار هي ڈالینگے - میں اپني عزت کو

نہیں روتی ' ان کی عزت کو روتی ہوں -
اور پھر میرے پیٹ میں بچہ ہے - مجھے
محبت نہ ہوتی جب بھی کچھ بات
نہ تھی ' لیکن اب آؤ تو جاؤ کہاں ؟
حد ہو گئی !

جل —

[تیزی سے]

تو اس میں بات ہی کیا ہے ؟ بس معلوم
نہ ہونے پائے اُن کو !

کلو — ہاں ہے تو - لیکن "اب تو بات پھیل گئی
جانے سب کوئی" - اور وہ تو کوشش کر ہی
رہے ہیں ' جانتے ہیں دال میں کچھ
کالا ہے - غضب ہے غضب ! یہ جلاپا
بڑا برا ہوتا ہے ' جہاں عورت پر شبہہ
ہو جاتا ہے پھر دن رات جیسے کانٹے
چبھتے رہتے ہیں مرد کو - چارلی کو
چین نہ آئیگی ' آ ہی نہیں سکتی - وہ تو
بڑے ہوشیار ہیں - اور احساس اہانت

ان میں بہت ھے - اے لو! آرہے ھیں -

[چپ ھو جاتي ھے اور وحشیانہ انداز سے اِدھر اُدھر کان لگاتي ھے]

جل — ابا جان، کیا کہنا چاھئے کہ وہ بھانپ بھي نہ پائیں ؟

ھل کرایست — کوئي بات پھبتي ھوئي -

کلو —

[جیسے اسي تنکے کا سہارا لیتے ھوئے]

ھاں، ھاں! بس، اب دیکھئے نہ جانے کیا ھو جائے - خاطروں میں باؤلي ھو گئی ھوں بالکل، بڑی محبت کرتے ھیں مجھہ سے! اور جو اُنھوں نے دھتکار دیا تو بس دین دنیا دونوں سے گئي! اور کیا ؟

ھل کرایست — آخر تمہاری کیا صلاح ھے ؟ کیا کہا جاے تم بھي تو کچھہ بتاؤ -

کلو —

[اُمید بھرے انداز سے]

یہی کہ کوئی پکی پھبتی ہوئی بات ہو
جسے وہ جان لیں - لیکن ایسی نہ ہو
جس سے معاملہ ہی غارت ہو جائے -
فرض کرو یہ کہ دیا جائے کہ میں کسی
دفتر میں کام کرتی تھی اور وہاں سے
خیانت کے شبہہ پر نکالی گئی - میں
پھر ان کو سمجھا لونگی -

جل — اور یہ بات بھی جھوٹی ! یہ بہت عمدہ
رائے ہے - اس بات کا تو اُنھیں یقین
دلا ہی دینگے ' کیوں ابا جان ؟

هل کرایست — مجھ سے جو کچھ بن پڑے میں
حاضر ہوں ' کیا کہوں مجھے سخت
رنج ہے -

کلو — بڑی مہربانی ہوگی ' اور یہ نہ کہئیگا کہ
میں یہاں آئی تھی ' بڑے شکی ہیں وہ !

اب دیکھئے یہ تو وہ جانتے ہي ہیں کہ
والد صاحب نے وہ جایداد پھر آپ کے ہاتھ
بیچ دي ہے - اب کیوں بیچ دي ہے ؟ -
یہي ان کو کھلبلي پڑی ہوئی ہے - اس
پر جو کہیں ان کو پتہ چل گیا کہ
میں یہاں سویرے آئي تھي تو پھر غضب
ہوا - یہ بھي ان کو شبہہ ہے کہ ان سے
کچھ باتیں چھپائی جا رہی ہیں - اور
کل انھوں نے اس اجنبي کو ڈاکر کے
ساتھ دیکھا ہی ہے - میري خادمہ خود
میری تاک میں لگي رہتي ہے ، لیکن میں
نے کہ دیا ہے کہ کوئی ایسي بات نہیں ہے
جس کے متعلق ان کو پریشان ہونا پڑے -
نہ کوئي بات ہے جس کي کچھ اصلیت
ہو -

ہل کرایست — عجب مشکل ہے !

کلو — میں روپیہ پیسہ کے معاملہ میں بہت صاف
اور محتاط ہوں ، اس لئے میري نسبت ان

کو اس پر یقین ھي نہ آئیگا اور بڑے
صاحب چارلي سے نہ بنائیںگے اس کا
مجھے یقین ھے -

ھل کرایست ـــ ھاں ، اب تو یہی سب سے بہتر
صورت معلوم ھوتي ھے -

کلو ـــ

[کسي قدر بےخوفي سے]

مجھ جیسي بیوي بھي ان کو مشکل ھي
سے ملیگی -

جل ـــ یہ تو ظاھر ھے -

ھل کرایست ـــ بھئي ، بڑے رنبج کا مقام ھے - کچھ
کہا نہیں جاتا ، دھوکا دینا تو میري
سرشت میں نہیں ھے - لیکن ....

کلو ـــ

[جھٹ پٹ]

جب میں ان کو دھوکا دیتي ھوں تو
سمجھئے کہ خدا کو دھوکا دیتي ھوں -

لیکن اب کیا کیا جاے ؟ کوئي چارہ‌کار
نہیں - آپ کو تو کبھي ایسي جھنجھٹ
میں پڑنے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا - آپ کو
کیا خبر ؟ یہ تو کوئي مجھ سے پوچھے -
مجھ پر کیا کیا گزر چکي ہے !

ہل کرایست — ہاں ، ہاں ! تو اس میں کیا ہے ؟
میں تو تمہاري جگہ ہوتا تو میري بھي
یہي حالت ہوتي میں اس کو کچھ —

[کلو اپني آنکھیں اپنے ہاتھوں سے بند کر لیتي ہے]

ہاں ، ہاں ! گھبراؤ نہیں -

[اپنا ہاتھ کلو کے شانہ پر رکھ دیتا ہے]

جل —

[اپنے آپ]

میرے ابا ، کیا ہوگا ؟

کلو —

[چونک کر]

کوئي دروازہ پر ہے ؟ میں جاتي ہوں ،

مجھے یہاں نہیں ٹھہرنا چاہئے -

[دوڑ کے کھڑکی کے پاس اور پردہ ہٹاکے اُدھر ہو جاتی ہے -]

[دروازہ کا کھٹکا پھر سے بند ہو جاتا ہے]

جل —

[بالکل سراسیمہ ہوکے]

ارے ، ارے ! مجھے یاد ہی نہیں رہا ، دروازہ تو مقفل ہے ؟

[جھپٹ کے دروازہ کے پاس جاتی ہے - قفل کھولتی ہے اور ہل کرایسٹ خانہ دار میز پر جا بیٹھتا ہے -]

کوئی مضایقہ نہیں - فیلوز آیا ہے - میں ایک بڑی ضروری بات کہنے کو تھی -

فیلوز —

[دروازہ بند کرنے کے بعد ایک دو قدم آگے بڑھتا ہے -]

مس صاحب ، چارلس هارن بلوئر صاحب هال میں کھڑے آپ سے یا بیگم صاحب سے ملنا چاہتے ہیں -

جل — کیا مشکل ہے ! ابا جان ، آپ ملینگے ؟

ہل کرایست — ہاں ، کیا ہرج ہے ؟ فیلوز ، ان کو اندر بلا لو ۔

[جب فیلوز باہر جاتا ہے جل کھڑکي کے پاس لپک کے جاتي ہے لیکن صرف اتنا وقت ملتا ہے کہ پردہ برابر کر دے — اور جھٹ پٹ آ کے اپنے والد کے پاس کھڑي ہو جاتي ہے — اتنے میں چارلس آ جاتا ہے — شام کي پوشاک پہنے ہوے جو سفید رنگ کي ہے — اس کے بال اُلجھے ہوئے ہیں جو اس کے جیسے خوش پوشاک آدمي کے لئے کچھہ ناموزوں سے ہیں —]

چارلس — کیا میري بیوي یہاں ہیں ؟

ہل کرایست — جي نہیں !

چارلس — آئي تھیں اس سے پہلے ؟

ہل کرایست — ہاں ، آج صبح کے وقت آئی تھیں ۔ کیوں جل ؟

جل — جي ہاں ، آج صبح کو آئی تھیں ۔

چارلس ---

[اس کی طرف گھور کے دیکھتے ہوئے]

ھاں ' یہ تو میں جانتا ھوں میرا مطلب ھے کہ ابھی یہاں تھیں کہ نہیں ؟

جل --- نہیں تو !

[ھل کرایست اپنا سر ھلا دیتا ھے]

چارلس --- اچھا ' یہ بتائیے کہ آج صبح کیا بات چیت ھوئی تھی ؟

ھل کرایست --- میں آج صبح کو یہاں نہیں تھا ۔

چارلس --- مجھے چکمہ نہ دیجئے ۔ خوب جانتا ھوں !

[جل سے]

آپ ۔

جل --- کیوں ابا ؟ میں ......

ھل کرایست --- نہیں ' میں بتاؤنگا ۔ آپ تشریف رکھئے ۔

چارلس — نہیں ، اچھا بتائیے -

ھل کرایست —

[اپنے ھونٹھ چاٹتے ھوئے]

معلوم یہ ھوتا ھے کہ یہ جو میرا مختار ڈاکر ھے اس نے —

[چارلس جو بھر بھر کے سانسیں لے رھا ھے ایک غصہ کی آواز سے]

کچھ پتہ لگایا ھے کہ کچھ عرصہ ھوا آپ کی بیوی کسی کارخانہ میں ملازم تھیں - آپ سے زیادہ میں کہنا مصلحت نہیں سمجھتا - خاص طور سے اس لئے کہ مجھے خود اس بات کا یقین نہیں ھے -

جل — قطعی نہیں ! ھم کو کسی کو یقین نہیں آتا -

چارلس — اچھا پھر کیا ھوا ؟

ھل کرایست — خیر ، اگر آپ نہیں مانتے تو سنئے - عام خبر یہ مشہور ھے کہ تحویل میں کچھ

گڑبڑ تھا - اور مشتبہ حالت میں آپ کي بیوي صاحب کو نوکري سے دست بردار ہونا پڑا - لیکن جیسا میں نے پہلے ھي کہا ' یہاں کوئی اس کا یقین نہیں کرتا -

چارلس —

[بہت جوش کے ساتھہ]

جھوٹے ھیں - بے ایمان !

[جلدي سے دروازہ کي جانب جھپٹتا ھے]

ھل کرایست —

[چونک کر]

کیا کہا ؟ کیا کہا ؟

جل —

[اپنے باپ کا ھاتھہ پکڑ کے]

ابّا جان !

[بالکل آھستہ سے]

جھوٹے تو ھم بھي ھیں ' کیا اس میں کوئی شک ھے ؟

چارلس —

[ان کي طرف پيٹھ کرکے]

کیوں جھوٹ کہتے ھیں بے وجہ ؟ مجھے ابھی
اس کمظرف بد معاش سے سب حقیقت
دریافت ھو چکي ھے - میري بیوي ابھي
یہاں آئی تھی اور اُسي نے یہ قصہ گڑھا
ھے -

[کلو دونوں ھاتھوں سے پردہ بیچ سے کھولے ھوئے ھے
اور اس کي صورت بالکل درمیان میں جیسے جمی
ھوئي ھے]

اُسي نے ! اسي نے یہ پٹي پڑھائي ھے جھوٹي
کمبخت ! وہ تو مجسم افترا ھے - تین سال سے
اس نے اپنے کو دروغ بیانی کا مجسمہ ثابت
کر دیا ھے !

[ھل کرایسٹ جس کا رخ پردہ کي طرف ھے دیکھتا
ھے کہ بت کي طرح کلو سب قصہ سن رھي ھے —
جذبات سے بالکل بے قابو ھو کے اس کے ھاتھہ بلند
ھو جاتے ھیں -]

اور اب مجھ سے کھلنے کي همت نہیں
پڑتي - بس هو چکا - ایسي کمبخت کے
بطن سے میں اولاد هي لیکر کیا کرونگا ؟

[ایک سرد آہ بھر کے کلو پردہ سے هاتھ هٹا لیتي
هے اور چلي جاتي هے -]

هل کرایست — خدا کے لئے ! مرد خدا ، ذرا سوچو تو
کہ کیا کہہ رهے هو تم - اس کي مصیبت کا
بھي کچھ اندازہ هے تم کو ؟

چارلس — اور میري مصیبت ؟

جل — وہ تو تم پر جان دیتي هے -

چارلس — اچھي محبت هے ! اس کمظرف ڈاکٹر
نے مجھ سے کہا هے — خدا کي مار ! —
خدا کي مار —

هل کرایست — مجھے بڑا افسوس هے کہ همارے
جھگڑے کا یہ انجام هوا هے -

چارلس —
[بے حد شکستہ آواز سے]

زندگي خاک میں ملا دي آپ لوگوں نے!

[سب کي نظر بچا کے بیگم هل کرایست بائیں جانب کے دروازہ سے داخل هوکے کمرہ میں کھڑی هے]

بیگم هل کرایست — کیا آپ جانتے هیں کہ یہ کچھ حال نہ کھلتا؟ اور رنگ رلیاں جیسي هوتي تھیں هوا کرتیں؟

[سب کے سب اس کي طرف دیکھنے لگتے هیں]

چارلس —

[بہت بیقراری سے]

اب اس سے کیا هے؟ لیکن تم — یہ سب بیل تمھیں نے بوئے هیں!

بیگم هل کرایست — پہلے کیوں نہ سوچا؟

چارلس — لیکن همارا عمل اور تمہارا عمل برابر هے! کیوں؟ هم نے کیا کیا تھا؟

بیگم هل کرایست — جو کچھ امکان میں تھا! اور کیا کر سکتے تھے؟

ھل کرایست — بس ، بس ! اب بتائیے ھم کیا کریں آپ کے لئے ؟

چارلس — صرف یہ بتا دیجئے کہ میری بیوی ھے کہاں ؟

[جل پردہ ھٹا دیتی ھے – کھڑکی کھل جاتی ھے – جل باھر دیکھتی ھے اور سناٹا چھا جاتا ھے –]

جل — معلوم نہیں کہاں ھیں !

چارلس — اس کا مطلب یہ ھوا کہ ابھی ابھی یہاں تھی -

ھل کرایست — جی ، تھیں تو ! اور آپ کی بات چیت بھی سنتی تھیں !

چارلس — اچھا ھے ، اگر ھماری بات چیت سنی ھوگی ، اس کو معلوم تو ھوا ھوگا کہ میرے دل پر کیا گزرتی ھے -

ھل کرایست — صبر کرو – صبر کرو – اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاھئے -

چارلس — اچھا برتاؤ ؟ قطامہ کے ساتھ ! جس نے ......

ھل کرایست — بڑي بدنصیب ھے بیچاري ! آیں کیا ؟

چارلس — بھاڑ میں جائے تمہاري ھمدردي !

[چاندني میں باھر چلا جاتا ھے اور بائیں جانب سے ھو کے گزرتا ھے]

جل — آبا جان ! دیکھنا چاھئے کہ کہاں گئي ! مجھے تو بڑا اندیشہ معلوم ھوتا ھے - خیر نہیں ھے -

ھل کرایست — ابھي تو وھاں کھڑي سب سن رھي تھي - حاملہ ھے ! خدا جانے کیا ھو ! جل ' تم ذرا ادھر کے گڑھے میں تو دیکھو میں تالاب میں دیکھتا ھوں — یا نہیں ' ٹھہرو ساتھ ھی چلینگے -

[باھر جاتے ھیں]

[بیگم ھل کرایست آتشدان کے پاس آتي ھے - گھنٹي بجاتي ھے اور کھڑی ھو جاتی ھے خیالات میں منہمک - فیلوز اندر آتا ھے -]

بیگم ہل کرایست — ذرا کوئی ہو تو کہو کہ ڈاکٹر کے پاس چلا جائے -

فیلوز — ڈاکٹر صاحب تو خود ہی یہاں ہیں ، آپ سے ملنا چاہتے ہیں !

بیگم ہل کرایست — اندر بھیج دو - ہاں فیلوز ، تم جیکسن صاحب سے کہہ دو کہ اب وہ مکانوں میں جا سکتے ہیں -

فیلوز — بہت اچھا ، سرکار !

[باہر جاتا ہے]

[بیگم ہل کرایست خانہ دار میز میں تلاش کرتی ہے — دستاویز مل جاتی ہے اور وہ اس کو نکال لیتی ہے — ڈاکٹر اندر آتا ہے — بہت پریشان جھنجلایا ہوا سا معلوم ہوتا ہے -]

بیگم ہل کرایست — چارلس ہارن بلوئر سے آخر بات کیا ہوئی ؟ کیا ہوا ، کیسے ہوا ؟

ڈاکٹر — وہ میرے پاس آئے - میں نے کہہ دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا - آپ مانتے ہی

نہیں - میرے درپے ہو گئے! جان چھڑانا
مشکل ہو گیا - کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں
رکھا — گالی، تو تو، میں میں! کہنے
لگے مجھ کو سب معلوم ہے - دھمکی پر
دھمکی یہ کرینگے وہ کرینگے - مجھے بھی غصہ
آ گیا اور میں نے بھی کھری کھری سنائی،
پھر —

بیگم ہل کرایسٹ — ڈاکٹر، یہ بہت بیجا بات
ہوئی - اس قدر پکا وعدہ کرکے! صاحب بہت
پریشان ہیں!

ڈاکٹر —

[پژمردہ انداز سے]

اس میں سرکار میرا قصور نہیں ہے -
ایسا بھی کوئی کسی کے پیچھے پڑتا ہے؟
ناک میں دم کر دیا! اس کے علاوہ یہ
تو اب عام خبر ہو گئی ہے کہ کچھ بدنامی
ہے - بچہ بچہ جانتا ہے - ممکن ہے واقعات

لوگ نہ جانتے ہوں ، لیکن کھچڑي جگہ
جگہ پک رهی هے - اب ان کے پاؤں اُکھڑ
جائینگے - میں تو کہتا هوں اچھا هے !
خس کم جہاں پاک ! اس بغلي گھونسہ
سے نجات تو ملي !

بیگم هل کرایست — هاں ، هے تو - لیکن ڈاکٹر یہ
دستاویز تم اپنے هي پاس رکھو -

[دستاویز دے دیتي هے]

یہ لوگ تو جان پر کھیل رهے هیں -
اور صاحب جب دهن میں آ جاتے هیں
تو جو کچھہ کر بیٹھیں تھوڑا هے -

[ایک موٹر رکنے کي آواز سنائي دیتی هے]

ڈاکٹر —

[کھڑکي سے بائیں جانب دیکھہ کے]

شاید هارن بلوئر هیں - هاں ، وهی هیں !
اُتر رهے هیں -

بیگم هل کرایست ——

[سنبھل کے]

تو ذرا ٹھہرو !

ڈاکٹر —— اب هم سے نه بھڑائیں تو بہتر هے ! هم سے بہت بھڑ چکے -

[دروازه کھلتا هے - هارن بلوئر فیلوز کے اس قدر قریب پیچھے آتا هے کہ اس کے نام کي اطلاع سنائي بھي نہیں دیتي -]

هارن بلوئر —— مجھے وه دستاویز دے دو ؟ تم نے بے ایماني مکاري سے مجھ سے لکھوا لیا هے ! تم نے حلف لي کہ کسي کو اس کي کانوں کان خبر نه هوگی ' اور اب خود میرے ایک ایک نوکر کو معلوم هے !

بیگم هل کرایست —— تو اس کو هم لوگ کیا کریں ! آپ کے سپوت آئے ' اور گالي دے دے کے دھمکا دھمکا کے ' سب حال پوچھ کے چلے گئے ! کوئي اس کو کیا کرے ؟ اب ایک بات

اور ہے — آدمیت سے بات چیت کرو! نہیں
تو گردن پکڑ کر نکال دئے جاؤگے -

ھارن بلوئر — دے دو مجکو وہ دستاویز؟ ادھر لائیے،
[یکایک ڈاکر کی طرف جھک پڑتا ہے]
کمبخت، حرامزادے! وہ کیا ہے تیرے
جیب میں دستاویز ہی تو ہے!
[ڈاکر کے اوپر کی جیب سے دستاویز کا کونا واقعی
نظر آ رہا تھا —]

ڈاکر —
[لال پیلا ہوکے]
سنا، ھارن بلوئر کی دم! میں نے تمہارے
لڑکے کی بہت سنی اب جو منہ سے کچھ
نکالا تو —

ھارن بلوئر —
[بیگم ھل کرایست سے]
کیا تم سمجھتی ہو کہ تمہارا گھر بچا
جاتا ہے؟ بچے گا نہیں! غارت کرکے خاک

میں ملا کے چھوڑونگا !

[ڈاکر سے]

دے دو ہم کو دستاویز، نہیں پکڑ کے
گردن ......

[ڈاکر سے ہاتھا پائی کرنے لگتا ہے - گتھم گتھا ہو
جاتی ہے اور ہارن بلوئر دستاویز چھیننے کی کوشش
کرتا ہے -

[ڈاکر بھی اس سے بھڑ جاتا ہے اور دونوں دھکا مکا
کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حلق کی طرف ہاتھ بڑھاتے
ہیں - بیگم ہل کرایسٹ گھنٹی بجانے کے لئے بڑھتی
ہے، لیکن چونکہ بیچ میں یہ لوگ دست و گریباں ہیں
اس کا ہاتھ نہیں پہنچتا -

[یکبارگی رولف کھڑکی پر آ جاتا ہے - وحشت سے
اس منظر کو دیکھتا ہے اور ڈاکر کے ہاتھ پکڑ
لیتا ہے جو قریب قریب ہارن بلوئر کے حلق کے پاس
تھے - جل جو پیچھے پیچھے آ رہی تھی دوڑ کے
اس کے بازو پکڑ لیتی ہے -]

جل — رولف تم، ارے سب کے سب ! — آیں،

آیں ! یہ کیا ؟

[ڈاکٹر کا ہاتھ ذرا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور وہ چکر کھا کے الگ ہو جاتا ہے – ہارن بلوئر لڑکھڑا کے گرتے گرتے بچتا ہے ' ہانپنے لگتا ہے - سب کے سب کھڑکی کی طرف بڑھتے ہیں – کھڑکی سے باہر چاندنی میں ہل کرایست اور چارلس ہارن بلوئر کلو کا بے حس و حرکت قالب اپنی گود میں لئے ہیں -]

گدھے میں ! ابھی کچھ کچھ سانس باقی ہے — بالکل نزع کا عالم ہے !

بیگم ہل کرایست — اندر لے آؤ ' اندر لے آؤ ! جل ' برانڈی لاؤ !

ہارن بلوئر — نہیں ' اس کو موٹر پر لے چلو ' الگ رہو ! بس بیگم صاحب ' میں تم سے کسی سے کوئی مدد نہیں چاہتا ! رولف — چارلی — لے چلو اس کو !

[وہ لوگ کلو کو لے چلتے ہیں – بائیں جانب – پیچھے پیچھے جل جاتی ہے –]

ھل کرایست ، تم نے ھم کو تباہ کیا اور ھماري آبرو متی میں ملادي ! تم نے ھمارے لڑکے کي بیاھي زندگي پر جھاڑو پھیر دي ! ھمارے پوتے کا خون تمھاري گردن پر ھے ! اس جگہ تو میں آگ لگانے کے لئے بھي نہ تھہرونگا - لیکن اگر کبھي چڑھ گئے داؤ پر تو وہ پٹخني بتاؤنگا کہ یاد ھی کروگے !

ڈاکر —

[بڑبڑاتا ھوا]

ھاں ، یہ تھیک ! روتے جاؤ ، دھمکاتے جاؤ ! کمزوري میں غصہ مار کھانے کي نشاني ! اور شروع تو آپ ھي نے کیا ! اچھے گھر نوید دیا تھا !

ھل کرایست — ڈاکر ، اب خدا کے واسطے ! ھارن بلوئر ، جھوت کھلے والا زمین میں سما جائے ! میں دل سے افسوس کرتا ھوں -

ھارن بلوئر — ھت ، تیرے مکار کي !

[کسی قدر متانت کے ساتھ کھڑکی سے ہو کے ان کے
پاس سے گزر کے موتو تک جاتا ہے -]

[ہل کرایست جو تھوڑی دیر بالکل خاموش کھڑا رہا
آہستہ سے بڑھتا ہے اور اپنی گھومتی کرسی پر بیٹھ
جاتا ہے -]

بیگم ہل کرایست — ڈاکر ' فیلوز سے کہو جلدی سے
ڈاکٹر رابنسن سے ٹیلیفون میں کہ دے کہ
جا کے فوراً ہارن بلوئر کے یہاں دیکھ لیں!
کہنا دیر نہ کریں -

[ڈاکر انگلی سے دستاویز کا نکلا ہوا حصہ جیب
میں رکھتے ہوئے جاتا ہے - جاتے جاتے ایک آواز
سنائی دیتی ہے جیسے ڈاکر کہ رہا ہو "کمبخت
کتیا کا پلا"]

[آتشدان کے قریب خاوند سے]

جیک ' کیا تم میرا قصور سمجھتے
ہو ؟

ہل کرایست —

[بے حس و حرکت]

نہیں !

بیگم ھل کرایست --- پھر کیا ڈاکر کو خطاوار سمجھتے ھو ؟ جو اس سے بن پڑا سب کچھ تو کیا غریب نے !

ھل کرایست --- نہیں !

بیگم ھل کرایست ---

[پاس آ کے]

پھر کیا ھے ؟

ھل کرایست --- مکارہ !

[جل دوڑتی ھوئی کھڑکی سے اندر آتی ھے]

جل --- ابا جان ، اس نے ھاتھ، پاؤں ھلائے ! اب تو بولی بھی ھے - خدا کرے بچ جائے ، جیسے نکلی جان واپس آئی ھے !

ھل کرایست --- خدا کا شکر ھے ، بڑی خیریت ھوئی !

[بائیں جانب سے فیلوز داخل ھوتا ھے]

فیلوز --- جیکمین صاحب آئے ھیں !

ھل کرایست --- کون ؟ آخر یہ کیوں ؟

[جیکمین داخل ھوکے دروازے سے لگے ھوئے کھڑے ھیں -]

بیگم جیکھین — بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم لوگ
پھر گھر واپس جا رہے ہیں! سرکار کا شکریہ
ادا کرنے آئے ہیں ہم لوگ -
[خاموشی چھا جاتی ہے - وہ محسوس کرتے ہیں
کہ ان کا زیادہ ٹھہرنا بے موقع ہے -]
آپ کا بہت بہت شکریہ، آداب عرض!
[وہ لوگ علحدہ ہو جاتے ہیں]

هل کرایست — مجھے تو ان کی یاد بھی نہیں
آتی تھی -
[اُٹھ بیٹھتا ہے]
کیا ہو جاتا ہے انسان کو جب اس کو
غصہ آتا ہے اور کسی سے مخاصمت ہو
جاتی ہے! جیسے کوئی بھوت سوار ہو جاتا
ہے جو اپنے آپ میں انسان کو آنے ہی
نہیں دیتا! شیطان بالکل اندھا کر دیتا
ہے! شیطان کے پھیر میں آکے جیسے
آدمی کو سوجھتا ہی نہیں - آغاز چاہے جو
کچھ ہو لیکن انجام ہوتے ہوتے بس جان
کی بازی لگ جاتی ہے! جان کی بازی!

جل —

[باپ کے پاس دوڑ کر]

ابّاً جان، اس میں آپ کا کیا قصور ؟
پیارے ابّاً، اس کو آپ کیا کرتے ؟

ہل کرایسٹ — نہیں، یہ سب قصور میرا ہے ! اس گھر میں جب میرا ہی کہا نہ ہوا تو غضب ہے ! میرا حکم قطعی ہونا چاہئے تھا -

بیگم ہل کرایسٹ — میں نہیں سمجھی کیا مطلب ہے آپ کا !

ہل کرایسٹ — شروع میں ہم بے قصور ہی سہی، مگر ایسی شرافت ہی کیا جو ذرا سی آنچ نہ برداشت کر سکے اور کسوٹی پر کھری نہ اُترے ؟

پردہ گرتا ہے